ملتان شریف کے

اولیاء کرام پر خوبصورت کتاب

تذکرہ

اولیائے ملتان

تالیف:

محمد حسیب القادری

ناشر

اکبر بک سیلرز لاہور

Marfat.com

Marfat.com

ملتان شریف کے اولیاء کرام پر خوبصورت کتاب

تذکرہ
اولیائے ملتان

تالیف:
محمد حسیب القادری

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 042 - 7352022

Marfat.com

۱۱۰۵۵۵

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: تذکرۂ اولیائے ملتان

مصنف: محمد حبیب القادری

پبلشرز: اکبر بک سیلرز

تعداد: 600

قیمت: 140۔ روپے

.............ملنے کے پتہ.............

الف رمضان پوسٹر اندرون بوہڑ گیٹ ملتان

کتب خانہ حاجی مشتاق احمد اندرون بوہڑ گیٹ ملتان

Marfat.com

حسن ترتیب

عنوان	صفحہ نمبر
حرف آغاز	5
ملتان کی تاریخ	7
حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ	9
حضرت شیخ صدرالدین عارفؒ	29
حضرت شیخ رکن الدین والعالمؒ	36
حضرت جمال الدین ابوالحسنؒ	49
حضرت شمس الدین سبزواریؒ	54
حضرت شاہ یوسف گردیز ملتانیؒ	59
حضرت حافظ محمد جمال ملتانیؒ	65
حضرت سخی شاہ حبیب اللہؒ	72
حضرت پیر جیون سلطانؒ	72
حضرت سلطان ایوب قتالؒ	73
حضرت بابا پرن شاہؒ	73
حضرت پیر فتح شاہ قریشی ملتانیؒ	74
حضرت محمد نظام بخش ملتانیؒ	75
حضرت بابا بہرام شاہؒ	75
حضرت بابا غلام شبیرؒ	76
حضرت عنایت اللہ شاہ بخاریؒ	76
حضرت شوہ دا بلبلؒ	77
حضرت پیر مکی شاہؒ	77
مزار شہیداں	78
حضرت دادن شاہ بخاریؒ	78
حضرت پیر بخاریؒ	79
حضرت محمد رضا شاہ گیلانیؒ	79
حضرت بری شاہؒ	80
حضرت پیر اسحاقؒ	80

عنوان	صفحہ نمبر
حضرت شاہ دانا شہیدؒ	81
حضرت مولانا وجیہہ الدینؒ	82
حضرت محمد معصوم پیر کریٹاؒ	83
حضرت شاہ دین بیراگیؒ	83
حضرت معصوم شاہ بخاریؒ	84
حضرت بابا برنے والےؒ	85
حضرت سید حسین شاہ بخاریؒ	85
حضرت شاہ رسالؒ	86
حضرت سید حامد شاہ بخاریؒ	86
حضرت خواجہ محمد حسین بخش چشتیؒ	87
حضرت سید حامد گنج بخشؒ	90
حضرت اللہ بخشؒ	92
حضرت سید ابراہیم شاہؒ	92
حضرت مولانا نظام الدینؒ	92
حضرت صلاح الدینؒ	93
حضرت بھاون شاہؒ	93
حضرت منشی غلام حسن شہیدؒ	94
حضرت مسکین رکن الدینؒ	94
حضرت پیر جندے شاہؒ	95
حضرت روچی شاہؒ	95
حضرت مولوی محمد شفیعؒ	95
حضرت عبدالرشید زکریاؒ	95
حضرت پیر مصائب شاہؒ	96
حضرت داؤد جہانیاںؒ	96
حضرت بابا ہارون شاہؒ	96
حضرت پیر مٹاںؒ	97

Marfat.com

حضرت قاضی مٹھو"	97
حضرت پیر دوست محمد"	97
حضرت سید فتح علی"	98
حضرت خواجہ پیر علی مردان اویسی"	102
حضرت پیر مولانا عبید اللہ ملتانی"	106
حضرت حافظ اسماعیل"	110
حضرت خواجہ محمد موسیٰ"	114
حضرت سید عبدالقادر ثالث پان"	119
حضرت مخدوم سید محمد غوث"	123
حضرت مخدوم سید دین محمد شاہ"	125
حضرت مخدوم جمال الدین"	126
حضرت مخدوم صدرالدین شاہ"	127
حضرت مخدوم پیر نور شاہ"	129
حضرت پیر مخدوم ولایت شاہ"	130
حضرت سید شیر شاہ"	131
حضرت سید راجن شاہ"	132
حضرت مخدوم سید محمد صدرالدین"	133
حضرت سید مجتبےٰ شاہ گیلانی"	136
حضرت عبدالرشید حقانی"	142
حضرت پیر محمد شاہ"	146
حضرت حافظ بولا"	146
حضرت عنایت اللہ اویسی قادری"	146
حضرت حافظ علی مدد اویسی"	147
حضرت پیر سوہن شہید"	147
حضرت خالد بن ولید"	148
حضرت مخدوم شاہ علی محمد"	149
حضرت حاجی بغدادی"	151
حضرت پیر ولا"	151
حضرت سید زین العابدین"	152
حضرت سلطان پیر احمد قتال"	154
تاج العارفین حضرت شاہ ابوبکر"	156
حضرت دیوان چاولی مشائخ"	158
حضرت پیر برہان"	160
حضرت سید علی سرور"	161
حضرت خواجہ اویس کھگہ"	162
حضرت شاہ حسین آگاہی"	162
حضرت شاہ حبیب گیلانی"	163
حضرت ارجن شیر بخاری"	164
حضرت میاں عبدالحکیم"	165
حضرت صدرالدین محمد حاجی"	167
حضرت شیخ مخدوم شہر اللہ"	171
حضرت پیر اکبر شاہ"	174
حضرت عبدالرشید کرمانی"	175
حضرت شاہ خرم"	176
حضرت مولانا سراج الدین"	177
حضرت شیخ احمد معشوق"	178
حضرت خواجہ حسن افغان"	180
حضرت پیر دربر"	182
حضرت سید عظیم الدین شاہ"	183
حضرت پیر عمر سہروردی"	184
حضرت شیخ حسین کاہِ بر"	185
حضرت سید سلطان جلال الدین"	186
حضرت فقیر جتی ابدال"	187
حضرت پیر سواری"	189
حضرت بی بی راستی"	190
حضرت موج دریا"	196
حضرت حافظ محمد حیات"	199
حضرت خواجہ گل محمد"	206

Marfat.com

ذخیرہ
میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
لاہور پاکستان

حرفِ آغاز

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمانِ عالیشان ہے!

"اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو نہ نبیوں میں سے ہیں نہ شہیدوں میں سے ہیں لیکن روزِ محشر انبیاء اور شہداء اُن کی قدر و منزلت دیکھ کر رشک کریں گے۔"

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا کہ وہ کون لوگ ہیں جن کو دیکھ کر رشک ہوگا؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ

"یہ سراپا نور ہوں گے اور نورانی راستوں کے مسافر ہوں گے۔"

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ اولیاء اللہ کا روزِ محشر والے دن اللہ تعالیٰ علیہ کے حضور کیا مقام اور انعام ہے۔ اولیاء اللہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنی ریاضت و مجاہدات کے ذریعے کامل ہوتے ہیں اور لوگوں کے لئے راہِ ہدایت ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ

"اللہ کے ولیوں کا نہ کچھ خوف ہے اور نہ غم اور اہل تقویٰ کے لئے خوشخبری ہے کہ اُن کے لئے دنیا و آخرت میں اُن کے لئے بے شمار انعامات ہیں اور یہ اُن کے لئے بڑی کامیابی ہے۔"

ملتان شہر میں بھی ایسے ہی اولیاء اللہ لاتعداد موجود ہیں جنہوں نے رشد و ہدایت کی شمعیں روشن کیں اور لاکھوں بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہِ راست پر لائے۔ ان کے فیض سے

Marfat.com

لاکھوں دل منور ہوئے۔ ملتان شہر میں مسلمانوں کی آمد محمد بن قاسم کی فتح سندھ کے بعد ہوئی اور محمد بن قاسم جب سندھ کی فتح کے بعد ملتان کی طرف آیا تو اُس کے ساتھ بے شمار اولیاء اللہ بھی تھے جنہوں نے ملتان کے بھٹکے ہوئے لوگوں کو راہِ راست پر لانے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔

ملتان شہر کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ اس شہر میں بہت سی نابغہ روزگار ہستیاں مدفون ہیں۔ زیرِ نظر کتاب ''اولیائے ملتان'' میں قارئین کو اُن اولیاء اللہ کے مختصر حالات سے آگاہ کرنے کے لئے کچھ حالات و واقعات بیان کئے گئے ہیں تا کہ عام قاری بھی اُن واقعات سے آگاہ ہو کہ ان بزرگوں نے کس طرح اپنی محنت و ریاضت اور خلوصِ نیت سے ملتان شہر میں اسلام کا بیج بویا۔

برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی رشد و ہدایت کے سلسلے میں ان بزرگوں کا بہت بڑا کردار ہے۔ ان اولیاء اللہ نے رشد و ہدایت کا ایسا پودا لگایا جو بڑھتے بڑھتے ایک تناآور درخت کی حیثیت اختیار کر گیا۔ ان اولیاء اللہ کی سیرتوں کا مطالعہ دلوں میں عمل کا پیغام بن کر اُبھرتا ہے اور ان کے ایمان افروز حالات سے انسان کو اپنے کردار کی تشکیل میں مدد ملتی ہے۔ اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ ملتان کے اولیاء کے حالات کے مطالعہ سے لوگوں کے دلوں میں ان اولیاء اللہ کے مقامات واضح ہوں اور وہ ان اولیاء اللہ کے حالات کا مطالعہ کر کے اپنے نفوس کی اصلاح کریں۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

از خاکپائے اولیاء
محمد حسیب القادری

Marfat.com

ملتان کی تاریخ

تاریخ کے اوراق کا مطالعہ کرنے سے یہ بات معلوم نہیں ہوتی کہ ملتان شہر کی تاریخ کیا ہے اور اس نام کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔

مشہور چینی سیاح ''ہیون سانگ'' جو کہ 741ء میں ملتان آیا تھا وہ اس شہر کا ذکر اپنے سفرنامے میں ''ملی استھان پورہ'' کے نام سے کرتا ہے جس سے یہ گمان پیدا ہوتا ہے کہ یہ وہی شہر ہے جس کا ذکر تاریخ میں سکندر اعظم کی فتوحات میں ملتا ہے۔ سکندر اعظم 325 قبل مسیح میں اس علاقے سے گزرا تھا اور یہاں پر سکندر اعظم کی ملی قوم سے نہایت زبردست معرکہ آرائی ہوئی تھی جن میں سکندر اعظم خود بھی شدید زخمی ہوا تھا۔

یونان کے تاریخ نویسوں نے ان معرکوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ سکندر اعظم جب دریائے چناب اور دریائے جہلم کے مقامِ اتصال پر پہنچا تو اپنی فوج سمیت ایک ریگستان میں داخل ہوا جہاں ''ملی'' قوم نے اُس کا زبردست مقابلہ کیا۔ زبردست مقابلے کے باوجود ملی قوم کو شکست ہوئی اور کافی بڑا علاقہ سکندر اعظم کے قبضے میں آیا۔

مشہور سیاح اور مورخ ''البیرونی'' نے ایک کشمیری مصنف کے حوالے سے اس شہر کا نام ''ملتانہ'' لکھا ہے۔ جب کہ ایک اور مورخ سر الیگزینڈر نے کہا ہے کہ اُس نے لوگوں کی زبانی اس شہر کا نام ''ملی تھان'' سنا تھا۔

یہ شہر شرقاً غرباً طول بلند اور عرض بلد کے لحاظ سے پاکستان کے موجودہ صوبہ پنجاب کے پانچ دریاؤں کے سنگم پر واقع ہے۔

ملتان میں مسلمانوں کی آمد ساتویں صدی عیسوی کے آخر میں محمد بن قاسم کی

Marfat.com

حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ 565ھ میں ملتان میں پیدا ہوئے۔ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ قریشی النسل تھے۔ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے جدامجد حضرت کمال الدین علی شاہ قریشی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مکہ مکرمہ سے خوارزم آئے اور وہاں سے ملتان آکر سکونت اختیار کی۔

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا خاندان صرف علم وفضل میں یکتائے روزگار تھا یہی وجہ ہے کہ کئی پشتوں سے اُن کا خاندان منصب قضا پر فائز رہا۔ حضرت کمال الدین علی شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب ملتان میں قیام پذیر ہوئے۔ حضرت کمال الدین علی شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں حضرت شیخ جلال الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے اور پھر اُن کے ہاں حضرت شیخ ابوبکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تولد ہوئے۔

حضرت شیخ ابوبکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں حضرت مولانا وجیہہ الدین محمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے جن کی شادی اُن کے بالغ ہونے پر حضرت مولانا حسام الدین ترمذی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیٹی سے ہوئی۔ جب تاتاریوں نے ملتان پر حملہ کیا تو حضرت مولانا وجیہہ الدین محمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے خسر اور اپنی زوجہ کے ہمراہ کوٹ کہروڑ تشریف لے گئے اور قلعہ کوٹ کہروڑ میں رہائش اختیار کی۔ کوٹ کہروڑ میں رہائش کے دوران ہی حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے۔ مورخین کے مطابق حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ 27 رمضان المبارک 566ء کو پیدا ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پیدائشی ولی تھے اور اس کی دلیل بیشتر کتب سیر میں ملتی ہے۔

Marfat.com

حاصل کیا۔ خراسان میں سات سال کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بخارا تشریف لے گئے۔ اُس وقت بخارا خراسان سے بھی بڑا علمی مرکز تھا اور خراسان کو علمی خزانہ کہا جاتا تھا۔

بقول مصنف تذکرۃ الاولیا! حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بخارا میں آٹھ سال قیام کیا۔ یہاں کے لوگ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اوصافِ حمیدہ سے یہاں تک متاثر ہوئے کہ اُنہوں نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ''بہاؤ الدین فرشتہ'' کہہ کر پکارنے لگے۔

خراسان اور بخارا کی تمام درسگاہوں سے فیض یاب ہونے کے بعد حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تزکیہ نفس اور باطن کی اصلاح کی طرف توجہ دی اور مسلسل بیس سال تک سخت مجاہدات و ریاضت میں مشغول رہے۔

حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس دوران حج کے ارادے کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ حج بیت اللہ کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو مقامِ عرفات پر حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ حج بیت اللہ کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ روضہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور پانچ سال تک روضہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں قیام فرمایا۔ اس دوران آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مشہور محدث حضرت مولانا کمال الدین محمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے حدیث کی تعلیم حاصل کی۔

مدینہ منورہ سے رخصت ہونے کے بعد حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیت المقدس تشریف لے گئے اور یہاں کچھ عرصہ قیام فرمایا۔ اس دوران آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیت المقدس میں موجود تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے مزاراتِ اقدس پر حاضری کی سعادت حاصل کی۔ بیت المقدس سے روانہ ہونے کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دمشق تشریف لے گئے۔ دمشق میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا قیام قریباً پانچ سال تک رہا۔ اس دوران آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کیفیت میں ایک اضطراب پیدا ہوا اور

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مرشد کامل کی تلاش شروع کر دی۔

بیعت و خلافت:

دمشق میں قیام کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بغداد تشریف لے گئے۔ بغداد میں اُس وقت حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشہور ولی تھے۔ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں داخل ہوئے تو اُنہیں دیکھتے ہی بے اختیار دل سے آواز آئی!

"تیری منزل یہی ہے اور یہی تیرا گوہر مقصود۔"

کچھ دیر تک حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر جذب کی کیفیت طاری رہی اور پھر بڑے والہانہ انداز میں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف بڑھے اس مردِ جلیل کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیا۔ دست بوسی کی سعادت حاصل کی اور گلوگیر آواز میں یہ شعر پڑھا۔

ما بہ عشق تو نہ امروز گرفتار شدیم\
کہ گرفتاری ما تو ز روز ازل است

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ شعر سنا تو حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اٹھا کر گلے سے لگا لیا۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا!

"شیخ! میں بہت تھک گیا ہوں۔"

یہ کہہ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایسے رونے لگے جیسے کوئی گمشدہ بچہ اپنی ماں کے سینہ پر سر رکھ کر رو رہا ہو۔ حضرت شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شوق کا یہ عالم دیکھا تو فرمایا!

"بیٹا! فراق کے بعد وصال اور وصال کے بعد فراق۔ اُس کا شکر ادا کرو کہ تم آسودۂ منزل ہو گئے ورنہ بے شمار لوگ تو راستے میں پیاسے

Marfat.com

ہی مر جاتے ہیں۔''

اس کے بعد حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو حلقہ ارادت میں شامل کیا۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صرف سترہ دن تک حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں رہے۔ اس بارے میں حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں!

''اُس وقت شیخ الشیوخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جو خرقہ زیب تن فرمائے ہوئے تھے وہ اپنے جسم مبارک سے اُتار کر میرے سپرد کر دیا اور پھر اپنا وہ مصلیٰ جس پر وہ خود عبادت میں مصروف رہے تھے اور وہ خرقہ جو حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے حضرت شیخ الشیوخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تک اپنے مشائخ کے توسل سے پہنچا تھا مجھے عنایت فرمائے۔''

یہ سب کچھ دیکھ کر دوسرے مرید جو کہ طویل عرصے سے ریاضتوں میں مشغول تھے حیران رہ گئے لیکن کسی میں لب کشائی کی جرأت نہ ہوئی۔ دل میں اُن کے یہ خیال ضرور تھا کہ وہ اتنے برسوں سے ریاضت کر رہے ہیں اور یہ چند دنوں میں سب کچھ لے کر چلتے بنے ہیں۔

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب پتہ چلا کہ اُن کے مریدوں کے دلوں میں یہ خیال دوڑ رہا ہے تو اُنہوں نے اُن سب کو اپنے حجرہ میں بلایا اور اپنے غلامِ خاص سے کہا کہ چند کبوتر لے کر آؤ اور پھر خرقۂ خلافت کے دعوے داروں سے کہا کہ ان کبوتروں کو اُس جگہ ذبح کرو جہاں تمہیں دیکھنے والا کوئی نہ ہو۔

تمام مرید کبوتر لے کر چلے گئے۔ ان میں حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی شامل تھے۔ کچھ دیر کے بعد تمام مرید حاضر خدمت ہوئے تو سب نے اپنے کبوتر ذبح کر دیئے تھے۔ اس دوران حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا

Marfat.com

کچھ پتہ نہ تھا۔ آخر کافی دیر کے بعد حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حاضر ہوئے تو اُن کے ہاتھوں میں کبوتر زندہ موجود تھا۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کبوتر زندہ دیکھ کر پوچھا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''سیّدی! اس خاکسار کو کوئی گوشہ تنہائی نہ مل سکا۔ یہ غلام جس جگہ بھی گیا اس نے وہاں اللہ عزوجل کو حاضر ناظر پایا۔ اس لئے اس پوری کائنات میں کوئی بھی گوشہ تنہائی میسر نہ ہو سکا۔''

یہ سن کر حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے باقی تمام مریدوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا!

''بہاؤ الدین نے درست کہا اور تم لوگ کو کتنی جلدی گوشۂ تنہائی میسر ہو گیا؟''

شیخ کی یہ بات سن کر تمام مریدین کی گردنیں ندامت سے جھک گئیں۔

شجرہ طریقت:

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق سہروردیہ سلسلہ سے ہے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شجرہ طریقت ذیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ اکبر شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ اکبر حضرت شیخ ضیاء الدین ابونجیب سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ اکبر شیخ ابوعبداللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ اکبر شیخ اسود احمد دینوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ اکبر شیخ ممتاز علی دینوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ اکبر خواجہ جنید بغدادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ اکبر خواجہ سری سقطی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ اکبر خواجہ معروف کرخی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ اکبر خواجہ داؤد طائی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ اکبر خواجہ حبیب عجمی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ اکبر حضرت خواجہ امام حسن بصری رحمتہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ اور حضرت خواجہ امام حسن بصری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فیض یاب ہوئے اور سیّدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے۔

مرشد کی عظمت:

بقول مصنف تذکرہ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ! خرقہ خلافت ملنے کے بعد حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو حکم دیا کہ وہ ملتان تشریف لے جائیں اور خطہ ملتان کی سرزمین کو سیراب کریں اور ملتان کی ولایت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سپرد کی۔

جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان روانہ ہوئے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ ایک اور بزرگ حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ساتھ تھے۔ طویل مسافت کے بعد جب یہ دونوں درویش نیشاپور پہنچے تو حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے شہر سے باہر ایک خانقاہ میں قیام کیا اور حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دوسرے مشائخ اور صوفیاء سے ملاقات کے لئے شہر کے اندر تشریف لے گئے۔ شام کو جب حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ واپس آئے تو حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن سے دریافت کیا کہ کن کن مشائخ سے تمہاری ملاقات ہوئی۔ حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ تمام بزرگوں سے ملاقات ہوئی لیکن میں نے حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو سب سے بہتر پایا۔

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن سے پوچھا کہ شیخ سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کیا باتیں ہوئیں؟ حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ شیخ نے مجھ سے دریافت کیا کہ بغداد میں اس وقت کون سے ایسے بزرگ ہیں جو عبادت وریاضت میں سب سے زیادہ مشغول رہتے ہیں؟ تو میں خاموش رہا۔

Marfat.com

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام لے لیتا تھا۔ حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا میرے دل میں شیخ فرید الدین عطار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اتنی عظمت بیٹھ چکی تھی کہ میں خاموش ہی رہا۔

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو کہا!

”جس شخص کا ذہن اپنے مرشد کے سلسلے میں سہو کا شکار ہو سکتا ہے اُس سے ہم کیا توقع رکھ سکتے ہیں۔“

یہ کہہ کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن سے علیحدہ ہو گئے اور ملتان تشریف لے گئے جب کہ حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خراسان تشریف لے گئے۔

اس طرح شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ بات صحیح ہو گئی جو اُنہوں نے ان دونوں بزرگوں کے روانہ ہوتے وقت کہی تھی کہ تم دونوں کے راستے جدا ہیں۔

ملتان آمد اور قیام:

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب ملتان واپس تشریف لائے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے عزیز از جان چچا حضرت شیخ احمد غوث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہو چکا تھا اور اُن کے بیٹے حضرت مخدوم عبدالرشید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہی گھر اور جائیداد کی دیکھ بھال کر رہے تھے۔ حضرت مخدوم عبدالرشید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی شادی حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہمشیرہ بی بی کمال خاتون رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا سے ہوئی تھی۔ حضرت مخدوم عبدالرشید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار علم و فضل کے لحاظ سے ملتان کے نامور اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ملتان آمد 615ھ میں

Marfat.com

ہوئی۔ ملتان آمد کے بعد حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ رشد و ہدایت میں مشغول ہو گئے۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہندوستان میں ''رئیس الاولیاء'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ علوم ظاہری اور علوم مکاشفہ اور مقامات حال واحوال اور مشاہدات میں یکتائے روزگار تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی رشد و ہدایت سے ہزاروں لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور کفر کے اندھیروں سے نکل کر اسلام کی روشنی کی طرف راغب ہوئے۔

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب ملتان تشریف لائے تو اُس وقت ملتان پر ناصر الدین قباچہ کی حکومت تھی جو کہ اُس وقت کے سلطان شمس الدین التمش کا حریف تھا۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا قلبی لگاؤ سلطان شمس الدین التمش کی طرف تھا کیونکہ شمس الدین التمش اُس وقت اپنی نیک نامی' زہد و تقویٰ' دین داری اور شریعت کی پاسداری کی وجہ سے مشہور تھا۔

حاکم ملتان ناصر الدین قباچہ' سلطان شمس الدین التمش کی بڑھتی ہوئی طاقت کی وجہ سے اُس کے خلاف سازشیوں میں مصروف تھا۔ اُس وقت ملتان کے قاضی مولانا اشرف الدین اصفہانی نے حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے مشورہ کیا اور پھر ان دونوں بزرگوں نے سلطان شمس الدین التمش کو خط لکھا جس میں اُس کی حمایت کا اعادہ کیا۔ دونوں بزرگوں نے اپنے مکتوب علیحدہ علیحدہ بھیجے تھے لیکن یہ دونوں مکتوب ناصر الدین قباچہ کے ہاتھ لگ گئے۔ اُس نے دونوں بزرگوں کو حاضر ہونے کا حکم دیا اور خط کے بارے میں دریافت کیا۔ قاضی اشرف الدین خاموش رہے تو ناصر الدین قباچہ نے جلاد کو حکم دیا کہ وہ ان کا سر قلم کر دے۔ جب حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''بے شک یہ خط میرا ہے اور میں نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے لکھا ہے۔''

یہ سن کر ناصر الدین قباچہ پر لرزہ طاری ہو گیا اور اُس نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

سے معذرت کی۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد سلطان شمس الدین التمش اور ناصر الدین قباچہ کے درمیان ایک زبردست معرکہ ہوا جس کے بعد ناصر الدین قباچہ شکست کھا کر میدانِ جنگ سے بھاگ گیا۔

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ملتان واپسی پر اُن کے چچازاد بھائی حضرت مخدوم عبدالرشید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والد محترم کی وصیت پر اپنی بہن رشیدہ خاتون کا نکاح حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے کر دیا اور تمام جائیداد اور جاگیر کے حسابات بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سپرد کر دیئے۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدموں میں ہر وقت لاکھوں اشرفیاں پڑی رہتی تھیں مگر ان کی حیثیت سنگ ریزوں کی سی تھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل میں کسی بھی قسم کا کوئی حرص اور لالچ نہ تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور بے تحاشا خرچ کرتے اور کبھی اس بلت کا حساب بھی نہ رکھتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی سادگی کی ایک مثال یہ بھی تھی کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک عالیشان حویلی تعمیر کروائی جس میں درویشوں اور فقیروں کے رہنے کا انتظام کیا اور خود اپنے اہل خانہ کے ہمراہ ایک حجرے میں رہائش اختیار کی۔

جود و سخا:

اُس زمانے میں حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا دستر خوان بے حد وسیع ہوتا تھا اور اُس پر مختلف اقسام کے نہایت پُر تکلف کھانوں کا بندوبست ہوتا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دستر خوان پر سینکڑوں مشائخ و فقراء ہر وقت موجود رہتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دستر خوان پر جتنے زیادہ لوگ موجود ہوتے تھے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اتنے ہی زیادہ مسرور ہوتے تھے۔

ایک دن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کھانے کے دوران ایک درویش کو دیکھا جو روٹی کو شوربے میں اچھی طرح تر کر کے کھا رہا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

Marfat.com

"سبحان اللہ! اتنے بڑے مجمع میں یہی شخص بہترین کھانا کھا رہا ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ ثرید (چوری ہوئی روٹی) کو باقی کھانوں پر ایسے ہی فضیلت حاصل ہے جس طرح مجھے تمام انبیائے کرام علیہم السلام پر اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیگر مستورات پر۔"

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی جود و سخا کے قصے سن کر دور دور سے لوگ اپنی مالی ضرورتوں کے لئے حاضر ہوتے اور ضرورت پوری ہونے کے بعد واپس چلے جاتے۔ ایک مرتبہ ایک شخص خانقاہ میں داخل ہوا اور عرض کرنے لگے کہ میں نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی سخاوت کے بے شمار قصے سن رکھے ہیں۔ دنیا میں یہ بات مشہور ہے کہ جو سوالی بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے در پر آتا ہے وہ مایوس واپس نہیں لوٹتا۔

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کی آمد کا مقصد دریافت کیا تو اُس نے کہا کہ مجھے اتنی اشرفیاں عنایت فرمائیں جتنے انبیائے علیہم السلام اس دنیا میں تشریف لائے ہیں؟ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر حاضرین مجلس کے چہروں پر حیرانگی کی لہر دوڑ پڑی۔ اس اثناء میں حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک مرید حضرت حاجی جمال کنبوہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے درخواست کی اس شخص کے مسئلے کو مجھے حل فرمانے دیں۔ حضرت حاجی جمال کنبوہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ایک امیر کبیر شخص تھے اور حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن سے بے پناہ محبت کرتے تھے۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اجازت دے دی۔

ایک مرتبہ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے معتقدین اور مریدوں سے بھرا ہوا ایک جہاز غرق ہونے لگا تو اُنہوں نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے روحانی استعداد حاصل کیا اور یوں اللہ عزوجل نے مدد فرمائی اور جہاز غرق ہونے سے بچ

Marfat.com

گیا۔ اس جہاز پر ہیرے اور جواہرات کے بڑے بڑے تاجر بھی سوار تھے۔ جہاز جب ساحل پر پہنچا تو ان تاجروں نے مشترکہ طور پر اپنے مال کا ایک ثلث حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں فخر الدین گیلانی کے ہاتھ بھیجا۔ ان جواہرات اور نقد کو ملا کر کل رقم ستر لاکھ چاندی کے ٹکے ہوتے تھے۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کو قبول تو کر لیا لیکن تین دن کے اندر ہی اس تمام مال واسباب کو فقراء میں بانٹ دیا۔ فخر الدین گیلانی حضرت کی اس سخاوت سے اتنا متاثر ہوئے کہ اُن کے پاس قیام فرمالیا۔

عبادت و ریاضت:

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عبادت و ریاضت میں کلامِ پاک کی تلاوت سے بہت زیادہ شغف حاصل تھا۔ ایک بار اپنے خلفاء کے ہمراہ ایک مسجد میں تشریف فرما تھے کہ مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جو دو رکعت نماز کی نیت باندھے اور ایک رکعت میں پورا قرآن مجید ختم کر لے۔ حاضرین میں سے کسی کو بھی ہمت نہ ہوئی۔ پھر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خود اٹھے اور دو رکعت نماز کی نیت کر کے کھڑے ہو گئے۔ پہلی رکعت میں پورا قرآن مجید ختم کیا اور اس کے علاوہ چار سپارے دوبارہ پڑھے۔ دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھی۔ نماز کے بعد فرمایا!

"اہل دل حضرات سے مجھے جو فیض پہنچا ہے اللہ تعالیٰ نے اُس کو عمل میں لانے کی بھی توفیق عطا فرمائی ہے اور جس کام کے لئے حوصلہ کیا وہ پورا ہوا لیکن ایک کام اب تک نہیں ہو سکا۔ میں نے سنا تھا کہ ایک بزرگ آغازِ صبح سے طلوعِ آفتاب تک کلامِ پاک ختم کر دیتے ہیں لیکن میں ہر چند بھی کوشش کے بعد اس میں کامیاب نہ ہو سکا اور ہر بار تین چار سپارے رہ جاتے ہیں۔"

سیر العارفین کے مصنف کے بقول! میں نے اپنے پیر دستگیر شیخ سماء الحق رحمتہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ سے سنا ہے کہ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا معمول تھا کہ تہجد کہ نماز کے بعد کلامِ پاک شروع کرتے اور فجر کی سنتوں تک پورا ختم کر لیتے تھے۔

شیخ الاسلام:

ایک مرتبہ سلطان شمس الدین التمش نے اپنے پیرو مرشد قطب الاقطاب حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے درخواست کی وہ شیخ الاسلام کا منصب قبول کر لیں۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کچھ دیر سوچنے کے بعد فرمایا کہ مجھے سوچنے کے لئے ایک رات کا وقت دو کیونکہ یہ ایک اہم اور نازک ذمہ داری ہے۔اس کے بعد تمام علماء و مشائخ سے بھی فرمایا کہ وہ بھی رات کو استخارہ کریں۔ جس شخص کے نام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے حکم نامہ جاری فرمایا وہی شیخ الاسلام کے منصب کا حق دار ہوگا۔

الغرض اُس رات تمام علماء و مشائخ نے استخارہ کیا۔ نصف شب کے قریب تمام بزرگوں نے دیکھا کہ عرش کے نیچے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام دست بستہ کھڑے ہیں اور پھر حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلا کر اپنے دست مبارک سے خلعت پہنائی اور فرمایا!

"بہاؤالدین! تمھیں شیخ الاسلام کا منصب مبارک ہو۔"

صبح فجر کے وقت جب تمام علماء اور مشائخ جامع مسجد دہلی میں جمع ہوئے تو سلطان شمس الدین التمش بھی موجود تھا۔ سلطان شمس الدین التمش خود بھی خواب میں دیکھ چکا تھا اس لئے جب حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اعلان کیا تو کسی نے بھی تردد کا اظہار نہ کیا۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے درخواست کی اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس منصب کو قبول کر لیا۔

Marfat.com

کرامات:

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کرامات کے اظہار کو ناپسندیدہ فرماتے تھے اور اپنے مریدوں کو بھی یہی حکم دیتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی نعمتوں کا اس طرح کھلے عام مظاہرہ نہ کرو۔ اس سلسلے میں خود بھی نہایت محتاط رہتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ شام کے وقت ان دونوں بزرگوں کا گزر ایک ایسی جگہ سے ہوا جو لٹیروں اور ڈاکوؤں کا مسکن تھی۔ دریا کے دوسری طرف آبادی تو موجود تھی لیکن اس طرف کوئی کشتی موجود نہ تھی جس سے دریا کو پار کیا جا سکے۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اللہ کا نام لیا اور دریا پر قدم رکھ دیا اور سطح آب پر چلنے لگے۔ حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس طرح دریا پار کرنے میں تامل ہوا تو حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ عزیز! یہ مقام بے حد خطرناک ہے اور یہاں لٹیروں کا ٹھکانا ہے اس لئے کرامت کے اظہار میں کوئی حرج نہیں۔ لہٰذا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بھی بلا تامل سطح آب پر چلنا شروع ہو گئے اور یوں دونوں حضرات نے دریا پار کیا۔

محبوبِ الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ الاسلام حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے درویشی کے ستر ہزار علوم طے کئے اور ان تمام میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کمال حاصل تھا اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روحانی قوت اس قدر تھی کہ اگر آسمان کی طرف نظر اٹھاتے تو عظمت عظیم کا مشاہدہ کرتے اور اگر زمین کی طرف دیکھتے تو تحت الثریٰ تک کی چیزیں دکھائی دینے لگتی تھیں لیکن بار بار یہی فرماتے تھے کہ درویشی کا مرتبہ اس سے بھی اعلیٰ وارفع ہے اور اگر کوئی اہل مجلس اس بارے میں پوچھتا تو کہتے کہ یہ تو درویشی کا ایک ادنیٰ درجہ ہے۔

محبوبِ الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روایت کرتے ہیں کہ جب شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بخارا میں مقیم تھے تو

111SSS

Marfat.com

ایک مرتبہ شہر قحط کی لپیٹ میں آ گیا۔ اشیائے خوردنی ناپید ہوگئیں۔ جانور بھوک کے مرنے لگے اوراس کے بعد غریب انسانوں کی جانوں پر بھی بن پڑی۔ جنگلی پھل اور سوکھے پتے کھا کر لوگ گزارہ کرنے لگے۔ قحط کی وجہ سے درخت بھی سوکھ چکے تھے اور ماں باپ بھوک کے ہاتھوں تنگ ہوکر اپنی اولاد کو فروخت کرنے پر آمادہ ہو چکے تھے۔

بالآخر مقامی باشندوں نے مل کر شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں جا کر استدعا کی کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے پرہیز گار اور نیک انسان کی دعائیں اللہ تعالیٰ رد نہیں فرمائے گا لہٰذا آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہمارے حق میں دعا فرمائیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا مجھ جیسے ناکارہ انسان کی دعائیں کس طرح تاثیر رکھ سکتی ہیں۔ اس پر وہ لوگ بولے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مستجاب الدعوات ہیں' آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیں مایوس نہ کریں اور ہمارے حق میں دعائے خیر فرمائیں۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب اہلیانِ بخارا کی یہ حالت دیکھی تو فرمایا کہ آؤ سب مل کر نماز ادا کریں اور ربِ کبریا کے حضور دعا فرمائیں۔ لوگوں نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی امامت میں نمازِ استغناء ادا کی اور نماز سے فراغت کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے یوں دعا فرمائی!

> ''اے باری تعالیٰ! اگر شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ کلاہ میرے سر پر صدق اور اخلاص سے رکھی ہے اور میں نے بھی اسے دین و دنیا کی سعادت سمجھ کر قبول کیا تو اس کی برکت سے بارش نازل فرمادے۔''

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا دعا کرنا تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے سارا آسمان بادلوں سے بھر گیا اور سات دن تک مسلسل بارش ہوتی رہی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعا کی برکت سے زمین کی پیاس بھی بجھ گئی اور لوگوں کو خوفناک قحط سے نجات مل گئی۔

محبوبِ الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب شیخ

Marfat.com

الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سمرقند میں تھے تو وہاں پر ایک جذامیوں کا گروہ آبادی سے الگ تھلگ رہتا تھا اور یہ ایک غار میں قیام پذیر تھے۔ ایک دن حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں پر جا نکلے۔ جذام جیسے خوفناک مرض میں مبتلا ہونے کے باعث لوگ وہاں آنے سے کتراتے تھے اس لئے جب اُن لوگوں نے حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا تو اُنہیں یقین ہو گیا کہ اِدھر آنے والا کوئی عام انسان نہیں ہے اس لئے وہ غار سے نکل کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے گرد اکٹھے ہو گئے۔

جذامیوں نے حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھ کر فرمایا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیں اللہ کے کوئی نیک بندے معلوم ہوتے ہیں۔ ہمیں تو اہل دنیا نے چھوڑ دیا ہے اور اب ہم صرف آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعاؤں کے طالب ہیں۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے نزدیک موجود ایک تالاب سے وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ عزوجل کے حضور دعا کی۔ اس کے بعد اُن جذامیوں سے فرمایا کہ وہ اس تالاب میں نہائیں۔ وہ سب جذامی جب اس تالاب میں سے نہا کر نکلے تو اُن بدن صاف شفاف ہو چکے تھے اور وہ عام سا پانی اُن کے لئے آبِ شفا بن چکا تھا۔ یوں شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعا اُن کے لئے شفا کا باعث بن گئی۔

محبوبِ الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی طویل سیاحت کے دوران سراندیپ بھی تشریف لے گئے تھے۔

سراندیپ میں ایک پہاڑ پر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے قریباً ایک سال تک قیام فرمایا۔ ایک دن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دیکھا کہ ایک بوڑھا شخص لکڑیوں کا گٹھا لے کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک سے گزرا۔ بڑھاپے اور کمزوری کی وجہ سے وہ گٹھا اُس

Marfat.com

کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر پڑا۔ بوڑھے نے اُس گٹھے کو اٹھانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے پہاڑ سے اُتر کر اُس بوڑھے سے پوچھا کہ بابا! تم اس ضعیفی میں اتنی محنت کیوں کر رہے ہو؟ اُس بوڑھے شخص نے جواب دیا کہ میرا کوئی بیٹا نہیں ہے جو کام کر سکے اور گھر میں جوان بیٹیاں موجود ہیں جن کے لئے محنت کر رہا ہوں۔

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بوڑھے کی حالت زار سن کر افسوس ہوا اور اُنہوں نے کہا کہ آؤ ہم دونوں مل کر بوجھ اٹھاتے ہیں۔ یہ کہہ کر حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ گٹھا اُس بوڑھے کے سر پر رکھ دیا۔ بوڑھے نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ دعا کرنا یہ بھاری بوجھ گھر تک پہنچ جائے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا' مجھے اسی کام کے لئے یہاں بٹھایا گیا تھا اب آپ کے سر سے بوجھ اتر جائے گا۔

جب وہ ضعیف انسان لکڑیوں کا بوجھ لے کر گھر پہنچا تو حیرت زدہ رہ گیا۔ اُس کی تمام لکڑیاں چمکتے ہوئے سونے میں بدل چکی تھیں۔ بوڑھے کی بیٹیاں اور بیوی حیران ہوئی تو اُس نے سارا واقعہ سنا دیا۔ پھر نہایت پُر جوش لہجے میں بولا' یہ اُسی مردِ حق کی کرامت ہے۔ اس کے بعد جب وہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تلاش میں دوبارہ پہاڑ پر آیا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے سفر پر روانہ ہو چکے تھے۔

حسن و اخلاق کا بہترین نمونہ:

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حسن و اخلاق کا بہترین نمونہ تھے۔ تواضع اور انکسار کا یہ عالم تھا کہ اپنی تعظیم و تکریم کو ناپسند فرماتے تھے۔

ایک مرتبہ خانقاہ میں کچھ مرید وضو کر رہے تھے کہ اتفاق سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں تشریف لائے۔ پیر و مرشد کو دیکھتے ہی مرید تعظیماً وضو نامکمل چھوڑ کر کھڑے ہو گئے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں سلام پیش کیا۔ ان تمام مریدوں میں ایک مرید ایسا

Marfat.com

بھی تھا جس نے وضو کرنا نہیں چھوڑا تھا اور اپنا وضو مکمل کرنے کے بعد کھڑا ہوا اور تعظیم بجا لایا۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے محبت آمیز لہجے میں اپنے مرید کی طرف دیکھ کر فرمایا! تم سب درویشوں میں افضل اور زاہد ہو۔

سلسلہ چشتیہ کے نامور بزرگ قطب الاقطاب حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب ملتان تشریف لائے تو حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کو اپنا مہمانِ خاص بنایا اور انتہائی ادب و احترام کا مظاہرہ کیا۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نہایت عزت کرتے تھے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حسن سلوک کے معترف تھے۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ملتان میں قیام کے دوران کچھ معتقدین نے مستقل طور پر ملتان رہنے کی درخواست کی تو فرمایا!

"ملتان پر شیخ الاسلام کا سایہ ہی کافی ہے۔ انشاء اللہ ان ہی کی حمایت تم لوگوں کے لئے کافی ہے۔"

وصال:

چھیانوے سال کی عمر میں زہد و تقویٰ، علم و فضل، انکسار و تواضع اور جود و سخا کا پیکر، دنیائے اسلام کا ایک عظیم مبلغ بے شمار گمراہوں کو صراطِ مستقیم پر گامزن کرنے کے بعد خالق حقیقی سے جاملا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال 7 صفر 661ھ کو ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے متعلق مشہور ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی خانقاہ میں آرام فرما رہے تھے کہ ایک بزرگ صورت شخص خانقاہ کے دروازے پر نمودار ہوئے اور اُنہوں نے حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں لوگوں سے پوچھا۔ پھر جب حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے تو ان بزرگ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف ایک خط بڑھایا کہ یہ اپنے بابا جان کو دے دینا بہت ضروری خط ہے۔

حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے لفافے پر لکھا ہوا عنوان

Marfat.com

دیکھا تو حیران ہوئے مگر بزرگ سے کچھ نہ پوچھا اور حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر وہ لفافہ اُن کو پیش کر دیا۔ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ وہ لفافہ ملتے ہی فوراً حجرے سے باہر نکلے اور اُن بزرگ کو تلاش کرنا شروع کر دیا لیکن اُن کا دور دور تک کچھ پتہ نہ چلا۔ ابھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن بزرگ کے بارے میں سوچ ہی رہے تھے کہ فضاء میں آواز گونجی!

''دوست بہ دوست رسید۔''

یعنی دوست دوست کے پاس پہنچ گیا۔ حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر اکابرین نے نزدیک جا کر دیکھا تو دنیا سے پردہ فرما چکے تھے۔

جس وقت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پاک پتن میں بے ہوش ہو گئے اور جب کافی دیر بعد ہوش آیا تو فرمایا!

''برادرم بہاؤالدین زکریا را ازیں بیاباں فنا بہ شہرستان بقا بروند۔''

بظاہر تو حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا جسد خاکی قبر کی گہرائیوں میں اتر چکا ہے مگر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی روشن کی ہوئی مشعل آج بھی اہل ایمان کے لئے آٹھ صدیاں گزر جانے بعد بھی روشن ہے اور اس کی حرارت کو اہل ایمان آج بھی محسوس کرتے ہیں۔

خلفائے عظام:

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدوں کا حلقہ بے حد وسیع تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ اکبر تھے۔ اس کے علاوہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت شیخ حسن افغان کو بھی بے حد محبوب رکھتے تھے۔ ان کے علاوہ حضرت شیخ فخرالدین عراقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت شیخ امیر حسینی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ قابل ذکر ہیں۔

Marfat.com

تعلیمات:

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشادِ گرامی ہے!

"بدن کی سلامتی، قلت طعام اور روح کی سلامتی، ترکِ گناہ اور دین کی سلامتی، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے میں ہے۔"

ایک اور موقع پر ارشاد فرماتے ہیں!

"تم اللہ تعالیٰ کے ذکر کو اپنے اوپر لازم کرلو۔ ذکر ہی سے طالب محبت تک پہنچتا ہے۔ محبت الٰہی ایسی ہے جو تمام میل کچیل کو جلا ڈالتی ہے اور جب محبت راسخ ہو جاتی ہے تو مذکور کے مشاہدہ کے ساتھ ذکر حقیقی ہوتا ہے اور یہی وہ ذکر کثیر ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے فلاح کا وعدہ کیا ہے۔"

ایک دفعہ نصیحت کرتے ہوئے فرمایا!

"مرید کو چاہئے کہ وہ اپنے روزگار کی حفاظت کرتا رہے ماسوا اللہ کو دل سے دور کر دے اور دنیا کے لوگوں کی صحبت کو اپنے اوپر حرام کر دے۔ حق تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہے اور اگر اُس کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے انسیت حاصل نہ ہوگی تو اللہ تعالیٰ کی محبت کی بو کو بھی نہ سونگھ سکے گا۔"

Marfat.com

حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزند اکبر اور خلیفہ اول ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ 599ھ میں دارالامان ملتان میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ظاہری و باطنی علوم کی تکمیل اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار اپنے دور کے نامور علماء وفضلاء میں ہوتا تھا۔ زہد وتقویٰ میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مثال آپ تھے۔ رات رات بھر نماز میں کھڑے رہتے اور سالہا سال تک آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عشاء کے وضو سے ہی فجر کی نماز پڑھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار اپنے دور کے اقطاب میں ہوتا ہے۔

حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلوک کی منازل کو بخوبی طے کیا اور عارف باللہ مشہور ہوئے۔ حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کے بعد جو کچھ ورثہ میں ملا وہ سب کچھ ایک ہی دن میں فقراء اور مساکین میں تقسیم کر دیا تاکہ کہیں اُن پر دنیا غالب نہ ہو جائے۔ اول تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جس مسند پر رونق افروز ہوئے وہ کس کی تھی اس بارے میں ساری دنیا جانتی ہے اور اُس پر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جیسا عارف باللہ متمکن ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی آبائی شہرت اور نیک نیتی کو زندگی بھر قائم رکھا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق اگرچہ ایک دین دار گھرانے سے تھا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے آباؤ اجداد دین کے ساتھ دنیا کو بھی لے کر چلتے تھے اس لئے وہ کافی متمول تھے۔ اس کے برعکس آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دنیا سے نفرت تھی اس لئے ترکہ میں ملنے والی

Marfat.com

ساری جائیداد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سب صدقہ خیرات کر دیا۔ کسی نے اس بارے میں سوال کیا کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تو لاکھوں، کروڑوں روپے راہِ خدا میں خرچ کرتے تھے مگر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تو سارے ایک ہی دن میں لٹا دیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

"میرے بھائی! والد بزرگوار کے متعلق تم کیا پوچھتے ہو؟ وہ دنیا پر پوری طرح غالب تھے اس لئے دنیا کی دولت اور فریب اُنہیں عبادت و ریاضت سے غافل نہ کر سکا۔ لیکن میں ابھی خود کو ناقص سمجھتا ہوں اور ابھی اُس درجے پر فائز نہیں اس لئے ممکن ہے کہ کہیں دنیا مجھ پر غالب نہ آ جائے اور مجھے راہِ خدا سے بھٹکا دے اس لئے میں نے ایک ہی وقت میں یہ جھگڑا ختم کر دیا تاکہ سکون سے یادِ الٰہی میں محو ہو سکوں۔ ترکہ پدری اور روایات آبائی کی حفظ و بقا کے لئے میرے چھ بھائی اور موجود ہیں۔"

حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار اپنے دور کے نامور مشائخ میں ہوتا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زہد و پارسائی کی وجہ سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ عارف کے لقب سے مشہور ہوئے۔ جب بھی قرآن پاک کی تلاوت فرماتے تو ہر بار نئے نئے معانی ظاہر فرماتے۔

حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو حج بیت اللہ کا از حد شوق تھا۔ خانہ کعبہ کا طواف اُس وقت کرتے تھے جب اور کوئی طواف کرنے والا نہ ہوتا تھا۔ ایک رات خانہ کعبہ کے طواف میں مشغول تھے کہ ملک فرغانہ کی شہزادی کی نگاہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی پشت پر پڑی جہاں سے نورانی شعاعیں منعکس ہو رہی تھیں۔ شہزادی نے اپنی فہم و فراست سے معلوم کر لیا کہ یہ نورانی شعائیں کسی باکمال شخص کی ہو سکتی ہیں۔ چنانچہ جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ طواف سے فارغ ہوئے تو اُس نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے

Marfat.com

متعلق دریافت کیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا! میرا نام صدرالدین ہے اور ملتان کا رہنے والا ہوں۔ شہزادی نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے شیخ الاسلام حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا دریافت کیا تو فرمایا کہ وہ میرے والد بزرگوار ہیں۔

اس ساری بات چیت کے بعد شہزادی فرغانہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے شادی کی درخواست کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے شہزادی کی بات سن کر فرمایا کہ یہ سارا معاملہ میرے والد ماجد سے متعلق ہے اور وہ جس سے کہیں گے میں بغیر حیل و حجت کے اُسے قبول کرلوں گا۔

شہزادی فرغانہ نے طواف وزیارت سے فراغت کے بعد اپنے ملک واپس جا کر اپنے والد بزرگوار سے ساری کیفیت بیان کی۔ فرغانہ کے بادشاہ اس بات سے بے حد خوش ہوئے اور ایک شاہی قافلے کے ہمراہ ملتان کے لئے سفر شروع کیا۔ راستے میں جس جگہ بھی یہ قافلہ پڑاؤ ڈالتا وہاں پر ایک کنواں رفاہ عامہ کے لئے بنواتے۔ منزل بہ منزل جب یہ قافلہ سفر کرتا ہوا ملتان کی حدود میں پہنچا تو حضور غوث العالمین حضرت غوث شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مع صاحبزدگان اور مع خلفاء واکابرین کے استقبال کے لئے شہر سے باہر تشریف لائے۔

شاہ فرغانہ جمال الدین کی ملاقات حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات کے دوران اسرار و معارف بیان ہوئے۔ عشاء کی نماز سے فراغت کے بعد جب تمام مریدین حلقہ بگوش ہوئے تو شاہ فرغانہ نے حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے درخواست کی کہ میری صاحبزادی کو اپنے کسی مخدوم زادے کی غلامی میں مرحمت فرمائیں۔

شاہ فرغانہ کے اس سوال کے جواب میں حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے صاحبزدگان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ان میں سے جس کو چاہیں اپنی فرزندگی میں قبول فرمالیں۔ شاہ فرغانہ نے حضرت شیخ صدرالدین عارف

Marfat.com

رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف اشارہ کیا۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا تو اُنہوں نے آگے بڑھ کر والد محترم کی قدم بوسی کی۔

دونوں طرف سے خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خود ہی صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نکاح پڑھایا اور خطبہ تلاوت فرمایا۔ شہزادی فرغانہ کا نام بی بی راستی تھا جو کہ اپنے دور کی نامور ولیہ ہوئیں۔

حضرت بی بی راستی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا اپنے نامور شوہر اور اپنے باکمال خسر حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے تمام اُمور کا خود خیال رکھتیں۔ کھانا خود تیار کرتیں اور سردی کا موسم ہونے کے باوجود تہجد کی نماز کے لئے وضو کا پانی بھی خود ہی گرم کرتی تھیں۔

ایک مرتبہ حضرت بی بی راستی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا ایک مرتبہ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کھڑے ہو گئے۔ حضرت بی بی راستی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا نے تعجب کا اظہار کیا تو حضور غوث العالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ یہ تعظیم اُس شخص کے لئے ہے جو اس وقت تیرے بطن میں ہے اور وہ جہاں کا قطب الاقطاب ہوگا اور ہمارے خاندان کا چشم و چراغ ہوگا۔

حضرت بی بی راستی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب یہ خبر سنی تو خوشی میں گھر کا سارا اثاثہ خیرات کر دیا۔ 9 رمضان المبارک بروز جمعہ وہ آفتابِ ولایت طلوع ہوا جس کی خاطر بی بی راستی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا نے اپنا وطن عزیز اور اپنے عزیز و اقارب کو چھوڑا تھا۔ بچہ کو نہلا دھلا کر جب حضور غوث العالمین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں لایا گیا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہی اور اُس کا نام رُکن الدین رکھا۔ حضرت رکن الدین العالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دور کے نامور صاحب

Marfat.com

کرامت ولی ہوئے۔

حضرت قطب الاقطاب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر چار برس کی ہوئی تو حضرت شیخ العارف شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بی بی راستی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا سے کہا کہ ابھی اللہ عزوجل نے مجھے اور اولاد سے بھی نوازنا ہے لیکن وہ تمہارے بطن سے نہیں ہو گی۔ بی بی راستی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی وجہ سے اپنے خاوند کی دوسری شادی کا فیصلہ کر لیا۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے شہر کے قاضی القضاء جن کا گھرانہ زہد وتقویٰ میں مشہور ہے اُن کی بیٹی جو کہ شکل وصورت اور علم وفضل میں یگانہ تھی کو قاضی القضاء سے تولیت کے لئے مانگا۔ قاضی صاحب نے خوش ہو کر سرِشام بچی کو پالکی میں ڈال دیا اور عرض کیا کہ یہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کی خادمہ ہے۔ اس کی جہاں چاہئے گا شادی کیجئے گا مگر زندگی بھر اپنے قدموں سے دور نہ کیجئے گا۔

چنانچہ بی بی راستی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا نے اُن کی تربیت فرمائی اور اُن کو راستی ثانی بنایا۔ کچھ عرصہ کے بعد اُن کا نکاح حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے کروایا۔ ان خاتون سے حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دوسرے صاحبزادے شیخ عمادالدین اسماعیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے جن سے حضرت کی اولاد کا سلسلہ تمام عالم تک پھیلا اور عمادالدین اسماعیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بعد شہاب الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تولد ہوئے مگر وہ بچپن ہی میں فوت ہو گئے۔ شیخ عمادالدین اسماعیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کی پھر اُن کے وصال کے بعد حضرت شیخ رکن الدین العالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کی تعلیم وتربیت کی طرف خصوصی توجہ دی۔

حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عظمت تقدیس کی بڑی نشانی یہی ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے علوم باطنی میں کمال حاصل کیا۔ علومِ ظاہری اور معقولات ومنقولات سے بھی شغف رکھتے تھے۔ مدرسہ میں درس بھی دیتے تھے اور جمعہ کو

Marfat.com

وعظ بھی فرماتے تھے جس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ شریک ہوتے اور اپنے گناہوں سے توبہ کر کے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید بنتے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذاتِ گرامی ایک چشمۂ فیض تھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خاندانِ سہروردی کی عظمت تقدیس کو ہندوستان کے اندر اپنی پوری شان کے ساتھ قائم رکھا مگر ساری زندگی فقیرانہ گزاری۔

ایک روز آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دریا کے کنارے بیٹھے تھے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہفت سالہ فرزند رکن الدین العالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ہمراہ تھے۔ وضو کرنے کے بعد نماز پڑھی اور بچے کو قرآن پاک پڑھانا شروع کر دیا۔ یہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندہ کرامت تھی کہ ایک ہی دفعہ میں کئی پارے پڑھا دیئے۔ حضرت رکن الدین العالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صرف چار مرتبہ سبق دہراتے تھے اور حفظ ہو جاتا تھا لیکن اُس وقت خلافِ معمول اُن کو سبق یاد نہ ہو سکا۔ پتہ لگا کہ ہرنوں کی ایک ڈار سامنے سے گزر رہی تھی جس کی وجہ سے ذہن رجوع نہ رکھ سکا۔ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سر جھکایا ہی تھا کہ ایک ہرنی بچوں کو لئے ہوئے دوڑی آئی اور سامنے کھڑی ہو گئی۔ حضرت رکن الدین العالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بچے کو گود میں لے لیا تو اُسی وقت سبق از بر ہو گیا۔

حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ واقعہ بھی منقول ہے کہ شیخ جمالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک دفعہ عالم رویا میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی کہ عمر ضائع ہو گئی اور کچھ حاصل نہ کر سکا۔ دعا فرمایئے کہ قرآن مجید حفظ کر لوں۔ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ کھیر کھاؤ اور سورۂ یوسف پڑھا کرو۔ شیخ جمالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کھیر کا پیالہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ سے لے کر کھا لیا۔ جب بیدار ہوئے تو بہت جلد سورۂ یوسف حفظ ہو گئی اور اس کے بعد جلد ہی حافظ قرآن بن گئے اور اس کے بعد شیخ جمالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا فیضانِ معرفت عام ہوا۔

حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بہت اچھی دوستی تھی۔ عارف باللہ حضرت

Marfat.com

شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلفاء میں حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خلیفہ اکبر ہوئے۔ اُن کے علاوہ شیخ جمال خنداں رواچوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ صلاح الدین سیستانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور شیخ احمد معشوق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام قابل ذکر ہیں۔

حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال 23 ذی الحجہ 684ھ کو ہوا۔ بعد از وصال آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے والد بزرگوار کے پہلو میں دفن کیا گیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عظمت و کرامت کا سکہ رواں تھا اور اُس دور کے سلاطین و امراء سب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے معتقدین میں شامل تھے۔ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے عہد میں بھی سہروردی سلسلہ کی شان ویسے ہی قائم رہی جیسے کہ حضرت شیخ العالم شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دور میں تھی۔

حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان ہے!

''اللہ تعالیٰ جس کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کو بندہ سعید لکھ دیتا ہے اور اُسے زبان کے ذکر کے ساتھ قلب کی موافقت کی توفیق عطا فرماتا ہے اور زبان کے ذکر سے قلب کے ذکر کی جانب ترقی دیتا ہے یہاں تک کہ اگر اُس کی زبان ذکر سے خاموش ہوتی ہے تو اُس کے قلب سے ذکر جاری رہتا ہے۔''

ایک مرتبہ اپنے مریدوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا!

''بندے کی کوئی سانس ذکر سے باہر نہیں نکلنی چاہئے' بزرگوں نے کہا ہے جو انسان ذکر کے بغیر سانس لیتا ہے وہ اپنا حال ضائع کرتا ہے۔''

Marfat.com

حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سہروردی سلسلہ کے چراغ ہیں اور نہایت ہی بلند پایہ اور یگانہ روزگار عارف گزرے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزند اکبر اور خلیفہ اکبر ہوئے ہیں۔ آپ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پوتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی راستی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا تھا جو کہ اپنے زہد و تقویٰ کی وجہ سے اپنے دور کی رابعہ عصر کہلاتی تھیں۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ابھی والدہ کے بطن میں ہی تھے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو سلام کرنے کے لئے حاضر ہوئیں۔ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کو دیکھتے ہی تعظیماً کھڑے ہو گئے۔ حضرت بی بی راستی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا نے تعجب کا اظہار کیا تو اس وقت تیرے بطن میں ہے اور جو جوان ہو کر میرے خاندان کا چراغ ہوگا۔ حضرت بی بی راستی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا اپنے خسر کی بات سن کر بے حد خوش ہوئیں۔

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ 9 رمضان المبارک 649ھ بروزِ جمعہ کو اس دنیا میں تشریف لائے۔ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے پوتے کی پیدائش کی خوشی میں غرباء اور مساکین کے دامن ہیرے جواہرات سے بھر دیئے۔ عقیقہ کے موقع پر بال تراشے گئے جواب تک تبرکات میں محفوظ ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ کی پیدائش کی تاریخ میں کتنی خاص اہمیت ہے۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے نومولود کا نام ''رکن الدین'' رکھا اور حضرت خواجہ شمس الدین سبزواری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس میں ''والعالم'' کا اضافہ کر دیا۔ گویا دادا نے جو نام رکھا اُس کا مطلب تھا دین کا رکن اور والعالم کے اضافہ کے ساتھ دین اور دنیا کا رکن ہو گئے۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ حضرت بی بی راستی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کی روحانی اور باطنی تربیت شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے زیر سایہ ہوئی تھی اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا حافظہ قرآن تھیں۔ روزانہ دن میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کرتیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا نے جب بھی حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دودھ پلانا ہوتا تو پہلے وضو کرتیں اور لوری کی جگہ پر قرآن مجید کی تلاوت کرتیں۔ اگر اسی حالت میں اذان کی آواز سنائی دیتی تو حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دودھ پینا چھوڑ دیتے اور غور سے اذان کی آواز سننا شروع کر دیتے۔ رات کے وقت جب حضرت بی بی راستی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا تہجد کے لئے بیدار ہوتیں تو حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی بیدار ہو جاتے۔ حضرت بی بی راستی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا نے گھر میں موجود تمام خادمین کو سختی سے تلقین کر رکھی تھی کہ وہ بچے کی موجودگی میں سوائے اسم ذات کے کوئی لفظ نہ بولیں۔ یہی وجہ تھی کہ جب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بولنے کے قابل ہوئے تو پہلا لفظ زبانِ مبارک سے اللہ نکلا۔

ابھی حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر مبارک چار سال تھی تو ایک روز شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مسند پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے اور کلاہ مبارک سر سے اُتار کر پاس رکھی ہوئی تھی۔ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی پاس موجود تھے۔ اچانک حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ برابر میں کھیل رہے تھے نے اچانک کلاہ اٹھا کر سر پر رکھ لی اور ہنسنے لگے۔

Marfat.com

حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ بیٹا! مؤدب رہو اور دستار وہیں رکھ دو۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے منع فرمایا کہ بچے کو نہ روکو۔ اس نے نادانستگی میں یہ دستار اپنے سر پر نہیں رکھی بلکہ یہ اس کا حق دار ہے اور میں نے اسی کو دی ہے اور یہ ہی اس کو اوڑھے گا۔ چنانچہ ایک عرصے کے بعد جب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والد بزرگوار کی مسند پر تشریف فرما ہوئے تو شیخ الاسلام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی وہی دستار مبارک آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے سر پر رکھی۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی اور روحانی تربیت اپنے والد محترم اور دادا سے حاصل کی۔ حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ذہن کی یہ حالت تھی کہ حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ قرآن مجید کے پارے روزانہ چار بار بطور سبق پڑھاتے اور صرف چار بار ہی حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دہرانے سے وہ سبق حفظ ہو جاتا تھا۔ چنانچہ اسی وجہ سے صرف سات برس کی عمر میں ہی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرآن مجید حفظ کرلیا۔ اس کے بعد صرف سولہ برس ہی کی عمر مبارک میں تمام علوم ظاہری سے فراغت حاصل کر لی۔ اس کے بعد معقولات ومنقولات کے عالم ہوئے اور تفسیر' حدیث' فقہ وبیان' ادب وشعر اور ریاضی ومنطق وغیرہ میں کمال حاصل کیا۔

ان تمام علوم سے فراغت کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے علوم باطنی کی طرف توجہ فرمائی اور اپنے والد بزرگوار حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کر کے اُن کے مرید ہو گئے۔ محنت وریاضت سے جلد ہی اس مقام پر پہنچ گئے کہ خلافت کی اہلیت پیدا ہو گئی۔ والد بزرگوار نے اپنا خلیفہ اکبر نامزد کیا اور خرقہ عطا فرمایا۔

حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیعت ہونے کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ چلہ کشی میں مصروف ہو گئے اور بڑے بڑے مجاہدے کیے۔ رات

Marfat.com

رات بھر نماز میں مصروف رہتے۔ ان عبادت و ریاضت کے نتیجے میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ولایت وقطبیت کے عہدے پر فائز ہوئے۔ مکاشفہ ومحاسبہ میں اتنے مدارج طے کئے کہ ''مخزن مشہود الٰہی'' اور ''منبع جود نامتناہی'' مشہور ہوئے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والد اور شیخ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے برخلاف اور اپنے دادا شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے آئین عمل کے مطابق دنیا اور ثروت سے متنفر نہ تھے۔ اچھا کھانا کھاتے اور اچھا پہنتے تھے اور اچھی طرح بسر کرتے تھے۔ دولت وثروت بھی پیدا ہوگئی تھی مگر بندگی کا یہ عالم تھا کہ رات رات بھر نمازیں پڑھتے اور جب تک زندہ رہے ہر روز پورا ایک قرآن مجید ختم کرتے۔ عشق الٰہی میں جذب کی یہ کیفیت تھی کہ کوئی کئی روز مدہوش رہتے تھے۔ مراقبہ میں جاتے تو گھنٹوں اٹھنے کا نام نہ لیتے۔

سینکڑوں لوگ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نورِ باطنی سے ولی بنے۔ جس پر نظر پڑتی وہ کامل ہو جاتا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات گرامی ایک دریائے فیض وبرکت تھی جس سے ایک عالم سیراب ہو رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں جو بھی آتا اُس کا دامن گوہر مراد سے بھر جاتا ہے۔ طالب دنیا اور طالب عقبیٰ دونوں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یکساں فائدہ اٹھاتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات حاجت روائے خلق تھی اور جو بھی اس در پر آتا تھا خالی نہ لوٹتا تھا۔ بیماروں کو شفاء ملتی' غرباء کو عطا' فقیروں کو صلہ اور امراء کو دعا ملتی۔ غرباء سے لے کر امراء اور سلاطین تک سب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے عقیدت مند تھے۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں ہر درجہ کے لوگوں کا ہجوم رہتا تھا۔ سب لوگوں کو یکساں نصیحت فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں ہر وقت بڑے بڑے مشائخ واولیاء حاضر رہتے۔ طالبانِ حق ساری دنیا سے سفر کر کے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں تشریف لاتے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کی راہنمائی

Marfat.com

فرماتے تھے۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ‘ خلیفہ اکبر حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

”حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا کام کمال کو پہنچا تو تہجد کے وقت سے دوپہر تک ریاضت و عبادت میں مصروف رہتے۔ 36 سال کی عمر کو پہنچے تو والد بزرگوار کی مسند پر جلوہ افروز ہوئے۔ دنیا کے گوشے گوشے سے لوگ حاضر خدمت ہو کر فیض یاب ہوتے اور جو بھی تشریف لاتا تھا اُس کی حاجت روائی فرماتے تھے۔ مجلس میں کسی کے دل میں کوئی بھی بات ہوتی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو کشف ہو جاتا اور اُس کی دلجوئی فرماتے تھے۔“

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بہت محبت تھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ بھائی نظام الدین کی محبت ہی ہے جو مجھے ملتان سے دہلی کھینچ لاتی ہے۔ حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے قلبی لگاؤ تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دہلی سلطان علاؤ الدین خلجی کی دعوت پر تشریف لے گئے۔ سلطان اپنے خدام کے ساتھ استقبال کے لئے موجود تھا۔ گو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شاہی مہمان تھے لیکن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا سارا وقت حضور محبوبِ الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ گزارا۔ اُن ہی کی صحبت میں رہے۔

ایک دن حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جامع مسجد دہلی میں نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے تو حضور محبوبِ الٰہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں پہلے سے موجود تھے۔ جمعہ کی نماز ہو چکی تو حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آئے جو ابھی نماز سے فارغ نہ ہوئے تھے۔ حضور محبوبِ الٰہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کی

Marfat.com

پیٹھ کے پیچھے بیٹھ گئے اور جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نماز سے فارغ ہوئے تو دونوں بڑے گرم جوشی سے ایک دوسرے سے ملے۔

ایک مرتبہ حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو علم ہوا کہ سلطان غیاث الدین تغلق حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو نقصان پہنچانے پر آمادہ ہے تو فوراً دہلی تشریف لے گئے۔ دہلی پہنچے تو خانقاہ میں محفل سماع شروع ہوگئی۔ حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو حال آگیا اور کھڑے ہوگئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آستین سے پکڑ کر بٹھا دیا۔ جوش میں حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پھر کھڑے ہوگئے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے پھر آستین سے پکڑ کر بٹھا دیا۔ کچھ دیر کے بعد حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پھر کھڑے ہوگئے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی اٹھ کر نوافل ادا کرنے شروع کر دیئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نوافل میں اس قدر مشغول ہوئے کہ سماع کی آواز بھی نہ سنائی دے رہی تھی۔

جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ بھائی نظام الدین جب دوسری مرتبہ کھڑے ہوئے تو ساتویں آسمان پر قدم مار رہے تھے اور جب دوبارہ کھڑے ہوئے تو نظروں سے اوجھل ہوگئے۔ اس لئے میں نوافل میں مصروف ہوگیا۔

مصنف بحر المعانی کے بقول! جب حضور محبوبِ الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ علیل ہوئے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُس وقت دہلی میں موجود تھے۔ عیادت کے لئے تشریف لائے اور فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء رحمہم اللہ کو تو اللہ تعالیٰ نے اختیار دے دیا ہے کہ وہ جب تک چاہیں زندہ رہیں اور جب چاہیں وصال فرمائیں۔ اگر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کچھ عرصہ اور دنیا میں رہنا منظور فرمالیں تو اس سے مخلوق خدا کو اور فائدہ پہنچے گا اور ابھی دہلی کو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ضرورت ہے۔

حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا! اشتیاقِ دوست اس قدر غالب ہے کہ اب تو ایک لمحہ بھی رہنے کو دل نہیں چاہتا۔ کئی روز سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہو رہی ہے۔ وہ بار بار فرماتے ہیں کہ نظام الدین! جلد آ کہ مجھ پر تیرا اشتیاق غالب ہے۔ یہ سن کر حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر بھی رقت طاری ہوگئی۔

حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وصیت فرمائی کہ میری نمازِ جنازہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پڑھائیں گے۔ چنانچہ وصیت کے مطابق حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ کئی لاکھ آدمی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیچھے نمازِ جنازہ میں شریک ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے محفل سماع نہ کروائی۔ جب جنازہ لے کر جا رہے تھے تو راستے میں ایک طوائف گا رہی تھی۔

اے تماشا گاہ عالم روئے تو
تو کجا بہرِ تماشا ے روی

اُسی لمحے کفن سے حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہاتھ باہر آ گیا۔ حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آگے بڑھ کر اُس طوائف کو روکا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہی شیخ المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو قبر مبارک میں اُتارا اور فرمایا کہ میں نے اس وقت روحِ پاک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تشریف فرما دیکھا۔

سطورِ بالا میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تعلقات سلاطین وقت سے بھی تھے مگر یہ تعلقات محض خدمت خلق کی خاطر تھے۔ علاؤالدین خلجی کے بعد جب اُس کا لڑکا قطب الدین خلجی تخت نشین ہوا تو اُس کو محبوبِ الٰہی حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ذاتی مخاصمت ہوگئی۔ اس مخالفت وعناد کی وجہ سے سلطان نے دوسرے مشائخ سے مراسم پیدا کرنا شروع کئے اور اس سلسلے میں حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی دعوت دی۔ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دہلی پہنچے اور سلطان سے ملنے کے لئے گئے تو سلطان نے پوچھا کہ دہلی میں سب سے پہلے کس

Marfat.com

شخص نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا استقبال کیا۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا جو اس شہر کا سب سے اچھا آدمی ہے یعنی حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی غذا بہت قلیل تھی۔ایک پیالہ دودھ میں کچھ میوے ڈال کر دیئے جاتے تھے جن کو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نوش فرماتے۔ گھر والوں نے ایک طبیب سے قلت غذا کی شکایت کی۔طبیب نے غذا منگوا کر دیکھی اور اس میں سے چند لقمے خود کھانے کے بعد اُس نے گرانی محسوس کی اور کہا کہ اب سات دن تک مجھے کھانے کی حاجت نہ ہوگی کیونکہ بزرگوں کے کھانے میں کمیت سے زیادہ کیفیت ہوتی ہے۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عادت تھی کہ جب بھی وضو فرماتے تو وضو کی دعا ضرور پڑھتے۔ایک مرتبہ وضو سے فارغ ہوئے تو وضو کرنے کے بعد دعا پڑھنے کی بجائے صرف الحمدللہ کہا۔خادم خاص نے شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کیا کہ آج حضرت نے دعا نہیں پڑھی بلکہ صرف الحمدللہ کہا ہے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلا کر دریافت کیا تو حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ آج وضو میں دنیا اور آخرت کا خیال نہیں آیا تو میں نے محسوس کیا کہ آج میرے وصال کا دن ہے اس لئے صرف الحمدللہ کہا۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرتبہ اپنے ایک مرید کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا!

> ''ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے آج تک کسی کے ساتھ نہ نیکی کی اور نہ بدی۔حاضرین کے استعجاب سے پوچھا کہ امیر المؤمنین بدی تو خیر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہو نہیں سکتی مگر نیکی کے متعلق آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا فرماتے ہیں؟

Marfat.com

ارشاد فرمایا کہ حق جلا و علاء کا قول ہے کہ جس نے اچھے کام کیئے اپنے نفس کے لئے کیئے اور بُرے کام کیئے وہ بھی اپنے نفس کے لئے کیئے۔ پس جو کچھ نیکی یا بدی مجھ سے صادر ہوئی وہ درحقیقت میرے لئے تھی نہ کہ دوسروں کے لئے۔"

ایک موقع پر حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا!

"اعضاء و جوارح کو شرعی ممنوعات سے قولاً و عملاً باز رکھنا چاہئے۔ مجلس سے بھی پرہیز لازم ہے۔ یہاں مجلس سے مراد ایسی مجلس ہے جو حق تعالیٰ سے برگشتہ کر کے دنیا کی طرف مائل کرتی ہے۔ بطالوں سے بھی احتراز ضروری ہے۔ بطال وہ لوگ ہیں جو طالب حق نہیں۔"

ایک روز سلطان غیاث الدین تغلق نے مولانا ظہر الدین کوتوال سے استفسار کیا کہ کیا کبھی آپ نے حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کوئی کرامت دیکھی ہے؟ عرض کیا کہ ایک جمعہ کو میں نے دیکھا کہ لوگوں کا ایک اژدہام ہے جو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی قدم بوسی کے لئے جمع ہوا تھا۔ اُس وقت میرے دل میں یہ خیال ہوا کہ میں تو دارالسلطنت کا کوتوال ہوں اس کے باوجود کوئی بھی میری طرف انسیت نہیں رکھتا۔ لہٰذا ضرور حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس کوئی عمل تسخیر ہوگا کہ میری مولویت اور کوتوالی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے بے اثر ہیں۔ میں اُس رات ارادہ کر کے سو گیا کہ کل صبح حاضر ہو کر مسئلہ استنشاق کے متعلق سوال کروں گا۔ خواب میں دیکھا کہ حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے اور مجھے حلوا کھلایا جس کی شیرینی صبح تک میری زبان میں رہی۔ میں نے سوچا کہ ہوسکتا ہے کہ یہ شیطان ہو جو حضرت شیخ کی شکل میں آگیا ہو۔ صبح جب میں حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُنہوں نے دیکھتے ہی فرمایا! میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا کہ آؤ تو ایک مسئلہ بتاؤں۔ پھر فرمایا!

Marfat.com

"مولانا! جنابت دو قسم کی ہوتی ہے۔ جنابت بدن اور جنابت دل۔ جنابت بدن تو قربِ زن سے پیدا ہوتی ہے اور جنابت دل بُرے خیالات اور بدکار افراد کی صحبت سے پیدا ہوتی ہے۔ اب جس طرح بدن پانی سے پاک ہو جاتا ہے اس طرح دل اولیاء اللہ کی زیارت سے پاک ہوتا ہے۔"

اس کے بعد فرمایا!

"کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہے۔ اس سے حدث اعضاء دور ہوتی ہے اور جس طرح شیطان حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شکل اختیار کرنے سے قاصر ہے اسی طرح اُس کی مجال نہیں کہ وہ دوستانِ خدا کے روپ میں کسی کے سامنے پہنچ سکے۔"

مولانا ظہیر الدین کوتوال کہتے ہیں کہ میں نے اپنے سوال کا جواب بلا کہے پالیا اور اُسی وقت حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مرید ہو گیا۔

بچپن میں حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دادا شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔ ایک مرتبہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مسجد کے باہر ہی تشریف فرما ہو گئے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نماز سے فارغ ہو کر تشریف لائے تو دیکھا کہ آپ جنتی اور دوزخی نمازیوں کے جوتے علیحدہ علیحدہ قطار میں لگا رہے تھے۔ عام لوگوں نے تو اسے بچے کا کھیل سمجھا لیکن جو صاحب نظر تھے وہ یہ منظر دیکھ کر رو پڑے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جلدی سے سارے جوتے غلط کر دیئے اور حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اٹھا کر سینے سے لگا لیا اور مسجد سے لے کر باہر نکل گئے اور پیار سے سمجھانا شروع کیا کہ بیٹا! اللہ کے راز فاش کرنا گناہ ہے۔

Marfat.com

شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ قصر غوثیہ میں غوثیت کا تاج پہنے بیٹھے تھے۔ قصر غوثیہ کے نزدیک ایک بڑی سرائے تھی جس میں ہر مہمان درویش کو علیحدہ علیحدہ حجرے میں ٹھہرایا جاتا تھا تاکہ وہ یکسوئی سے اپنی عبادت میں مصروف رہ سکیں۔ کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی کسی حجرے میں تشریف لے جاتے اور عبادت میں مصروف ہو جاتے۔ ایک مرتبہ گرمی کا موسم تھا اور شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ایک حجرے میں آرام فرما رہے تھے۔ علی کھوکھری نامی ایک درویش انہیں پنکھا جھل رہے تھے۔ پنکھا جھلتے ہوئے انہیں خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ نے مرشد کی خدمت کا موقع عطا کر کے مجھے ایک بڑے رتبے سے نوازا ہے۔ اس خیال کے تحت وہ شکرانے کے دو نفل پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے اور پنکھے کو اشارہ کر دیا کہ وہ بدستور چلتا رہے۔

حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیدار ہوئے تو پنکھا جھل رہا تھا اور علی کھوکھری نماز میں مصروف تھا۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان سے بے اختیار نکلا' یا غفور! یا غفور! یا غفور! ساتھ ہی آنکھوں سے جھڑی لگ گئی۔ علی کھوکھری مرشد کا عندیہ سمجھ گئے اور بے حد منت سماجت کی کہ وہ آئندہ احتیاط کریں گے لیکن حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک ہی نظر میں اُن کی تمام روحانی قوتیں سلب کر لیں اور فرمایا کہ اولیاء اللہ کے لئے کرامت کا چھپانا واجب ہے تو نے واجب کو ترک کیا اس لئے تیری اور ہماری دوستی نہیں نبھ سکتی۔

علی کھوکھری نے روتے روتے عرض کیا کہ میں اس در کی دربانی نہیں چھوڑوں گا۔ اچانک حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے چھت کی طرف دیکھا تو چہرہ اچانک متغیر ہو گیا اور فرمایا! علی' ہم نے لوح محفوظ کو دیکھا ہے اور اپنے دور کا ایک قطب اس وقت کرامت پر مچل گیا ہے اس لئے اُس کے طفیل ہم تمہیں معاف کرتے ہیں۔ علی کھوکھری کا سینہ روحانیت سے دوبارہ روشن ہو گیا۔

Marfat.com

ابھی حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور علی کھوکھری کے درمیان بات ہو رہی تھی کہ ایک ضعیفہ حجرے میں داخل ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ میرا بیٹا مر رہا ہے اس کے لئے دعا کیجئے۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بچے کی طرف ایک نظر ڈالی اور کہا کہ مردوں کے لئے صرف دعائے خیر ہی کی جا سکتی ہے تیرا لڑکا اللہ کے پاس جا چکا ہے۔

وہ ضعیفہ یہ بات سن کر نڈھال ہو گئی اور لڑکے کی لاش کو بمشکل اٹھا کر حجرے سے روتی ہوئی باہر نکل گئی۔ خانقاہ کے صحن میں حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جن کی عمر اُس وقت بمشکل چار سال تھی کھیل رہے تھے۔ اس ضعیفہ کو روتے دیکھ کر کھیل چھوڑ دیا اور اُس ضعیفہ سے دریافت کیا کہ وہ کیوں رو رہی ہے؟ ضعیفہ نے کہا کہ بیٹا! میں تیرے دادا کے پاس گئی تھی اور میں نے سنا ہے کہ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے در سے کوئی سوالی خالی نہیں جاتا۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا تم نے سچ سنا ہے اُن کے در سے کوئی سوالی خالی نہیں جاتا اور تم ابھی واپس کہاں گئی ہو تم اپنا سوال مجھے بتاؤ۔ ضعیفہ نے غیر ارادی طور پر لڑکے کی لاش آگے کر دی اور کہا کہ جب میں تمہارے دادا کے پاس پہنچی اُس وقت یہ زندہ تھا۔ حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ یہ تو اب بھی زندہ ہے۔

اُس ضعیفہ نے حضرت کی بات سنتے ہی جب اپنے لڑکے کی طرف نظر کی تو وہ آنکھیں کھولے مسکرا رہا تھا۔ وہ ضعیفہ دوبارہ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور سارا معاملہ گوش گزار کیا۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے علی کھوکھری سے فرمایا کہ تم نے دیکھا اپنے دور کا ایک قطب کرامت پر مچل گیا ہے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین

Marfat.com

اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد دس برس تک زندہ رہے اور 16 رجب 735ھ میں بعد از نماز عصر اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے جنازہ میں لاکھوں افراد نے شرکت کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور اپنے والد بزرگوار حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ دفن کیا گیا۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار تاریخی اور تعمیری اعتبار سے ملتان کی قدیم عظمت کا نشان ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار کا گنبد محیط کے اعتبار سے براعظم ایشیا کا دوسرا بڑا گنبد ہے اور اپنی خوبصورتی کے باعث زائرین کی نگاہیں خیرہ کر دیتا ہے۔ حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ مبارک سلطان غیاث الدین تغلق نے تعمیر کروایا۔

حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے یوں تو ایک عالم کو سیراب کیا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدین ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مشہور خلفاء میں مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حاجی صدر الدین چراغ ہند رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' سلطان التارکین حمید الدین حاکم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' شیخ وجیہہ الدین سیاح سنامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت شاہ کرک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' مولانا ظہیر الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' مولانا علی بن احمد غوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور شیخ عمر غوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شامل ہیں۔

Marfat.com

حضرت جمال الدین ابوالحسن

سیّد موسیٰ پاک شہید ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت باسعادت 952ھ میں شہر معرفت اوچ شریف میں ہوئی۔ حضرت موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مورثِ اعلیٰ حضرت محمد غوث گیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں جو کہ حضرت شیخ عبدالقادر گیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولادِ پاک میں سے تھے۔

حضرت سیّد موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو قدرت نے بہت ہی اعلیٰ جبلی صفات سے سرفراز فرمایا تھا۔ اسی وجہ سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تمام علومِ ظاہری اور قرآن وحدیث کا علم بچپن ہی سے نہایت قلیل عرصہ میں حاصل کرلیا۔ علومِ ظاہری سے فارغ ہونے کے بعد علومِ باطنی کی طرف متوجہ ہوئے اور اس میں بھی کمال حاصل کیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ابوالفضل، سلطان المحققین، قطب العالم، جمال الاسلام کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کنیت ''ابوالحسن'' تھی۔

حضرت سیّد موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والد کے دست حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور انہی کی سرپرستی میں سلوک کی منازل طے کیں۔ والد ماجد کے وصال کے بعد مسند نشین ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ رات بھر عبادت میں مصروف رہتے اور زہد وریاضت کے اس قدر پابند تھے کہ اگر کبھی نیند کا غلبہ ہوتا تو اس خیال سے کے عبادت میں خلل پڑے گا آنکھوں میں نمک ڈال لیا کرتے تھے۔

Marfat.com

حضرت سیّد موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

''مجھے اپنے والد گرامی سے پہلے اپنے جد امجد سے فیض حاصل ہوا۔ اس کے بعد میں اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہوا اور مجھے بچپن ہی سے اس بات کا شوق تھا کہ جتنا ہو سکے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے۔''

میرے اس شوق کو دیکھ کر میرے والد صاحب نے ایک مرتبہ فرمایا کہ

''ابھی بچے ہو لیکن شوق دوستانِ حق کے ہیں۔''

حضرت سیّد موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

''تلاوتِ کلام پاک و ذکر طیبہ شوق سے کرتا' ذکر کی یہ حالت تھی کہ کھانا کھانے میں سستی دکھاتا تھا۔ میری والدہ اکثر میرے والد صاحب سے شکایت کرتیں کہ ذکرِ خدا میں کھانے کی پرواہ نہیں کرتا اور کھانا خراب ہو جاتا ہے۔ والد صاحب مجھے فرماتے کہ بابا! نفس کے آرام کے لئے بھی کچھ ہونا چاہئے۔ ریاضت کے لئے ابھی بہت وقت پڑا ہے۔ صبح کی نماز کے بعد والد ماجد مجھے اپنے سامنے بٹھا کر وظائف پڑھواتے اور ذکر جہر بطورِ قاعدہ قادری ہی کراتے۔ میں ابھی 9 برس کا ہی تھا کہ مجھے بعض اسماء الٰہی اور مسنون دعائیں تلقین کی تھیں اور مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں نے کبھی یہ وظیفہ ترک کیا ہو۔''

حضرت سیّد موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کے والد صاحب نے ایک مرتبہ مجھے تلقین کی اور فرمایا!

''بابا! یہ فیض مجھے دست بدست حضرت جد امجد اعلیٰ غوث صمدانی قدس سرہ سے پہنچا ہے۔ ہاتھ دراز کر۔''

میں نے نہایت سرشاری سے اپنا ہاتھ اُن کے دست تصرف میں دے دیا اور

Marfat.com

بمرتبہ اللہ نوق اید یہم کے شاہراہ کا معائنہ ہوا۔ بوقت دستگیری مجھ سے فرمایا!

"جو کچھ بھی کرو گے وہ نقد بہ نقد حاصل ہوگا۔ شریعت کو ملحوظ رکھ کر حقیقت کے درجہ پر پہنچنا۔"

اس کے بعد مجھے خاص خرقہ مبارک اور سجادگی عطا فرمائی۔ ایک تسبیح اور ایک انگوٹھی بھی عنایت فرمائی جو اُس وقت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پہنے ہوئے تھے بھی عنایت فرمائی۔

اس بات سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت سیّد موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کس قدر کمالات علیہ واستعدادات کے مالک تھے اور کس انداز پر قابلیت واستحقاق آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے جوہر نفیسہ میں مندرج تھے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ

"حضرت سلطان المشائخ قطب الدین سیّد موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خَلق وخُلق دونوں میں وارث محبوبِ خدا سرورِ عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء تھے۔"

علماء نے لکھا کہ ہر محدث وفقیہ پر جو ہندوستان میں ہوئے اس بزرگ کا احسان ہے جس کا شکر لازمی ہے۔ اس وجہ سے کہ پہلے پہل علم وحدیث شریف اس دیار میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی وجہ سے مشہور ہوا۔

مصنف خزینۃ الاصفیاء کے مطابق!

"حضرت سیّد موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مقامِ ہادی خاص و عام ہدایت وارشاد کی صفات سے موصوف اور زہد وریاضت میں مصروف تھے۔ اپنے وقت میں لاثانی تھے۔ مملکت ہند میں اُن کا کوئی مثل نہ تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نسبت اولادی کے ماسوا حضرت غوثِ صمدانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے روحانی نسبت بھی تھی جو

Marfat.com

اہل خصوص کو حاصل ہے۔"

حضرت سیّد موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا دور بڑا پُرفتن تھا۔ ہر طرف بے چینی پھیلی ہوئی تھی۔ ملک قزاقوں، راہزنوں کی وجہ سے تباہی پھیلی ہوئی تھی۔ قزاقوں کے ایک گروہ نے حضرت کے ارادت مندوں کی ایک بستی پر حملہ کر دیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو خبر ہوئی تو ان قزاقوں کی طرف ہاتھی پر سوار ہو کر روانہ ہوئے۔ قزاق آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھتے ہی فرار ہو گئے لیکن ایک بد بخت نے چھپ کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر ایک تیر چھوڑا جو حضور کے پہلو میں لگا اور جاں ستاں ثابت ہوا۔

چنانچہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ 58 سال کی عمر میں 23 شعبان 1001ھ میں شہید ہوئے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بمقام اوچ شریف اپنے والد ماجد کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

بعد از وصال آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد نے کسی صالح شخص کو خواب میں آ کر فرمایا!

"فرزند! قطب زماں ہے اسے ہمارے پایاں سے نکال کر دوسری جگہ رکھنا بہتر ہے۔"

اُن دنوں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے حضرت شیخ حامد گنج بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان میں رہائش پذیر تھے۔ بعد از وصال 15 سال بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے جسدِ خاکی کو ملتان لایا گیا۔ باوجود اتنا عرصہ گزرنے کے بھی جسم مبارک بالکل متغیر نہ ہوا تھا۔ سارا عالم حیران تھا۔ پھر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بقعہ شریف، ملتان شریف کے درمیان جنوب کی سمت اندرون پاک گیٹ میں دفن کیا گیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار آج بھی مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

حضرت سیّد موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چار صاحبزادگان تھے۔ شیخ حامد گنج بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت سیّد جان محمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت سیّد عیسیٰ رحمتہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت سیّد یحییٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ۔ حضرت سیّد موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چاروں صاحبزادگان کے مزارات بھی ملتان شریف میں اندرونِ حرم گیٹ میں واقع ہیں۔

حضرت سیّد موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا عرس مبارک 22 شعبان کو نہایت عقیدت واحترام سے منایا جاتا ہے۔ جس میں زائرین کثرت سے شریک ہوتے ہیں۔

حضرت سیّد موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں ایک غلط قسم کی روایت یہ بھی مشہور کر دی گئی ہے کہ والد صاحب کی سجادگی کے مسئلے پر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا اپنے بڑے بھائی سے اختلاف ہو گیا تھا اور جب خلافت کا مسئلہ زیادہ سنگین ہوا تو یہ مقدمہ اُس وقت کے بادشاہ اکبر کے سامنے پیش ہوا۔ اس کے بعد پھر کوئی اختلاف ہوا تو بڑے بھائی ترکِ خلافت کر کے اوچ شریف واپس آ گئے اور متوکلانہ زندگی بسر کی۔ حالانکہ حضرت سیّد موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اُن کے والد محترم نے اپنی زندگی میں ہی اپنا خلیفہ نامزد کر دیا تھا اور تمام تبرکات عنایت فرما دیئے تھے۔ اگر بھائی کو کسی بھی قسم کا کوئی اختلاف ہوتا تو وہ اُس وقت ہونا چاہئے تھا۔ لہٰذا اس روایت میں کسی بھی قسم کی کوئی صداقت نظر نہیں آتی۔

حضرت سیّد موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دور کے نامور عالم اور جلیل القدر بزرگ تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدین وخلفاء کی ایک کثیر تعداد تھی لیکن بدقسمتی سے کتب سیر میں صرف حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام ہی ملتا ہے جو کہ اپنے دور کے نامور محدث اور شارح ہیں۔

Marfat.com

حضرت شمس الدین سبزواری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

شمس الفقراء حضرت شمس الدین سبزواری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے وقت کے کاملین اور نابغہ روزگار اولیاء میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت شمس الدین سبزواری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد کا نام سیّد صلاح الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ 560ھ میں غزنی کے ایک شہر سبزوار میں پیدا ہوئے جس کی نسبت سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سبزواری مشہور ہوئے۔

حضرت شمس الدین سبزواری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شجرہ نسب حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شجرہ نسب ذیل میں بیان کیا جا رہا ہے۔

حضرت شمس الدین سبزواری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن حضرت سیّد صلاح الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن حضرت سیّد علی ملقب اسلام الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن حضرت سیّد عبدالمومن رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بادشاہ افریقہ بن حضرت سیّد محمد بن ہاشم علی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن حضرت سیّد احمد ہادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن حضرت سیّد منتظر باللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن حضرت سیّد عبدالمجید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن حضرت سیّد غالب الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن حضرت سیّد محمد منصور رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن حضرت اسماعیل ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن حضرت سیّد محمد علقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن حضرت سیّد اسماعیل اعراج اکبرین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن حضرت امام جعفر صادق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

حضرت شمس الدین سبزواری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابتدائی تعلیم اپنے چچا

Marfat.com

حضرت عبدالہادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کی جو کہ اپنے دور کے جید علمائے کرام میں شمار ہوتے تھے۔ حضرت عبدالہادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو تمام ظاہری علوم، فقہ، تفسیر، حدیث اور حفظ قرآن سے آراستہ کیا۔

579ھ میں جب حضرت شمس الدین سبزواری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صرف 19 برس کے تھے کہ والد محترم سیّد صلاح الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تبلیغ کی غرض سے بدخشاں روانہ ہوئے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی ساتھ لے گئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والد محترم کے ساتھ تبلیغ دین کی غرض سے بدخشاں پھر اُس کے بعد تبت چلے گئے۔ وہاں سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کشمیر چلے گئے جہاں سورج پرست لوگ آباد تھے۔ باپ بیٹے کی کوششوں کی وجہ سے ہزاروں لوگ نے اُن کے عقائد کو قبول کیا۔

586ھ میں دونوں باپ بیٹے اپنے وطن واپس لوٹ آئے۔ حضرت شمس الدین سبزواری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی شادی کر دی گئی اور اُن کے ہاں دو فرزند تولد ہوئے جن کے نام سیّد نصیر الدین محمد اور سیّد علاؤ الدین احمد تھے۔ حضرت سیّد علاؤ الدین احمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ''زندہ پیر'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔

حضرت شمس الدین سبزواری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو تبریز بہت پسند تھا۔ چنانچہ والد صاحب سے اجازت لے کر تبریز تشریف لے گئے اور متعدد مقامات پر تبلیغ میں مصروف ہو گئے۔ اس عرصہ میں اسماعیلی مرکز الموت ختم کر دیا گیا اور خلافت عباسیہ تباہ ہو گئی۔ سیّد صلاح الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی اپنے عقائد کی پاداش میں قتل کر دیا گیا جس کے بعد حضرت شمس الدین سبزواری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے ہجرت کے سوا کوئی چارہ باقی نہ رہا۔

حضرت شمس الدین سبزواری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سبزوار سے بغداد تشریف لے گئے۔ ان دنوں وہاں پر احمد نکودر فرمانروا تھا۔ علمائے وقت کو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خیالات سے شدید اختلاف تھا اس لئے ان علماء نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر کفر کا فتویٰ لگا دیا اور اس کے بعد شاہی حکم سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ملک بدر کر دیا گیا۔ بغداد سے آپ

Marfat.com

رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کاظمین چلے گئے جہاں کچھ عرصہ قیام کے بعد ہندوستان کی سرحد میں قدم رکھا۔ ہندوستان میں تشریف لاتے ہی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان تشریف لے گئے۔

ملتان میں اسماعیلیوں کا اقتدار کئی سوسال تک رہا تھا۔ اگرچہ ان دنوں اسماعیلیوں کا دور ختم ہو چکا تھا مگر پھر بھی کچھ اعتقادی کشش اس میں باقی تھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مساعی کی وجہ سے کسی حد تک اسماعیلی رسوم اور ہندو عقائد میں ہم آہنگی کے باعث کئی ہندو گھرانے مسلمان ہوئے اور شمسی کہلائے۔ یہ لوگ بیسویں صدی کے آغاز تک ہندوانہ ناموں اور رسموں کے ساتھ شمسی مسلمان سمجھے جاتے تھے۔

حضرت شمس الدین سبزواری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق کئی روایات مشہور ہیں۔ بقول صاحب تذکرہ ملتان!

"حضرت شمس الدین سبزواری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صوفی بزرگ تھے۔"

اس نظریہ کی تائید میں مؤلف تاریخ ملتان نے حضرت شمس الدین سبزواری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار اور ملحقہ مسجد پر معروف شعر

چراغ و مسجد و محراب و منبر
ابوبکر و عمر عثمان و حیدر

کے ثبت ہونے کا حوالہ بھی دیا ہے۔ حضرت شمس الدین سبزواری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا موجودہ مزار اور مسجد 1194ھ میں تعمیر ہوئی۔ ان پر ایسے شعر کا لکھا جانا جو عام طور پر مساجد پر لکھا جاتا ہے صاحب مزار کے عقائد کا ثبوت نہیں ہو سکتا بلکہ بنانے والے کے خیالات کا ثبوت ہے۔

ایک اور روایت جو کہ مشہور ہے وہ یہ کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اسماعیلی قرامطی داعی تھے۔

یہ روایت قیاس آرائی پر مشتمل ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے سید نصیر الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار لاہور میں ہے اور سید نصیر الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

کی اولاد میں سے حسن کبیر الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی تبلیغ کا کام کیا تھا اور اُن کا مزار اوچ شریف ضلع بہاولپور میں ہے۔ اُن کے فرزند عالم شاہ المعروف جتو شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار حضرت شمس الدین سبزواری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار کی غربی سمت واقع ہے۔

حضرت شمس الدین سبزواری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دوسرے صاحبزادے سیّد علاؤ الدین احمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کوئی اولاد نہ تھی۔

کہا جاتا ہے کہ اسماعیلی اعتقاد کی وجہ سے حضرت شمس الدین سبزواری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار بھی مابہ نزاع رہا ہے۔ اسماعیلی فرقہ کے رہنما سلطان محمد شاہ آغا خاں سوم نے اوائل عہد انگریزی میں اس روضہ کے حصول کے متعلق دعویٰ بھی کیا تھا مگر اُنہیں کامیابی حاصل نہ ہوسکی۔

اسی طرح اس واقعہ کے تقریباً 100 سال بعد موجودہ آغا خاں پرنس کریم جب ملتان آئے تو اُنہوں نے مزار پر زیارت کا ارادہ کیا تو حالات کی وجہ سے متولیوں نے اُنہیں اجازت نہ دی۔

حضرت شمس الدین سبزواری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بغداد کے بادشاہ کے بیٹے احمد نکودار کو زندہ کر دیا تھا اور ملتان آتے وقت اُسے اپنے ساتھ بھی لائے تھے۔ اس روایت کے ثبوت میں ضلع جھنگ میں واقع نکودر ریلوے اسٹیشن کا نام بھی لیا جاتا ہے۔ لیکن یہ کوئی مستند روایت نہیں ہے کیونکہ مشرقی پنجاب (انڈیا) میں ضلع جالندھر میں بھی نکودر نام کی ایک تحصیل واقع ہے۔

روایات میں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت شمس الدین سبزواری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی آمد شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ناگوار گزری اور اُنہوں نے ایک دودھ کا پیالہ بھیجا تاکہ واضح ہو کہ ملتان پہلے ہی اولیاء سے پُر ہے مگر حضرت شمس الدین سبزواری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس پر گلاب کا پھول رکھ دیا جس سے یہ جتانے کی کوشش کی کہ وہ ان سب میں پھول کی مانند ہیں۔

Marfat.com

یہ جواب حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ناگوار لگا اور اُنہوں نے لوگوں سے ان کی پذیرائی کی ممانعت کر دی۔ جس پر حضرت شمس الدین سبزواری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ہمراہی کی بھوک رفع کرنے کے لئے ایک ہرنی یا فاختہ جنگل سے بلائی اور اُس کی ایک بوٹی کاٹ کر آفتاب کو سوا نیزے کے برابر منگوایا تاکہ بوٹی بھون لیں اور پھر آفتاب کو واپس کر دیا۔

اس قسم کی تمام تر روایات بوگس اور غلط ہیں اور اس قسم کی روایات کی کسی بھی مستند ذرائع سے تصدیق نہیں ہوتی۔

اسی طرح مردہ کو زندہ کرنے کی کرامت ہے جو کہ ملتان کے دو اولیاء سے بھی منسوب ہے اور فقط اعتقاد کی خاطر درست سمجھی جاتی ہے۔ اسی طرح آفتاب کا سوا نیزے پر آنا۔ اگر آفتاب سوا نیزے پر آتا تو سارا خطہ ملتان جل کر راکھ ہو جاتا۔ لہٰذا یہ تمام روایات محض افسانہ نگاروں کی بنائی ہوئی ہیں۔

Marfat.com

حضرت شاہ یوسف گردیز ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام شاہ یوسف گردیز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہے اور لقب جمال الدین ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کنیت ابوالفضل تھی۔ عموماً لوگوں میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شاہ گردیز کے نام سے مشہور ہیں۔ گردیز کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ قصبہ گردیز میں پیدا ہوئے۔ گردیز افغانستان کے صوبہ غزنی کا ایک علاقہ ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تاریخ ولادت پر مورخین کا اختلاف ہے۔ تذکرہ نویسوں نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا سن ولادت 450ھ بتایا ہے۔

حضرت شاہ یوسف گردیز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے جدامجد شاہ قسور گردیزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار مبارک آج بھی گردیز میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔ حضرت شاہ یوسف گردیز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ ذیل میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شجرہ نسب بیان کیا جارہا ہے۔

حضرت شاہ یوسف گردیز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن سیّد حضرت ابوبکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن حضرت شاہ قسور گردیزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن شیخ ابی عبداللہ محمد غزنوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن شیخ حسین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن امام محمد مشکان بغدادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن امام علی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن سیّد حسین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن علی الخارصی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن امام محمد دیباج رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن امام جعفر صادق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن امام محمد باقر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

Marfat.com

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا لقب والدہ کی طرف سے سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچتا ہے۔

حضرت شاہ یوسف گردیز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے جد امجد مخدوم سید علی قسور رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کشف وکرامت ولی تھے۔ حضرت مخدوم سیدؒ علی قسور رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہی حضرت شاہ یوسف گردیز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو تمام مدارج روحانی طے کروائے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ بھی صاحب کشف وکرامت والی اللہ تھیں۔ اُنہوں نے بھی اپنے فیضانِ نظر سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو نوازا۔ ان بزرگوں سے روحانی فیض حاصل کرنے کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سیر وسیاحت کے لئے تشریف لے گئے اور ایران، توران، روم اور شام کا سفر کیا۔ دورانِ سفر مختلف اولیائے کرام سے فیض حاصل کیا اور اُن سے فیوض و برکات کے موتی اکٹھے کئے۔ اس طرح آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب تصرفاتِ ظاہری و باطنی کے حامل اور نابغہ روزگار ہو گئے۔

دورانِ سیاحت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے والد محترم کے وصال کی خبر ملی تو گردیز واپس تشریف لے گئے۔ گردیز آنے کے بعد زیادہ وقت اپنے دادا حضرت مخدوم سیدؒ قسور رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں گزارنے لگے۔ اکثر اوقات گوشہ نشین رہتے اور خلوت میں عبادت سے لطف اندوز ہوتے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خلوت میں اطاعت الٰہی سے ایک گونہ گو مسرت وراحت محسوس کرتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب خلوت سے جلوت میں آئے تو کئی کرامات کا ظہور ہوا۔ ان کرامات کو دیکھ کر دادا نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو کرامات کے اظہار سے منع فرمایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ چونکہ کم سنی میں ہی ریاضتیں اور مجاہدات کرتے رہے تھے اس لئے کرامات کا ظہور غیر ارادی طور پر ہو جاتا تھا۔

کتب سیر میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ کی کرامات کے سلسلے میں مذکور ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دادا حضرت مخدوم سید قسور رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارادت مندوں میں سے ایک کا بچہ بیمار ہو گیا۔ وہ بچہ کی صحت یابی کے لئے دعا کرانے کی غرض سے حاضر ہوئے

Marfat.com

تو مخدوم سیّد قسور رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دعا کرنے سے گریز کیا اور اُس کو مشیت ایزدی پر صبر کرنے کی نصیحت کی۔ چنانچہ وہ بچہ قضائے الٰہی سے وصال فرما گیا۔ اُس مرید نے رونا شروع کر دیا اور حضرت شاہ یوسف گردیز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اُس کی گریہ زاری پر ترس آ گیا اور اُنہوں نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ حضرت شاہ یوسف گردیز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعا ختم ہوئی تو مشیت الٰہی سے وہ بچہ زندہ ہو گیا۔ اس واقعہ کو سن کر حضرت مخدوم سیّد قسور رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور حضرت شاہ یوسف گردیز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو رخصت کرتے ہوئے کرامات کے اظہار سے ایک مرتبہ پھر رکنے کا حکم فرمایا۔

حضرت شاہ یوسف گردیز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دادا سے رخصت لے کر سیر و سیاحت کرتے ہوئے ملتان تشریف لے گئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ملتان میں سکونت اختیار کرنے کا ارادہ کیا اور مستقل طور پر رہائش اختیار کر لی۔ اس دوران آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شیر پر سواری کرتے تھے اور سانپ کا کوڑا استعمال فرماتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس کرامت کا اظہار ذیل کے شعر سے ہوتا ہے!

ذاتی سوار شیر کہ در دست مار کرد
مخدوم شاہ یوسف ایں جا قرار کرد

حضرت شاہ یوسف گردیز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب ملتان تشریف لائے تو اُس وقت ملتان اندرونی و بیرونی آفات کا مرکز بنا ہوا تھا۔ دریائے راوی اس وقت جہاں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ مبارک ہے کی طرف بہتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعا کی بدولت دریا نے اپنا رُخ بدل لیا۔ اس طرح ملتان شہر تیسری مرتبہ آباد ہوا۔ موجودہ ملتان شہر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حجرہ کے گرد آباد ہوا ہے۔

ایک مرتبہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے احباب کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے پوچھا کہ دنیا ظالموں اور فاسقوں کے ہاتھ میں ہے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس نہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

Marfat.com

''یہ تم سمجھتے ہو کہ ہم مانگتے ہیں اور ہم کو ملتی نہیں۔''

اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے زمین سے کچھ پتھر اٹھائے اور واپس زمین پر گرا دیئے۔ پتھر زمین پر گرتے ہی سونا بن گئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''اگر میں چاہوں تو تمام جہان کے پہاڑوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے خالص سونے کا بنا دوں لیکن میری ایسی کوئی خواہش نہیں ہے۔''

حضرت شاہ یوسف گردیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید شیخ عبدالصمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ خاص مریدوں میں سے تھے فرماتے ہیں کہ ایک دن میں بغرضِ زیارت حضرت شاہ یوسف گردیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حجرہ اقدس گیا تو دروازہ اندر سے بند تھا۔ میں کچھ دیر تک کھڑا رہا کہ دروازہ کھلے تو اندر جاؤں۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ ایک جماعت حجرہ میں سے نکلی جو تمام کی تمام سفید لباس میں ملبوس تھی۔ حجرہ سے نکلتے ہی وہ زمین میں اتر گئے۔ یہ واقعہ دیکھ کر میں گھبرا گیا اور میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ دروازہ کھلا اور دیگر زائرین و مریدین حجرہ مبارک میں داخل ہو گئے۔ میں بھی حیران و پریشان حجرے میں داخل ہو گیا۔ حجرے میں داخل ہو کر میں نے سلام پیش کیا اور ایک کونے میں بیٹھ گیا۔ کچھ دیر کے بعد جب میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے یہ سارا ماجرا ذکر کیا اور دریافت کیا کہ وہ حضرات کون تھے؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا!

''یہ تمہارے پیر بھائی تھے اور قومِ جنات سے ان کا تعلق تھا۔''

میں نے دریافت کیا کہ کیا جن بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں؟ تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''ہاں! جن بھی آتے ہیں اور تمہاری طرح علوم دینیہ و معارف مجھ سے سیکھتے ہیں۔''

حضرت شاہ یوسف گردیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حجرہ مبارک کے باہر ایک کنواں تھا۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس کنویں پر پہنچے تو دیکھا کہ کنویں کے بیل مر گئے

Marfat.com

تھے اور کنواں بند پڑا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ منظر دیکھ کر فرمایا!

جو خدا بیلوں سے کنویں کو جاری کرتا ہے وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ بغیر بیل کے بھی کنویں کو جاری کر دے۔"

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ فرمانا تھا کہ کنواں خود بخود جاری ہو گیا اور عرصہ دراز تک وہ کنواں بیلوں کے بغیر جاری رہا۔

حضرت شاہ یوسف گردیز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مدت تک اہل ملتان اور دیگر خطوں کے لوگوں کو اپنی روحانی فیوض و برکات سے نوازتے رہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے 81 برس کی عمر میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ مبارک بوہڑ گیٹ' محلہ شاہ گردیز ملتان میں آج بھی مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ مبارک پر ایک چبوترہ ہے جس پر ایک پاؤں کا نشان ہے۔ مشہور ہے کہ یہ قدم مبارک حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

بعد از وصال آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک کرامت یہ بھی مشہور ہے کہ ایک درویش عشق و محبت میں سرشار ہو کر بیعت کی غرض سے سفر کرتے ہوئے ملتان آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب وہ شخص ملتان پہنچا تو اُس کو پتہ لگا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ وصال فرما گئے ہیں۔ وہ مزارِ مبارک پر پہنچا اور رونے لگا کہ میں تو اتنی دور سے سفر کرتا ہوا صرف بیعت کے لئے حاضر ہوا تھا لیکن مجھے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت بھی نصیب نہیں ہوئی۔

اس دوران قبر مبارک سے آواز آئی!

"مایوس نہ ہو آؤ میں تمہیں بیعت کراتا ہوں۔"

اس کے بعد قبر مبارک سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہاتھ نکلا اور اُس درویش سے مصافحہ کرنے کے بعد اُس کو اپنے حلقہ ارادت میں شامل کر لیا۔

حضرت شاہ یوسف گردیز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بعد از وصال اس کرامت کی دھوم

Marfat.com

ہر جگہ مچ گئی اور لوگ جوق در جوق دست بوسی کے لئے حاضر ہونے لگے۔ حضرت شاہ یوسف گردیز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر مبارک سے چالیس برس تک اس خرقِ عادت کا ظہور جاری رہا۔ اس عرصہ میں جو بھی شخص قبر مبارک پر حاضر ہوتا حضرت شاہ یوسف گردیز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہاتھ قبر مبارک سے باہر آجاتا اور اُس سے مصافحہ فرماتے۔

اس دوران حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ الاسلام حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مسند خلافت پر بیٹھے۔ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ چونکہ پابند احکامِ شرعیہ بھی تھے اس لئے وہ نہیں چاہتے تھے کہ عالم برزخ کے حالات لوگوں پر ظاہر ہوں۔ اس لئے اُنہوں نے حضرت شاہ یوسف گردیز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر حاضری دی اور درخواست کی کہ

> ''شاہ یوسف! شریعت حقہ کی خلاف ورزی نہ کریں اور اپنا ہاتھ قبر میں کرلیں کیونکہ یہ سراسر دست درازی ہے۔''

حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرمانے پر حضرت شاہ یوسف گردیز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایسا کرنا بند کردیا۔ وہ سوراخ جس سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہاتھ مبارک قبر سے باہر آتا تھا آج بھی ویسے ہی موجود ہے۔

Marfat.com

حضرت حافظ محمد جمال ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

سہروردیہ سلسلہ ملتان میں اسلامی ہند کی ابتداء سے ہی مرکز بنا رہا۔ برصغیر پاک و ہند میں سہروردیہ سلسلہ کے بانی شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق بھی ملتان سے تھا۔ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ملتان میں ایک عظیم الشان خانقاہ قائم کی تھی۔ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد بھی سلسلہ سہروردیہ کے علاوہ کسی دوسرے سلسلے کو ملتان میں اقتدار حاصل نہیں ہوا۔

اٹھارہوں صدی عیسوی میں ملتان میں حضرت نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک عظیم المرتبت خلیفہ حضرت حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ملتان میں چشتیہ سلسلے کی بنیاد رکھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ علم وعمل کی بے پناہ صلاحیتوں سے مالا مال تھے۔ روحانی اور علمی اعتبار سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا رتبہ بہت بلند تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شجاعت وسرفروشی میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ حضرت حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مرشد پاک حضرت نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حکم پر ملتان تشریف لائے۔ حضرت نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو حضرت شاہ فخر صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حکم دیا تھا کہ وہ ملتان میں چشتیہ سلسلہ کی ترویج کے لئے حضرت حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو روانہ کریں۔ کتب سیر میں یہ واقعہ اس طرح مذکور ہے!

ایک دن شاہ فخر صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں حضرت نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف فرما تھے اور حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی وہاں موجود تھے۔

Marfat.com

باتوں باتوں میں اس بات کا ذکر چھڑ گیا کہ ملتان میں شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عظمت کے سامنے کسی بھی ولی کا تصرف نہیں چلتا اور وہاں کسی اور سلسلے کا کوئی شیخ نہیں جاتا اور کسی کو بیعت نہیں کرتا۔ شاہ فخر صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

"میاں نور محمد! اب تک ملتان بہاؤ الحق کی ولایت تھی لہٰذا وہاں کسی دوسرے ولی کا تصرف کام نہیں کرتا تھا لیکن اب ملتان ہمارے حوالے کر دیا گیا ہے۔ اب یہ لازم ہے کہ تم وہاں اپنا کوئی مرید بھیجو اور کہو کہ خانقاہ شیخ بہاؤ الدین زکریا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ میں خلق کو اپنا مرید اور اپنا تصرف کرے۔"

حضرت شیخ نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دہلی واپس آ کر حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ملتان رخصت کیا۔ حضرت حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مولوی خدا بخش خیر پوری کو خانقاہ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ میں بیٹھ کر مرید کیا تھا۔

حضرت حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ 1160ھ میں ملتان میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد محترم اور دادا دونوں حافظ قرآن تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد کا نام حافظ محمد یوسف اور دادا کا نام حافظ عبد الرشید تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق اعوان قبیلے سے تھا۔ اعوان حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسل سے ہیں اس لئے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب بھی کئی واسطوں سے گزر کر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔ والد ماجد اور دادا کی طرح آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کم سنی میں ہی قرآن پاک حفظ کر لیا۔

حضرت حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بچپن ہی سے شوق تھا کہ وہ کسی مردِ مومن کے دست حق پر بیعت ہوں۔ اس مقصد کے لئے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ مبارک پر حاضر ہو جاتے اور عبادت و ریاضت

Marfat.com

میں مشغول ہو جاتے۔ ہر رات ایک کلام پاک ختم فرماتے اور پیر کامل کے لئے دعا مانگتے رہتے۔ ایک رات خواب میں اشارہ ملا کہ حضرت شیخ نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوں۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں اشارہ ملتے ہی رخت سفر باندھا اور مہار شریف کو روانہ ہو گئے۔ حضرت شیخ نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو بیعت کی درخواست کی۔

حضرت شیخ نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا کہ کچھ ظاہری علوم بھی حاصل کئے ہیں؟ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے نفی میں سر ہلا دیا اور عرض کی کہ قرآن پاک اور نماز روزہ سے متعلق کچھ مسائل پڑھے ہیں۔ حضرت شیخ نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا طریق کار یہ تھا کہ وہ علماء کو اپنے ساتھ کھانا کھلاتے تھے۔

کھانے کا وقت ہوا تو چند جید علمائے کرام حاضر خدمت ہوئے۔ ان علمائے کرام میں مولوی محمد حسین بھی تھے جو کہ حضرت شیخ نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید اور محرم راز تھے۔ اُنہوں نے جب حضرت حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا تو مصافحہ کیا اور حالات دریافت کئے۔ حضرت شیخ نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا کہ کیا تم ایک دوسرے کو جانتے ہو؟ مولوی محمد حسین نے عرض کیا کہ ہم دونوں ایک ہی استاد سے تعلیم یافتہ ہیں اور یہ بہت بڑے جید عالم دین ہیں۔ طالب علمی کے زمانے میں ان کو علامہ العصر کہا جاتا تھا۔

یہ سن کر حضرت شیخ نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا کہ اُنہوں نے اپنا علم کیوں چھپایا؟ تو حضرت حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جواباً عرض کی' حضور! میں نے سنا ہے کہ فقراء حضرات علماء سے نفرت کرتے ہیں لہٰذا میں نے اپنے علم کو پوشیدہ رکھا۔ حضرت شیخ نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا' حافظ صاحب! ہم تو علماء کو پسند کرتے ہیں۔

Marfat.com

اُسی دن کے بعد سے حضرت حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبت اختیار کرلی۔ مرشد سے تعلق اس قدر ہوگیا تھا کہ سفر و حضر میں بھی ساتھ ساتھ ہوتے تھے۔ عرصہ دراز تک وضو کرانے کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ خانقاہ کے لنگر کا انتظام بھی حضرت حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سپرد تھا۔

حضرت حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی علمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن پاک کی آیات و احادیث کی تلاوت کرتے اور مریدین سے معنی پوچھتے اور پھر ان معانی کے مطالب خود سمجھاتے۔ لوگ باریک اور مشکل ترین مسائل کے حل کے لئے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کے مسائل کو بخوبی قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان فرماتے۔

حضرت حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو مسئلہ وحدت الوجود سے قلبی لگاؤ تھا۔ امام اکبر اور مولانا جامی رحمہم اللہ کی تصانیف پر پورا عبور حاصل تھا۔ جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ لوگوں کو ان کتابوں کے اسرار و رموز سے آگاہ کرتے تو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ علم کا سمندر موجیں مار رہا ہے۔

حضرت حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ملتان میں ایک مدرسہ بھی قائم کیا۔ یہ مدرسہ علم و فضل کا ایک بہترین مرکز تھا۔ خواجہ گل محمد احمد پوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس مدرسہ میں تعلیم حاصل کی اور حضرت حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا تھا۔

حضرت حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت ہی ملنسار، بااخلاق اور صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔ غرباء اور مساکین کی دل جوئی کو اپنا فرض سمجھتے تھے۔ کھانے میں کبھی عیب نہ نکالتے تھے بلکہ اگر دسترخوان پر کوئی ایسی حرکت کرتا تو اُس کو منع فرماتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے پیر بھائیوں سے بھی بہت محبت تھی۔ ہر ایک کے دکھ درد میں شامل ہوتے تھے۔

Marfat.com

حضرت حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب ملتان میں جلوہ افروز ہوئے تھے تو اُس وقت پنجاب میں سکھوں کا تسلط تھا اور مسلمانوں مشکلات کا شکار تھے۔ حضرت حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ملتان میں قیام کے دوران سکھوں نے کئی بار ملتان پر حملہ کیا لیکن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی میں وہ ملتان پر قابض نہ ہو سکے۔

حضرت حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عبادت و ریاضت میں تو مشہور تھے ہی لیکن لوگوں نے اُن کی شجاعت اور ہمت واستقلال کو بھی سکھوں کے خلاف جہاد میں دیکھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہمت اور حوصلے کو دیکھ کر دیگر مسلمانوں کے حوصلے بھی بلند ہوئے اور اُنہوں نے بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ جہاد میں حصہ لیا۔

حضرت حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سکھوں کے بڑھتے ہوئے سیلاب کا مقابلہ انتہائی مردانگی اور عالی ہمت سے کیا۔ جب حالات زیادہ خراب ہوئے تو لوگوں نے گھبرا کر ہجرت کرنے کا ارادہ کیا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''آوازِ جنگ بکفار عام است واکنوں جنگ باایشاں فرض عین کرد پس الحال بیروں نمی ردیم کہ مارا دو درجہ است یکے درجہ غزا دوم درجہ شہادت۔''

اس کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خود سبقت فرماتے ہوئے میدانِ جنگ میں قدم رکھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اللہ عزوجل پر کامل یقین اور بھروسہ تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوصلے کو دیکھ کر دوسرے لوگوں کے بھی حوصلے بلند ہوئے اور سکھوں کو شکست ہوئی۔

حضرت حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تمام غیر شرعی رسوم کو سخت ناپسند فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے زاہد شاہ سے پوچھا کہ تم شادی کیوں نہیں کرتے؟ زاہد شاہ نے کہا کہ وہ تو شادی کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ لوگ سادات سے نہیں ہیں اور ہماری برادری کے لوگ کہتے ہیں شادی سادات میں کرنی چاہئے۔ حضرت حافظ محمد

Marfat.com

جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا! سادات کا نکاح غیر سادات سے شرح میں جائز ہے تم جاہلوں کے کہنے پر کیوں اعتبار کرتے ہو۔

حضرت حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شریعت کے بے حد پابند تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں!

''معرفت حق کا بہترین طریقہ وہ ہے جو مشائخ شریعت کا ہے اور جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے معتبر ذریعہ سے پہنچا ہے اور وہ ظاہر کو شریعت سے آراستہ رکھنے کا ہے اور اس پر قائم رہنے کا اور باطن کو خراب عادتوں سے صاف کرنے کا ہے۔''

حضرت حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیشہ اچھا لباس پہنتے تھے۔تہبند انتہائی کم استعمال کرتے تھے۔ اکثر پاجامہ پہنتے تھے اور قلاوہ قادری اوڑھتے تھے۔کرتے کا گریبان چاک رکھتے تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ایک انگوٹھی بھی تھی جس پر اللہ جمیلٌ یحب الجمال کندہ تھا۔اس انگوٹھی کو بطور مہر استعال کرتے تھے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فارسی، عربی اور سرائیکی زبان پر عبور رکھتے تھے اور ان زبانوں میں کئی اشعار بھی کہے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی سرائیکی زبان میں لکھی گئی ایک سی حرفی بھی بہت مشہور ہے جس کا نام ''چرخہ نامہ'' ہے۔

حضرت حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے کلام کا قلمی نسخہ حضرت علامہ طالوت مرحوم کے پاس محفوظ تھا مگر اُن کے وصال کے بعد وہ نسخہ کدھر گیا اس بارے میں کسی کو کچھ معلوم نہیں۔

حضرت حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال 5 جمادی الثانی 1226ھ کو تقریباً 66 برس کی عمر میں ہوا۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تاریخ وفات آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد اور مرید خاص منشی غلام حسن شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرآن مجید کے ان الفاظ سے نکالی ہے جو مزار مبارک پر درج ہے۔

Marfat.com

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ

1226ھ

فارسی میں تاریخ وصال اس مصرعے سے واضح ہوتی ہے!

خروزِ سال وصالش چو چست جوئے کرد

ندائے داد سروشم کہ یافت خوب وصال

1226ھ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا عرس مبارک 5 جمادی الثانی کو منایا جاتا ہے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار دولت گیٹ کے نزدیک محلہ حافظ جمال میں واقع ہے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ مبارک پر ہزاروں بندگانِ خدا حاضری دیتے ہیں اور فیوض و برکات سے مالا مال ہوتے ہیں۔

حضرت حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دو شادیاں کی تھیں لیکن کوئی اولاد نہیں ہوئی۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ چار سلسلوں میں مرید کرتے تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مریدوں کی ایک کثیر تعداد موجود تھی۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چند ایک مشہور خلفاء کے نام یہ ہیں۔

مولانا خدا بخش ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' زاہد ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' غلام حسن شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' قاضی عیسیٰ خانپوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' مولوی حامد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' صاحبزادہ غلام فرید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور مولوی عبید اللہ ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

Marfat.com

حضرت سخی شاہ حبیب اللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت سخی شاہ حبیب اللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شاہ جہان کے بیٹے تھے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ کا نام تاج بی بی تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصلی نام سلطان شجاع ہے مگر لوگوں میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سخی شاہ حبیب اللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا فیضانِ عام ہر وقت جاری رہتا تھا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ بیرون دولت گیٹ ملتان میں واقعہ ہے۔ مزار کی عمارت نہایت پختہ اور خوشنما ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدان میں شاہ چراغ پنڈی والے، شوق الٰہی والا بہاولپور اور فقیرانِ رسولی شاہی مشہور ہیں۔

❁❁❁

حضرت پیر جیون سلطان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت پیر جیون سلطان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق مہار قوم سے ہے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت پیر شیر شاہ مخدوم سید علی محمد صاحب شیر شاہی کے خلفاء میں سے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار پُر انور کہروڑ سے لودھراں کی جانب 6 میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا عرس مبارک ہر سال اپریل میں منایا جاتا ہے جس میں دور دور سے لوگ حاضر ہوتے ہیں۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا لقب سلطان تھا۔ شاہ جہاں بادشاہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے معتقدین میں سے تھا۔

❁❁❁

Marfat.com

حضرت سلطان ایوب قتال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت سلطان ایوب قتال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت مخدوم رشید حقانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پوتے تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دادا حضرت مخدوم رشید حقانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حکم سے دریا کے کنارے پر مویشی چرایا کرتے تھے۔

حضرت سلطان ایوب قتال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مرتبہ دریا کے کنارے پر مویشی چرا رہے تھے کہ حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔

کتب سیر میں بیان ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ منوری سے ملتان تشریف لائے تھے اور یہیں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال 766ھ میں ہوا تھا۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار مبارک دیناپور میں سرکاری جنگل کے نزدیک واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔شروع میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار کے نزدیک پانی کی کثرت تھی لیکن بعد میں نہر بننے کی وجہ سے پانی کی کثرت میں کمی آگئی۔

حضرت بابا ہرن شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت بابا ہرن شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بڑی عالی مرتبت شان کے بزرگ تھے اور ہمہ وقت عبادت وریاضت میں مصروف رہتے تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہمہ وقت جنگلوں اور ویرانوں میں پھرتے رہتے تھے اور کئی کئی دن فاقوں میں گزارتے تھے۔

ایک مرتبہ کچھ لوگ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی آزمائش کی غرض سے آئے۔اس سے بیشتر کے وہ لوگ کچھ کہتے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کی دلی کیفیت خود ہی بیان کر دی اور فرمایا!

Marfat.com

"اس گروہ کا حال مختلف ہے ان کی آزمائش کے لئے نہیں آنا چاہئے
تاکہ خیالات کی وجہ سے اُن کے فیوض و برکات سے محروم ہو جاؤ بلکہ
جب اُن کے پاس آؤ نیک نیتی سے آؤ تاکہ فیض حاصل کر سکو۔"

ایک مرتبہ بھوک اور پیاس سے نڈھال ہو گئے لیکن اس کیفیت میں بھی صبر واستقلال کا مظاہرہ کیا۔ چنانچہ انوارِ باطنی سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا دل روشن ہو گیا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے لیکن کرامت کے اظہار میں ہمیشہ تامل سے کام لیتے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہمہ وقت جذب واستغراق کی کیفیت میں مشغول رہتے جس کی وجہ سے نگاہوں میں تاثیر پیدا ہو گئی تھی اور جس بات کا زبان سے اظہار فرماتے وہ ظہور ہو جاتی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنا حال لوگوں سے ہمیشہ اوجھل رکھنے کی کوشش کرتے اور گمنامی کی زندگی پسند فرماتے تھے۔

حضرت بابا ہرن شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار مبارک جنرل ہسپتال ملتان چھاؤنی کے نزدیک واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

❁❁❁

حضرت پیر فتح شاہ قریشی ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت پیر فتح شاہ قریشی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شیریں بیاں عالم دین تھے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اخلاقِ حمیدہ کے مالک تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نمازِ اشراق پڑھ کر سو جاتے اور نمازِ عشاء سے فارغ ہو کر مراقبہ فرماتے۔ تمام رات جاگ کر گزارتے تھے۔ اللہ عزوجل نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو کمالاتِ صوری و معنوی سے نواز رکھا تھا۔

حضرت پیر فتح شاہ قریشی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال 25 محرم الحرام 1305ھ بمطابق 13 اکتوبر 1887ء کو ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار مبارک مسجد قریشیہ کوٹلہ

Marfat.com

تغلق خان کے چبوترے پر واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

حضرت محمد نظام بخش ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت محمد نظام بخش ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فقر و ولایت میں نابغہ روزگار شخصیت تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد حضرت خدا بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور جد امجد حضرت محمد موسیٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار بھی اپنے دور کے نامور اولیاء اللہ میں ہوتا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا زیادہ وقت عبادت و ریاضت میں گزرتا تھا۔ ہمہ وقت ذکر و فکر، مراقبہ و محاسبہ میں مشغول رہتے تھے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دنیاوی آلائشوں سے پاک تھے اور قرآن و سنت اور فقہ کا درس دینے میں مشہور تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات بابرکت سے ہزاروں لوگوں کے دل منور ہوئے۔

حضرت محمد نظام بخش ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے 8 ذی الحجہ 1326ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔

حضرت بابا بہرام شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت بابا بہرام شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دور کے صاحب کشف و کرامت ولی اللہ تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو سماع کا از حد شوق تھا۔ دورانِ سماع آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر اکثر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی تھی جس کے سبب رقص کرنے لگتے تھے۔

حضرت بابا بہرام شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

Marfat.com

وسلم کے پابند تھے۔ بے پناہ عبادت وریاضت کی وجہ سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے دور کے اولیاء اللہ میں نمایاں مقام حاصل تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کامل درویش اور بردبار انسان تھے۔ جو کچھ بھی خدمت میں پیش ہوتا راہِ خدا میں خرچ کر دیتے تھے۔

حضرت بابا بہرام شام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ مبارک ملتان چھاؤنی ریلوے اسٹیشن کے مقابل واقع ہے جہاں ہمہ وقت عقیدت مندوں کا ہجوم لگا رہتا ہے۔

حضرت بابا غلام شبیر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت بابا غلام شبیر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہمہ وقت استغراق کی کیفیت میں گم رہتے تھے۔ ریاضت' عبادت' فقر اور ترک وتجرید میں بے مثل تھے۔ شہرت کو ناپسند فرماتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تحمل' بردباری' قناعت' توکل الی اللہ' تقویٰ' عشق وذوق وشوق کا مجسمہ تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو سماع کا ازحد شوق تھا۔

حضرت بابا غلام شبیر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار ریلوے روڈ چوک سدو حسام ملتان شریف میں واقع ہے۔

حضرت عنایت اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت عنایت اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جامع علومِ ظاہری وباطنی سے آراستہ تھے۔ دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر کے عزلت کی زندگی گزارتے تھے۔ نعمت خداوندی ملنے پر شکر ادا کرتے اور تکلیف پہنچنے پر صبر واستقلال کا مظاہرہ کرتے تھے۔ ہمیشہ نصف شب سے بیدار ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو جاتے۔ ہمیشہ سادہ لباس زیب تن

Marfat.com

فرماتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کشف وکرامت بزرگ تھے۔ کرامت کے اظہار کو پسند نہیں فرماتے تھے۔

حضرت عنایت اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار سٹی اسٹیشن روڈ پر واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے۔

حضرت شوہ دا بلبل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصلی نام کتب سیر سے معلوم نہیں ہوتا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے لقب شوہ دا بلبل کے لقب سے مشہور تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی پرہیزگاری اور ریاضت مشہور تھی۔ عشق نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ہر وقت آنکھوں سے آنسو جاری رہتے تھے۔ زمانہ پرست لوگوں سے کنارہ کش رہتے تھے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ مبارک پر روزانہ حاضری دیتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ مبارک گلی جنڈی والی اندرون بوہڑ گیٹ واقع ہے۔

حضرت پیر مکی شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پیر مکی شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام سے مشہور تھے۔ اصل نام کتب سیر میں دستیاب نہیں ہے۔ کتب سیر میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تذکرہ صاحب کشف وکرامت ولی کی حیثیت سے ہوتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جذب وشوق میں بے مثال تھے۔ سماع کا بہت شوق تھا اور اکثر سماع کے دوران کیفیت وجد میں آجاتے۔

Marfat.com

اگر کوئی شخص آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے بیان کرتا کہ اُس نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت حاصل کی ہے تو اُس کے سامنے باادب ہو کر بیٹھ جاتے اور اُس کی آستین کو بار بار اپنی آنکھوں سے لگاتے۔

حضرت پیر مکی شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار سٹی روڈ ریلوے روڈ پر واقع ہے جہاں ہزاروں بندگانِ خدا حاضر ہو کر روحانی نعمتوں سے مالا مال ہوتے ہیں۔

مزارِ شہیداں

ملتان شریف میں سبزی منڈی موڑ کے نزدیک لکڑ منڈی چوک کے ایک کونے میں دو مزارات واقع ہیں۔ صاحب مزارات کے نام و حالات کے بارے میں کتب سیر یکسر خاموش ہیں۔ چند ایک روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں بھائی تھے اور صاحب کمال بزرگ تھے۔ جب محمد بن قاسم سندھ کو فتح کرنے کے بعد ملتان آیا تو اُس کے ہمراہ تشریف لائے۔ ان کے بارے میں مشہور ہے کہ یہ کفار سے جنگ کے دوران اس جگہ شہید ہوئے جہاں مزارِ مبارک واقع ہیں۔

حضرت دادن شاہ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت دادن شاہ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہمہ وقت عبادت و ریاضت میں مشغول رہتے تھے۔ تمام عمر تجرد میں بسر کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا زہد و تقویٰ بے مثال تھا۔ کبھی بھی لذیذ طعام یا میوہ جات تناول نہ فرماتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خوراک سوکھی روٹی تھی جسے پانی میں بھگو کر استعمال فرماتے تھے۔ مالِ دنیا سے شدید نفرت

Marfat.com

تھی۔ یادِ الٰہی میں اس قدر مشغول ہوتے تھے کہ اردگرد کی کچھ خبر نہ رہتی تھی۔

حضرت دادن شاہ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار چوک شہیداں محلہ بھیڑی پوترہ میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے۔

حضرت پیر بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت پیر بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب شریعت وطریقت ولی تھے۔ عبادت وریاضت میں مشغول رہتے تھے۔ استغراق اور بے خودی کی کیفیت ہمہ وقت طاری رہتی تھی۔ دن ہو یا رات عبادت وریاضت میں مصروف رہتے۔ بڑی تعداد میں لوگ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس بغرضِ حاجت روائی حاضر ہوتے تھے۔

حضرت پیر بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار جنڈیالہ فیکٹری کے نزدیک ایک گلی میں واقع ہے۔

حضرت محمد رضا شاہ گیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت مخدوم زادہ محمد رضا شاہ گیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق ملتان کے مشہور ومعروف گیلانی خاندان سے تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ چولے والے سائیں کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب علم وعمل، منبع شریعت وطریقت تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذاتِ بابرکات مظہر انور ربانی اور مطلع تجلیات اور کاشف رموزِ حقیقت تھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان سے جو بھی نکلتا وہ پورا ہو جاتا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامات بے اختیار تھیں۔

Marfat.com

• حضرت مخدوم زادہ محمد رضا شاہ گیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو حضور غوث اعظم محبوب سبحانی حضرت سیّد عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے نسبت خاص حاصل تھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں جو بھی سوالی آتا اُسے خالی ہاتھ نہ لوٹاتے تھے۔

حضرت مخدوم زادہ محمد رضا شاہ گیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار اندرون شہر پاک گیٹ اپنے جدامجد کے نزدیک واقع ہے۔

حضرت بَری شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت بَری شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کرامت وخوارق بزرگ بیان ہوئے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عشق الٰہی اور عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔ سماع کا ازحد شوق تھا اور دورانِ سماع وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ نماز اور روزہ کے سختی سے پابند تھے۔ تبلیغ دین کی خاطر کئی جگہوں پر پھرتے رہے۔

حضرت بَری شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار وڈا کھوہ نزد خونی برج میں واقع ہے۔

حضرت پیر اسحاق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت پیر اسحاق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ذکر کتب سیر میں صاحب کشف وکرامت بزرگ کی حیثیت سے ہوتا ہے۔ ہزاروں بندگانِ خدا نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے فیوضِ روحانی حاصل کیا۔ فقر و درویشی میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نمایاں مقام کے حامل تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی طبیعت میں انکساری اور عاجزی کا جزو نمایاں تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں جو کچھ بھی آتا اُسے فقراء اور مساکین میں تقسیم فرما دیتے۔

Marfat.com

حضرت پیر اسحاق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار ملتان چھاؤنی میں مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے۔

حضرت شاہ دانا شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت شاہ دانا شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کشف وکرامت بزرگ تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا باطن شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے رنگ میں رنگا ہوا تھا اور ظاہری طور پر حضرت شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے انوار سے روشن تھے۔

حضرت شاہ دانا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے جانثار غلاموں میں سے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں ایک روایت مشہور ہے کہ جب شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت سیّد جلال الدین سرخ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ملک یمن بغرض سیاحت گئے۔ خوراک کے لئے کام کا ذمہ ہر ایک صاحب کے ذمے لگا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آٹا پیسنا اپنے ذمہ لگایا اور ایک گھر سے چکی مانگ کر لے آئے۔ ابھی آٹا پیسنا شروع کیا تھا کہ اُس گھر کی مالکہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذاتِ مبارک پر بہتان لگایا جو کہ زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام پر لگایا تھا۔

چنانچہ یہ مقدمہ حاکم وقت کے دربار میں چلا گیا۔ حاکم وقت نے ثبوت مانگا تو اُس عورت نے جھوٹی قسم کھالی۔ تینوں یاروں نے چاہا کہ وہ اپنے یار کو اس مواخذہ سے نکالیں۔ حضرت سیّد جلال الدین سرخ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شیر کی صورت میں آئے۔

Marfat.com

حضرت لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ باز بن کر اُڑنے لگے۔ حضرت شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہرن کی صورت میں حاضر ہوئے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو سوار کر کے لے جائیں۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ معاملہ شرع کا ہے کسی طرح صفائی پیش ہونی چاہیے۔ حاکم نے جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے صفائی مانگی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ میرے پاس اور تو کچھ ثبوت نہیں لیکن پنگھوڑے میں ایک دس سال کا بچہ لیٹا ہوا تھا اُس سے پوچھا جائے وہ گواہی دے گا۔ بچے کو دربار میں لایا گیا۔ بچے کی عمر اُس وقت دس ماہ تھی۔ اُس بچے نے بقدرتِ خدا کہا کہ میری ماں جھوٹی ہے اور یہ درویش سچے ہیں۔ عورت نے غصے میں آ کر اپنے لڑکے کو زمین پر دے مارا جس سے وہ اُسی وقت مر گیا۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس لڑکے کو اٹھایا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ ہو جا اور وہ بچہ زندہ ہو گیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُس بچے کو اپنے ہمراہ واپس لے آئے۔ یہی بچہ بڑا ہو کر حضرت شاہ دانا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام سے مشہور ہوا۔

حضرت شاہ دانا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار اندرونِ دہلی گیٹ میں واقع ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں ایک مثل مشہور ہے۔

”اندر غوث بہاؤ الدین باہر قطب فرید جے توں بہت اوتاولی سنگ شاہد شہید۔“

حضرت مولانا وجیہہ الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت مولانا وجیہہ الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات ملا نادر ملتانی نے بیان فرمائے ہیں۔ ملا نادر ملتانی اپنی تصنیف ”تذکرۃ الانساب“ میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ذکر

Marfat.com

ان الفاظ کے ساتھ فرماتے ہیں کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصل وطن عراق تھا۔ جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان آئے تو یہاں قاضی قطب الدین کا درس مشہور تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہیں رہائش اختیار کر لی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نکاح خاندان قریش کی ایک باعفت اور نیک سیرت خاتون سے ہوا جن کے بطن سے دو صاحبزادے عبدالکریم اور عبدالرحیم تولد ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال 971ھ میں ہوا۔

حضرت مولانا وجیہہ الدین کا مزار قطب الدین کاشانی کے مزار کے نزدیک مشرقی پہلو میں واقع ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مولانا خواجہ محمد موسیٰ صدیقی کے اجداد میں سے ہیں۔

❁❁❁

حضرت محمد معصوم المعروف پیر کریٹار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب وجد و صاحب جلال بزرگ بیان ہوئے ہیں۔ شریعت و طریقت کی پابندی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شیوہ تھا۔ ریاضت و مجاہدہ میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بلند مقام رکھتے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بلند پایہ عالم باعمل اور حق گوئی و بے باکی میں اپنی مثال آپ تھے۔ تمام عمر ذوقِ الٰہی اور ہدایت خلق میں گزاری۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار نواں شہر سے پل موج دریا جاتے ہوئے جانب مغرب ایک گلی میں واقع ہے۔

❁❁❁

حضرت شاہ دین بیراگی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت شاہ دین بیراگی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے وقت کے زاہد و عابد مشہور ہیں۔

Marfat.com

تمام رات عبادت الٰہی میں بسر کرتے تھے۔ کھانا بہت کم کھاتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے کہ

''انسان فرشتہ ہے بھوک اور پیٹ کی آتش جب بڑھ جاتی ہے تو یہ شیطان بن جاتا ہے۔''

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سماع سے ہمیشہ پرہیز کرتے اور کبھی ایسی محفلوں میں تشریف نہ لے جاتے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں!

''احوال تابع شریعت ہیں نہ کہ شریعت تابع احوال۔''

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کشف و کرامت ولی ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار دولت گیٹ سے قلعہ کو جاتے ہوئے عملدار حسین کالج کے قریب واقع ہے۔

حضرت معصوم شاہ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت بلند پایہ اخلاق سے مزین تھے۔ توکل، تواضع اور انکساری آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نمایاں صفات میں سے تھیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سخاوت اور فیاضی کا چشمہ تھے۔ غرباء اور مساکین سے بے حد محبت فرماتے تھے۔ شریعت و طریقت کی پابندی کرتے اور ہمیشہ سادہ لباس زیب تن فرماتے تے۔

حضرت معصوم شاہ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے تمام اخلاق و عادات سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار بیرون دولت گیٹ سلور کے کارخانے کے نزدیک واقع ہے۔ سڑک کا نام آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام سے ''معصوم شاہ روڈ'' ہے۔

Marfat.com

حضرت بابا بَر نے والے رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصلی نام کتب سیر میں دستیاب نہیں۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بابا بَر نے والے کے لقب سے مشہور ہیں۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عبادت و ریاضت' زہد وتقویٰ کے قصے زبان زد وعام ہیں۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ظاہری و باطنی علوم سے آراستہ تھے۔دن رات عبادت میں مصروف رہتے تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے توکل کا یہ حال تھا کہ سوائے ایک بوری جو کہ زمین پر بچھا کر بیٹھے رہتے تھے کے علاوہ کچھ بھی پاس نہ تھا۔ایک ہی وضو سے کئی کئی ہفتے تک نماز ادا کرتے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فیض سے ہزاروں تشنگان نے اپنے دلوں کی پیاس بجھائی۔

حضرت بابا بر نے والے رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار تھانہ حرم گیٹ کے ساتھ گلی میں ایک چبوترے پر واقع ہے۔

حضرت سیّد حسین شاہ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت سیّد حسین شاہ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ علوم ظاہری و روحانی میں ایک کامل و اکمل شخصیت تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عبادت و ریاضت میں مصروف رہتے تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا زہد وتقویٰ مشہور تھا۔سکر و جذب کی کیفیت طاری رہتی ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی روحانی تصرف سے ہزاروں بندگانِ خدا کو راہِ حق سے آشنا کیا۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار آدے والے دنگل کے مقابل ایک مقبرہ میں واقع ہے۔

Marfat.com

حضرت شاہ رسال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت شاہ رسال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حال وقال اور شریعت وطریقت میں عمل پیرا تھے۔ مغرب سے لے کر فجر تک عبادت وریاضت میں مشغول رہتے تھے۔ عبادت کا حال یہ تھا کہ تمام رات کبھی سجود اور کبھی رکوع میں گزر جاتی تھی۔

حضرت شاہ رسال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سماع کا ذوق رکھتے تھے اور اکثر اوقات سماع کے دوران وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ سادہ لباس اور قلیل غذا استعمال کرتے تھے۔ حضرت شاہ رسال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار بیرون حرم گیٹ واقع ہے۔

حضرت سیّد حامد شاہ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت سیّد حامد شاہ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار اپنے دور کے صاحب فضل و کمال حضرات میں ہوتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ زہد وتقویٰ اور ریاضت وعبادت میں لاثانی اور قائم اللیل تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تمام عمر خلق خدا کی خدمت میں بسر کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی انہی اوصاف حمیدہ کی وجہ سے لوگ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس کسب فیض کے لئے حاضر ہوتے ہیں اور فیض یاب ہو کر جاتے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فیض سے ہزاروں لوگوں نے فیض حاصل کیا۔

حضرت سیّد حامد شاہ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار بھی آوے والے دنگل کے سامنے حضرت سیّد حسین شاہ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے غربی طرف واقع ہے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد حسین بخش چشتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت خواجہ محمد حسین بخش چشتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ 1299ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے علومِ ظاہری و باطنی کی تکمیل اپنے والد محترم حضرت خواجہ نظام بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کی جو کہ اپنے دور کے نابغہ روزگار شمار ہوتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سرزمین ملتان میں سب سے زیادہ عبادت گزار اور زہد و تقویٰ کے حامل بزرگوں میں شمار ہوتے ہیں۔

حضرت خواجہ محمد حسین بخش چشتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے زہد و تقویٰ کی وجہ سے اپنے دور کے تمام اولیاء میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دن کو روزہ رکھتے تھے اور ساری رات عبادت و ریاضت میں بسر کرتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہر تیسرے روز قرآن مجید کا ختم فرماتے تھے۔

حضرت خواجہ محمد حسین بخش چشتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید حافظ محمد دلدار بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

> ''آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ اکثر عشاء کے وضو سے ہی نمازِ فجر ادا فرماتے تھے۔''

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت ہی سادا غذا استعمال کرتے تھے۔ عمر کے آخری حصے میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی غذا صرف چند لقمے تھی۔

مؤذن جب اذان کی آواز بلند کرتا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآ[illegible] مبارک آتے ہی ادب سے کھڑے ہو جاتے تھے۔ ایک مرتبہ

Marfat.com

اوچ شریف میں عرس مبارک کے موقع پر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ اذان شروع ہوگئی اور جب مؤذن نے اذان دیتے ہوئے اشھدان محمد رسول اللہ کہا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حسب معمول کھڑے ہوگئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تقلید میں سارا مجمع کھڑا ہوگیا۔ حاضرین پر ایک وجدانی کیفیت طاری ہوگئی اور ہر طرف سے سبحان اللہ کی آوازیں بلند ہونا شروع ہوگئیں۔

حضرت خواجہ محمد حسین بخش چشتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دہلی میں حضرت خواجہ نظام الدین محبوبِ الٰہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دربار میں تشریف لے گئے تو حضرت خواجہ حسن نظامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے رسالہ میں دہلی میں فرشتوں کا نزول کے عنوان سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق مضمون تحریر فرمایا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دن رات نوافل میں مشغول رہتے تھے۔ عوام وخواص والہانہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کے لئے تشریف لاتے تھے۔ حاجت مندوں کی ہر ممکن مالی اور روحانی امداد فرماتے اور سائل کو کبھی انکار نہ فرماتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا چہرہ انتہائی نورانی تھا اور مزاج انکسارانہ اور سادہ تھا۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شرقپور شریف سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور دو راتیں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس قیام فرمایا۔

ایک مرتبہ چشتیاں شریف میں حضرت قبلہ نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس مبارک کے موقع پر دربار شریف کے سجادہ نشین کے ہاں ایک مجلس منعقد تھی۔ حضرت خواجہ محمد نظام الدین تونسوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی تشریف فرما تھے۔ دورانِ مجلس حضرت خواجہ محمد نظام الدین تونسوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ یوں تو عرس مبارک پر ہزاروں کی تعداد میں لوگ حاضر ہوتے ہیں لیکن صحیح معنوں میں حاضری صرف ایک دیتا ہے۔ اُن کا اشارہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات کی طرف تھا۔

Marfat.com

ایک مرتبہ ایک سفید ریش شخص آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے 60 سال ہو گئے وظائف پڑھتے ہوئے لیکن تا حال حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے محروم ہوں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کوئی وظیفہ بتائیں تاکہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکوں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس سے فرمایا کہ یہ کیوں نہیں کہتے کہ مجھے زیارت کرادیں۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کا سر اپنی بغل میں لے کر مراقبہ کیا اور وہ شخص زیارتِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشرف ہوا اور خوشی خوشی رخصت ہوا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے زندگی کے آخری ایام میں اپنے فرزند حضرت خواجہ حافظ محمد دلدار بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو مصلّے پر مامور کر دیا اور خود اُن کے پیچھے نماز ادا فرماتے۔ اس طرح آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے فرزند کو خاندانی روایات کے مطابق اپنا جانشین مقرر فرمادیا۔

حضرت خواجہ محمد حسین بخش چشتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال بروز ہفتہ 4 محرم الحرام 1379ھ بمطابق 11 جولائی 1959ء کو مسجد شریف کے اندر ہوا۔ بوقت وصال آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دو رکعت نمازِ نفل ادا کی اور سب کے لئے دعا فرمائی۔ اس کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار پاک اندرون حسین آگاہی محلہ کنگراں دربارِ عالیہ چشتیہ نظامیہ ملتان میں واقع ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا عرس مبارک 3، 4 محرم الحرام کو منعقد ہوتا ہے۔

Marfat.com

اوچ شریف میں عرس مبارک کے موقع پر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ اذان شروع ہوگئی اور جب مؤذن نے اذان دیتے ہوئے اشھد ان محمد رسول اللّٰہ کہا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حسب معمول کھڑے ہوگئے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تقلید میں سارا مجمع کھڑا ہوگیا۔حاضرین پر ایک وجدانی کیفیت طاری ہوگئی اور ہر طرف سے سبحان اللہ کی آوازیں بلند ہونا شروع ہوگئیں۔

حضرت خواجہ محمد حسین بخش چشتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دہلی میں حضرت خواجہ نظام الدین محبوبِ الٰہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دربار میں تشریف لے گئے تو حضرت خواجہ حسن نظامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے رسالہ میں دہلی میں فرشتوں کا نزول کے عنوان سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق مضمون تحریر فرمایا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دن رات نوافل میں مشغول رہتے تھے۔عوام وخواص والہانہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کے لئے تشریف لاتے تھے۔حاجت مندوں کی ہر ممکن مالی اور روحانی امداد فرماتے اور سائل کو کبھی انکار نہ فرماتے تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا چہرہ انتہائی نورانی تھا اور مزاج انکسارانہ اور سادہ تھا۔

حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شرقپور شریف سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے اور دوراتیں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس قیام فرمایا۔

ایک مرتبہ چشتیاں شریف میں حضرت قبلہ نور محمد مہاردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے عرس مبارک کے موقع پر دربار شریف کے سجادہ نشین کے ہاں ایک مجلس منعقد تھی۔حضرت خواجہ محمد نظام الدین تونسوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی تشریف فرما تھے۔دورانِ مجلس حضرت خواجہ محمد نظام الدین تونسوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ یوں تو عرس مبارک پر ہزاروں کی تعداد میں لوگ حاضر ہوتے ہیں لیکن صحیح معنوں میں حاضری صرف ایک دیتا ہے۔اُن کا اشارہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات کی طرف تھا۔

Marfat.com

ایک مرتبہ ایک سفید ریش شخص آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے 60 سال ہو گئے وظائف پڑھتے ہوئے لیکن تا حال حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے محروم ہوں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کوئی وظیفہ بتائیں تا کہ میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوسکوں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس سے فرمایا کہ یہ کیوں نہیں کہتے کہ مجھے زیارت کرادیں۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کا سر اپنی بغل میں لے کر مراقبہ کیا اور وہ شخص زیارتِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشرف ہوا اور خوشی خوشی رخصت ہوا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے زندگی کے آخری ایام میں اپنے فرزند حضرت خواجہ حافظ محمد دلدار بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو مصلےٰ پر مامور کر دیا اور خود اُن کے پیچھے نماز ادا فرماتے۔ اس طرح آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے فرزند کو خاندانی روایات کے مطابق اپنا جانشین مقرر فرمادیا۔

حضرت خواجہ محمد حسین بخش چشتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال بروز ہفتہ 4 محرم الحرام 1379ھ بمطابق 11 جولائی 1959ء کو مسجد شریف کے اندر ہوا۔ بوقت وصال آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دو رکعت نمازِ نفل ادا کی اور سب کے لئے دعا فرمائی۔ اس کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار پاک اندرون حسین آگاہی محلہ کنگراں دربارِ عالیہ چشتیہ نظامیہ ملتان میں واقع ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا عرس مبارک 3، 4 محرم الحرام کو منعقد ہوتا ہے۔

Marfat.com

حضرت سیّد حامد گنج بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت سیّد حامد بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دور کے نہایت برگزیدہ اور عبادت گزار ولی اللہ تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کنیت ''ابوالفیض'' تھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے لقب ''گنج بخش'' سے مشہور ہوئے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ حسینی سیّد تھیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ کا نام سیّدۃ النساء اُمۃ القویٰ صحت خاتون رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ کا شمار اپنے دور کی جلیل القدر اولیائے خواتین میں ہوتا تھا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا سن ولادت 1553ء ہے۔

حضرت سیّد حامد بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نیکی اور پارسائی کا دور دور تک چرچا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدان کی بھی کثیر تعداد موجود تھی۔

حضرت سیّد حامد بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پاس آبائی جاگیر کافی موجود تھی جو اپنی فطرتاً سخاوت کی وجہ سے فقراء اور مساکین میں تقسیم کر دی۔ اگر کوئی عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے کوئی نذرانہ پیش کرتا تو وہ بھی فی سبیل اللہ خرچ کر دیتے۔ یہی وجہ ہے کہ اتنا کچھ ہوتے ہوئے بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کبھی صاحب نصاب نہیں ہوئے۔ بعض اوقات اس قدر نوازتے کہ اُن کی پشتوں کے لئے کافی ہو جاتا۔

حضرت سیّد حامد بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو معرفت الٰہی میں کمالِ ذوق حاصل تھا۔ تعلیم اور تفہیم میں یگانہ روزگار تھے۔ جس مرید کی طرف بھی توجہ فرماتے تھے وہ کامل ہو جاتا تھا۔ برکات و کرامات کا ایسا فیضان ہوتا کہ وہ کامل سے اکمل ہو جاتا تھا۔

Marfat.com

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے لقب گنج بخش کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس کوئی بھی سوالی آتا خواہ اُسے دینی یا دنیاوی مسئلہ ہوتا اُس کی مدد ضرور فرماتے تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خوارقِ عادت بے شمار ہیں۔ استقامت علیٰ الحق آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصل مقصد تھا۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شجاعت' ولایت میں اپنے مورث اعلیٰ کے حقیقی وارث ثابت ہوئے۔

حضرت سیّد حامد بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال 1608ء میں ہوا۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار مبارک اپنے والد ماجد کے مزارِ مبارک سے جانب شرق واقع ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا فیضان بعداز وصال بھی اُسی طرح جاری وساری ہے جس طرح حیاتِ زندگی میں جاری تھا۔ ہزاروں تشنگانِ علم یہاں پر آ کر اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔لوگ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر حاضر ہوتے ہیں اور علم وعرفان کے موتی سمیٹتے ہیں۔

حضرت سیّد حامد بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چار فرزند تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چاروں فرزند ولی اللہ ہوئے۔ان میں حضرت سیّد جان علی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور سیّد یار علی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارات آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ مبارک سے غربی طرف متصل ہیں۔اس کے علاوہ دو فرزند سیّد فتح علی موسیٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور سیّد دولت علی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تھے۔

Marfat.com

حضرت اللہ بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت اللہ بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حسن واخلاق کا پیکر تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات علومِ ظاہری و باطنی کا سرچشمہ تھی۔ جو کوئی بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملتا تھا وہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خداداد صلاحیتوں سے متاثر ہو جاتا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہمہ وقت عبادتِ الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔

حضرت اللہ بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دیگر حالات و واقعات کے بارے میں کتب سیر سے کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ مبارک اندرون حسین آگاہی واقع ہے۔

حضرت سیّد ابراہیم شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت سیّد ابراہیم شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار اپنے دور کے کامل اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ عشق الٰہی اور عبادت و ریاضت میں نابغہ روزگار تھے۔ ساری زندگی توکل اور قناعت میں بسر کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ مبارک محلہ گوشہ نشیناں میں ایک مسجد کے اندر جانب شمال واقع ہے۔

حضرت مولانا نظام الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت مولانا نظام الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق جٹ سمرہ خاندان سے تھا۔

Marfat.com

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جھنگ سے ملتان تشریف لائے اور حضرت مولانا قاضی محمد یار خان پوری کے مرید ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا فیض عام تھا اور ہر حاجت مند اپنی ضرورت خواہ دینی ہو یا دنیاوی حاضر ہوتا اور فیض حاصل کرتا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے 28 شعبان المعظم 1319ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار خانیوال روڈ پر واقع ہے۔

حضرت صلاح الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت صلاح الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عبادت و ریاضت میں یکتائے روزگار تھے۔ دنیا اور اہل دنیا سے بے نیاز اور اپنے عہد کے ممتاز بزرگانِ دین میں شمار ہوتے تھے۔ حضرت صلاح الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد محترم حضرت فضل دین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور دادا حضرت مشرف الدین غازی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی اپنے دور کے نابغہ روزگار میں شمار ہوتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پُر انوار بیرون بوہڑ گیٹ نزد اسٹار ہوٹل واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

حضرت بھاون شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت بھاون شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے زہد و تقویٰ کی وجہ سے اپنے دور کے نامور اولیاء اللہ میں شامل ہوتے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کشف و کرامت ولی تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار کڑی داؤد خاں میں واقع ہے۔

Marfat.com

حضرت منشی غلام حسن شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت منشی غلام حسن شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ 1302ھ میں پیدا ہوئے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد کا نام منشی جان محمد تھا۔

حضرت منشی غلام حسن شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت خواجہ محمد جمال ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے اور سلوک کی منازل طے کیں۔مرشد سے بے پناہ عقیدت تھی کہ روز و شب اُنہی کی خدمت میں گزارتے تھے۔حضرت خواجہ محمد جمال ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلوک کی تمام منازل طے کرنے کے بعد اپنا خلیفہ اعظم بنایا۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ایک اچھے خوشنویس بھی تھے۔لوگ دور دور سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے تبرکاً کتابیں لکھوانے کے لئے حاضر ہوتے تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اُردو فارسی اور عربی زبانوں پر عبور حاصل تھا۔

حضرت منشی غلام حسن شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ 19 محرم الحرام 1849ء کو انگریزوں کے حملہ ملتان کے دوران شہید ہوئے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار منشی صاحب کی خانقاہ کے نام سے موسوم ہے۔

حضرت مسکین رکن الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت مسکین رکن الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار بھی نابغہ روزگار شخصیات میں ہوتا ہے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ مبارک بیرونِ دولت گیٹ واقع ہے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال 1270ء میں ہوا۔دیگر حالات کے بارے میں کتب سیر خاموش ہیں۔

Marfat.com

حضرت پیر جندے شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت پیر جندے شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار بیرون دولت گیٹ' حافظ جمال روڈ کی سمت واقع ہے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات وواقعات کے بارے میں کتب سیر یکسر خاموش ہیں۔

❁❁❁

حضرت روچی شاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ مبارک کچی سرائے نزد عام خاص باغ بیرون دولت گیٹ میں واقع ہے۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات کے بارے میں کتب سیر سے کچھ معلوم نہیں ہوتا۔

❁❁❁

حضرت مولوی محمد شفیع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار پُر انوار احاطہ مسجد خاص باغ بیرون دولت گیٹ واقع ہے۔دیگر حالات کے بارے میں کتب سیر یکسر خاموش ہیں۔

❁❁❁

حضرت عبدالرشید زکریا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت عبدالرشید زکریا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار اندرون دہلی گیٹ چوڑی

Marfat.com

سرائے میں محمد بن قاسم کی مسجد کے نزدیک واقع ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دیگر حالات وواقعات کے بارے میں کتب سیر خاموش ہیں۔

حضرت پیر مصاب شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت حکم الدین سیرانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید ہیں۔ دیگر حالات وواقعات مخفی ہیں اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار نابغہ روزگار صوفیاء میں ہوتا ہے۔

حضرت داؤد جہانیاں رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عبادت وریاضت کے دلدادہ تھے۔ سماع کا شوق رکھتے تھے اور دورانِ سماع اکثر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ مزاج انتہائی سادہ تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار محلہ سادات بیرون دہلی گیٹ واقع ہے۔

حضرت بابا ہارون شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ درویش کامل تھے۔ صاحب دل اور فقر و فاقہ' زہد و عبادت میں کمال رکھتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فقر و فاقہ میں نہایت صبر اور استقلال کا مظاہرہ کیا اور کبھی کسی سے کچھ طلب نہ فرماتے تھے۔

حضرت بابا ہارون شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت کریم النفس اور با اخلاق صفات

Marfat.com

کے حامل تھے۔ سماع کا شوق رکھتے تھے اور اکثر اوقات سماع کے دوران حالت وجد طاری ہوتی تو زاروقطار گریہ شروع کر دیتے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کشف وکرامت بزرگ تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار حرم گیٹ شاہ رسال روڈ پر واقع ہے۔

حضرت پیر مٹاں رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصل نام فتح اللہ شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہے لیکن پیر مٹاں کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب محبوب سبحانی حضور غوث اعظم دستگیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار حسین آگاہی محلہ سعد میں واقع ہے۔

حضرت قاضی مٹھو رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات و واقعات بھی دیگر کئی اولیاء اللہ کی طرف پوشیدہ ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار بیرون دولت گیٹ حافظ جمال روڈ پر واقع ہے۔

حضرت پیر دوست محمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار گلی وال والی میں واقع ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دیگر حالات کے بارے میں کتب سیر خاموش ہیں۔

Marfat.com

حضرت سیّد فتح علی المعروف

سیّد موسیٰ پاک دین قدس سرہٗ العزیز

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام سیّد فتح علی اور کنیت ابوالعنایت لقب سید الاتقیاء شیخ الاسلام موسیٰ پاک دین ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی لیاقت' صداقت' تقویٰ اور ریاضت بہت مشہور تھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد کا نام سید حامد گنج بخش قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہے۔ حضرت سیّد حامد گنج بخش قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی حیات میں ہی خلافت اور سجادگی سے نواز دیا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی ظاہری و روحانی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ اُمۃ الرزاق فاطمہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کا شمار اپنے دور کی نامور اولیائے خواتین میں ہوتا تھا۔

حضرت سیّد فتح علی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیدائش کا ایک واقعہ مشہور ہے کہ جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ چھوٹے تھے تو والدہ پنگوڑے میں لٹا کر نماز میں مشغول ہو جاتیں۔ جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا نماز سے فارغ ہوتیں تو گہوارہ خود بخود ہل رہا ہوتا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا اکثر اوقات حیران رہتی تھیں۔ جب حضرت سیّد فتح علی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جوان ہوئے تو یہ عقدہ کھلا کہ ایک مجذوبہ وقت ''بہران'' کو یہ کام سپرد ہوا تھا کہ بوقت نماز والدہ یہ گہوارہ ہلایا کریں۔ چنانچہ وہ مجذوبہ لاہور میں رہ کر اس کام کو سر انجام دیتی تھیں۔

کتب سیر میں بیان ہے کہ جس زمانہ میں حضرت سیّد فتح علی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی لیاقت علمی و صداقت عمل کا چرچا عام ہوا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو والی ملک نے صوبہ دار

Marfat.com

دیوانی لاہور مقرر فرمایا۔ مولانا مولوی محمد بقاء فرماتے ہیں کہ ایک دن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سواری پر سوار تھے اور مجھ سمیت کچھ دیگر معززین بھی ہمراہ تھے۔ راستے میں ایک مجذوبہ عورت نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی اور کہا کہ مجھے پہچانتے ہو؟ میں بوقت طفولیت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت گار تھی اور جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ جب نماز ادا کرنے کھڑی ہوتی تھیں تو میں گہوارے کو ہلاتی تھی اور یہاں لاہور میں بیٹھ کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے گہوارے کو ہلایا کرتی تھی۔

حضرت سیّد فتح علی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجذوبہ کی بات سن کر فرمایا کہ میں خود اپنے اعزاء سے ذکر کرنے والا تھا لیکن تم نے پہلے ہی بتا دیا۔

حضرت سیّد فتح علی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ایک مرتبہ بادشاہ کے مقربین میں سے کسی امیر نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعوت کی۔ جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں گئے تو دسترخوان طرح طرح کے کھانوں سے سجا ہوا تھا۔ جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کھانے کے لئے تھوڑا سا نکالا اور کھانے کے لئے ابھی لقمہ لیا ہی تھا کہ کھانا مشکوک معلوم ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ کھانا شکاری کتوں کے آگے ڈالا تو وہ بھی سونگھ کر پیچھے ہو گئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس امیر سے فرمایا کہ اس مشتبہ طعام کو کتے بھی نہیں کھاتے تو میں بزرگوں کی اولاد میں سے ہو کر کس طرح کھا سکتا ہوں۔ امیر یہ سن کر شرمندہ ہو گیا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ جمال باکمال حضرت غوث صمدانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے تو اُس وقت حضور غوث الاعظم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

> "فرزندم موسیٰ! میرے مشابہ ہے اور جو شخص ان کے ادب و عزت کو ملحوظ رکھے گا میں اُس سے خوش رہوں گا۔"

اسی طرح شیخ عبدالقادر پان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ ایک رات مجھے حضور غوث صمدانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ

Marfat.com

موسیٰ پاک دین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی حضور کے ساتھ ہیں اور حضرت غوثِ صمدانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت موسیٰ پاک دین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے منہ کے ساتھ منہ لا کے فرماتے ہیں کہ یہ تو بعین ہی میرے رُخ اور صورت کے مشابہ ہے۔ لکھا ہے کہ جس طرح صورت ہم مثل تھے اسی طرح کمالات میں بھی پورا اتباع تھا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شکل و شباہت میں حضرت غوثِ صمدانی حضور غوثِ اعظم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے مشابہ تھے۔

بحر السرائر میں لکھا ہے کہ مولانا محمد بقاء ملتانی بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت موسیٰ پاک دین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ جب اندازہ یہی ہے تو پھر اسی طرح ہونا تھا۔

کسی کو بھی جرأت نہ ہوئی کہ وہ دریافت کرے کہ ان کلمات کا کیا مطلب ہے؟ مولانا بقاء ملتانی لکھتے ہیں کہ میں نے جرأت کر کے ان کلمات کا مطلب دریافت کیا کہ یہ ہماری فہم سے بالاتر ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ لیہ نے مجھے خطاب کرتے ہوئے فرمایا!

"دارالشکوہ جو والد کی طرف سے بلند اقبال تھا خدا تعالیٰ کی طرف سے بلند ادبار ہو گیا۔ اورنگ زیب سے شکست کھا گیا اور عالمگیر سلطنت کا مالک ہو گیا"۔

پندرہ دن بعد معلوم ہوا کہ اسی تاریخ کو اورنگ زیب عالمگیر فتح یاب ہو کر تخت نشین ہوا۔ ابھی لوگ اس شک میں تھے کہ سکہ تو مراد بخشی کا جاری ہے سلطنت کیسے چلے گی۔ کچھ دن بعد مراد بخش کے قید ہونے کی بھی خبر آ گئی۔ شاہ جہاں محاصرہ میں آ گیا۔

مولانا محمد بقاء ملتانی کہتے ہیں کہ ایک دن نصارا کا ایک بڑا راہب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بتا سکتے ہیں کہ میں کیوں حاضر ہوا ہوں۔ حضرت سید موسیٰ پاک دین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ہاں میں جانتا ہوں تم حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام سے مامور ہو کر حاضر ہوئے ہو۔ راہب تعظیم

Marfat.com

بجالایا اور فرمایا کہ مجھے عرصہ دراز سے شوق تھا کہ میں مسلمان ہوں لیکن میری تمنا یہ تھی کہ میں کسی مردِ حق کے دست حق پرست پر اسلام قبول کروں۔ رات کو مجھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زیارت ہوئی تو اُنہوں نے فرمایا کہ سیّد موسیٰ پاک دین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے افضل اس زمانے میں کوئی نہیں ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس راہب کو کلمہ پڑھایا اور دائرہ اسلام میں داخل کیا۔

حضرت سیّد فتح علی المعروف سیّد موسیٰ پاک دین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامات بکثرت موجود ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں جو لوگ بھی حاضر ہوتے اُن پر الطاف وسلوک ظاہر ہوتے تھے۔ ہر ایک ساتھ عزت واحترام سے پیش آتے۔

حضرت سیّد فتح علی المعروف سیّد موسیٰ پاک دین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے 1074ھ میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نمازِ جنازہ شروع ہوئی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سینے سے ہو ہو کی آوازیں بلند ہونا شروع ہو گئیں۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ مردہ جسم اور زندہ قلب والی مثال تھی۔ تمام حاضرین بعد از وصال یہ کرامت دیکھ کر حیران تھے۔

حضرت سیّد فتح علی المعروف سیّد موسیٰ پاک دین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے تین صاحبزادے تھے۔ شیخ عبدالقادر، سیّد حامد معروف عبدالوہاب اور سیّد حسین رحمہم اللہ۔ پہلے دونوں بھائی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی پہلی بیوی خیر النساء اُمتہ الاول سیّدہ گیلانیہ رزاقیہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا تھیں۔ تیسرے بیٹے کی والدہ کا تعلق راجپوت قوم سے تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے تینوں فرزندوں کا شمار اپنے دور کے نامور اولیاء اللہ میں ہوتا تھا۔

Marfat.com

حضرت خواجہ پیر علی مردان اُویسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت خواجہ پیر علی مردان اُویسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت باسعادت گیارہویں صدی ہجری میں ملتان شہر کے قدیمی بارونق بازار کتب فروشاں اندرون بوہڑ گیٹ میں ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد حضرت مولانا حافظ علی مدد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار اپنے دور کے نابغہ روزگار میں ہوتا تھا۔

حضرت خواجہ پیر علی مردان اویسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصل نام ''مقبول الرحمٰن'' تھا لیکن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مرشد کے عطا کردہ نام ''علی مردان'' کے نام سے مشہور ہوئے۔

حضرت خواجہ پیر علی مردان اُویسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب اس دنیا میں تشریف لائے تو ہندوستان کی مختلف ریاستیں انگریزوں کے خلاف برسرِ پیکار تھیں۔ انگریزوں کا ابھی مکمل طور پر ہندوستان پر قبضہ نہ ہوا تھا۔ ملک کو انگریزوں کے قبضہ سے بچانے کے لئے مسلمان انگریزوں کے خلاف اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا رہے تھے۔ ملک کے سیاسی و معاشی حالات انتہائی بدتر تھے۔ اس زندگی اور موت کی جنگ میں اہل ملتان بھی پیچھے نہ تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد حضرت مولانا حافظ علی مدد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے خطبات اور درس وتدریس کے ذریعے انگریزوں کی غلامی سے مسلمانوں کو نجات دینے کے لئے برسرپیکار تھے۔

حضرت خواجہ پیر علی مردان اویسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابتدائی تعلیم وتربیت اپنے والد ماجد سے حاصل کی اور قرآن پاک اور دیگر کتب انہی سے پڑھیں۔ اعلیٰ دینی تعلیم

Marfat.com

کے لئے اُس وقت کے نامور علمائے کرام کی خدمت میں حاضر ہوئے جن کی تدریسی محنت نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو جلد ہی دینی علوم پر دسترس حاصل ہوگئی۔

حضرت خواجہ پیر علی مردان اویسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والد محترم کے مشن کو جاری رکھتے ہوئے درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا حلقہ بہت وسیع تھا جس میں ملتان کے مذہبی اور پیشوا خاندان گیلانی' قریشی اور پٹھان کے علاوہ گردیزی خاندان کے اکابرین بھی شامل تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان لوگوں کو علومِ اسلامیہ سے ہمکنار کیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ کئی پشتوں سے حضرت حافظ عبدالقادر فقیر عراقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے جاملتا ہے۔

حضرت خواجہ پیر علی مردان اویسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت محکم الدین سیرانی اویسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور اسی نسبت سے اویسی مشہور ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جلد ہی محنت و ریاضت کی بدولت حضرت محکم الدین سیرانی اویسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے خلافت حاصل کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرشد حضرت محکم الدین سیرانی اویسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار پاک سمہ سٹہ میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

کتب سیر میں بیان ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مساجد کی خدمات میں بھرپور حصہ لیا۔ تمام رات ملتان شہر کی مساجد میں وضو کے لئے پانی کا ذخیرہ کرتے تھے تاکہ صبح کی نماز کے وقت نمازیوں کو پانی میسر آسکے۔

حضرت خواجہ پیر علی مردان اویسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے گھر والوں کا کہنا ہے کہ کبھی کبھی رات کو آرام کی غرض سے کمرے میں تشریف لے جاتے اور اکثر دیکھنے میں آیا کہ کمرے میں عبادت میں مصروف ہوتے اور جسم کا ہر عضو اللہ ہو کا ورد کر رہا ہوتا تھا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بہاولپور بھی تشریف لے گئے تھے جہاں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے زہد و تقویٰ زبان زدِ عام تھا۔ نواب آف

Marfat.com

بہاولپور نے جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تذکرہ سنا تو نیازمندی کے لئے مسجد میں حاضر ہوئے۔ جب نواب آف بہاولپور تشریف لائے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تلاوتِ کلام پاک میں مصروف تھے۔ نواب موصوف نے جب مسجد میں قدم رکھا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو گم پایا تو کافی دیر انتظار کرنے کے بعد مایوس ہو کر چلے گئے۔ نواب کے جاتے ہی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دوبارہ اُس مقام پر ظاہر ہو گئے۔ جب مریدین نے وجہ دریافت کی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

"میں اُس وقت کائنات کے خالق بارگاہ رب العزت کے حضور حاضری دے رہا تھا تو یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ میں دنیا کی ایک ریاست کے حکمران کو ملتا۔ نواب موصوف اللہ جل شانہٗ کے ملنے میں رکاوٹ کا باعث تھا۔"

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت سادگی سے زندگی گزارتے تھے۔ کئی کئی پہر فاقے میں گزار دیتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں کوئی سوالی آتا تو اُس کا سوال پورا کرنے کی کوشش کرتے۔

بہاولپور سے واپسی پر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دوبارہ ملتان میں آکر قیام پذیر ہو گئے اور درس و تدریس کے علاوہ اپنے زورِ خطابت سے انگریزوں کے خلاف صف آراء ہو گئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے انگریز کا نام لینا بھی گناہ تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگردوں میں حضرت خواجہ مولانا عبید اللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جن کا مزار اقدس کیڑی افغاناں میں واقع ہے' خواجہ مولانا خدا بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جن کا مزار ٹامیوالہ میں ہے اور سرائیکی کے عظیم شاعر اور بزرگ حضرت خواجہ غلام فرید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شامل ہیں۔ ان حضرات نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دربارِ فیض سے روحانی فیض حاصل کیا۔

حضرت خواجہ پیر علی مردان اویسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا زیادہ وقت چلہ کشی میں گزرتا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی زندگی دین کی بلندی اور پروردگار حقیقی کی محبت

Marfat.com

میں بسر کی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال 25 رجب المرجب 1282ھ میں ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ مبارک چوک شہیداں اور حرم گیٹ کے درمیان والی سڑک اکبر روڈ پر واقع ہے۔ حضرت مولانا مخدوم قادر بخش اویسی المعروف مخدوم جندوڑہ اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مزارِ مبارک تعمیر کروایا۔ مزارِ مبارک کے اندر سماع ہال ہے اور اس سے ملحقہ قبرستان ہے۔ مزار کے اندر حجرے بھی تعمیر کروائے جو سجادہ نشین حضرات کے لئے مخصوص ہیں۔ مزار کے ساتھ ایک عالی شان مسجد بھی موجود ہے جو کہ رشد و ہدایت کا مینارہ ہے۔

حضرت خواجہ پیر علی مردان اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دو بیٹے حضرت مولانا پیر غوث بخش اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت مولانا مخدوم قادر بخش اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پسران میں چھوڑے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے چھوٹے صاحبزادے حضرت مولانا مخدوم قادر بخش اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والد محترم کی طرح اپنی عبادت و ریاضت میں نمایاں مقام حاصل کیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مخدوم جندوڑہ اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام سے مشہور ہوئے۔

حضرت مخدوم جندوڑہ اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دین کی تبلیغ کے لئے ملتان سے باہر کئی علاقوں کا سفر کیا۔ ہزاروں فضلاء نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روحانی اور دنیاوی علوم حاصل کئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا روحانی حلقہ پورے ہندوستان میں پھیلا ہوا ہے۔ حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت خواجہ امام بخش اویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام قابل ذکر ہیں جنہوں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روحانی فیض حاصل کیا اور بلند مقام کے حامل ہوئے۔

Marfat.com

حضرت پیر مولانا عبید اللہ ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

سرزمین پاک و ہند میں جن اولیاء اللہ نے کفر و شرک کے خلاف جہاد کیا اور دین کی ترویج و اشاعت کے لئے اپنی زندگی وقف کی اُن میں سے ایک نام حضرت پیر مولانا عبید اللہ ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا بھی ہے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شاہ یوسف گردیزی ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت شاہ شمس سبزواری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت حافظ جمال ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر اولیائے حضرات جن کا تعلق ملتان سے تھا کہ طرح اسلام کی سربلندی کے لئے تعمیری کام کیا۔ یہ انہی بزرگانِ دین کا روحانی فیض ہے کہ ملتان شہر اور اس کے گرد و نواح میں اسلام کو فروغ حاصل ہوا۔

ملتان جو کہ ان ہستیوں کے آنے سے پہلے ظلم و ستم اور کفر کا گہوارہ تھا اسلام کا قلعہ بن کر ابھرا۔ یہی وجہ ہے کہ آج پاکستان میں تمام مکاتب فکر لوگوں کی بڑی دینی علوم گاہیں ملتان میں واقع ہیں۔ انہی بزرگوں کی شب و روز کی محنتوں کا نتیجہ ہے کہ ملتان پر آج بھی رحمتوں کی بارش ہوتی ہے۔ ملتان کو اولیاء اللہ کا شہر ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔ ہزاروں لوگ روزانہ ان بزرگانِ دین کے مزارات پر حاضر ہو کر روحانی فیض حاصل کرتے ہیں اور اپنی دلی مرادوں کو پاتے ہیں۔ ان کے مزارات پر حاضر ہو کر سکونِ قلبی حاصل کرتے ہیں۔

یہ حضرت پیر مولانا عبید اللہ ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے اولیائے کرام کا فیض ہی ہے کہ آج

Marfat.com

سرزمین پاک وہند میں کروڑوں کی تعداد میں مسلمان موجود ہیں۔

حضرت پیر مولانا عبیداللہ ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات خصوصی اہمیت کی حامل اس لئے بھی ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی پوری زندگی فقر وفاقہ میں بسر کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تذکرہ ملتان میں سلسلہ چشتیہ کے نامور بزرگان میں ہوتا ہے۔

حضرت پیر مولانا عبیداللہ ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ جو چیز بھی آتی اُسے راہِ خدا میں خرچ کر دیتے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اسی سخاوت کی وجہ سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کبھی بھی زندگی بھر میں صاحب نصاب نہ ہوئے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی سادگی اور پرہیزگاری کی وجہ سے لوگ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو "موحد پیر" کہتے تھے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو شرک و بدعت سے سخت نفرت تھی۔ اس بارے میں ایک واقعہ بھی کتب سیر میں درج ہے۔

ایک مرتبہ ایک رئیس کا اکلوتا لڑکا شدید بیمار ہو گیا۔ کسی نے اُس رئیس سے کہا کہ اس لڑکے کو جنڈی کی پرستش کروائی جائے تو یہ صحت یاب ہو جائے گا۔ رئیس نے لڑکے کو جنڈی کی پرستش کروائی لیکن وہ پھر بھی جانبر نہ ہو سکا اور وفات پا گیا۔ اُس رئیس کو اس بات کا شدید غم تھا کہ اُس کا اکلوتا بیٹا اس دنیا سے چلا گیا۔

حضرت پیر مولانا عبیداللہ ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُس رئیس کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ

"میں تعزیت کی بجائے تمہیں تنبیہ کرنے آیا ہوں۔"

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ بات سن کر ساتھ آئے لوگ گھبرا گئے کہ کہیں یہ رئیس کوئی بدتمیزی نہ کر دے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس رئیس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا!

"کتنا سستا سودا ہے کہ جان چلی گئی لیکن ایمان بچ گیا۔"

Marfat.com

پھر فرمایا!

''اگر یہ بچہ بچ جاتا تو لوگوں کا غلط عقیدہ اور مضبوط ہو جاتا کہ جنڈی کی پوجا کرنے سے مریض صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ اس طرح وہ شرک و بدعت میں مصروف ہو جاتے۔''

اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو شرک و بدعت سے کتنی نفرت تھی۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل میں توحید انتہائی درجے تک راسخ تھی۔ کتب سیر میں بیان ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور رقم کی ایک تھیلی خدمت میں پیش کرتے ہوئے بولا کہ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے لڑکا عطا فرمائے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کی رقم واپس کرتے ہوئے فرمایا کہ

''میں نے خدا تعالیٰ سے ٹھیکہ نہیں لے رکھا کہ نذرانہ لوں اور بیٹا دلواؤں۔''

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ساری زندگی اشاعت اسلام میں بسر ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ترویج دین' درس و تدریس میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ علم میراث میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو کمال درجہ حاصل تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے علم میراث پر ایک رسالہ بھی تحریر فرمایا جس کو درسِ نظامی میں سند اول کی حیثیت رکھتا ہے۔

رسالہ علم میراث کے علاوہ بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سو کے قریب تصنیفات تحریر کی ہیں جن میں سے اکثر غیر مطبوعہ ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مشہور تصنیفات میں تحفہ زنان' عیوب النفس' رسالہ نحو' وصیت نامہ' سرحد فی المعرفت' رسالہ ملائیہ' رسالہ فی قبول البلوایا والنذ رو غیرہ شامل ہیں۔

حضرت پیر مولانا عبید اللہ ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی زندگی میں کئی مساجد

Marfat.com

کی تعمیر میں بھی حصہ لیا جو آج بھی درس و تدریس اور اشاعت اسلام میں نمایاں مقام رکھتی ہیں۔ ان مساجد میں نمایاں مساجد جامع مسجد جامع مسجد صدر جھنگ' جامع مسجد نزد درگاہ خواجہ صاحب' جامع مسجد خیر پور شریف ٹامیوالی بہاولپور شامل ہیں۔

حضرت پیر مولانا عبید اللہ ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے تلامذہ اور خلفاء کی فہرست بھی بہت طویل ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مشہور صوفی شاعر حضرت خواجہ غلام فرید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے کسب فیض حاصل کیا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ ساری زندگی دریا کا پانی پیا۔ ساری زندگی عبادت و ریاضت اور ترویج و اشاعت دین اسلام میں بسر کی۔ ہمیشہ صاف ستھرا لباس استعمال فرماتے۔ غذا ہمیشہ قلیل مقدار میں لیتے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی انہی خصوصیات کی وجہ سے لوگ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ''خاصے والے پیر'' کے نام سے پکارتے ہیں۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو نصیحت کی کہ

''میں نے زندگی بھر مشتبہ مال سے پرہیز کیا ہے۔ لہٰذا میرے پاس اس وقت صرف چالیس روپے موجود ہیں جو میری حق حلال کی کمائی سے ہیں انہی سے میری تجہیز و تکفین کرنا۔''

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بارے میں کتب سیر میں مختلف بیانات موجود ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ کا عرس مبارک جمادی الاول کے مہینے میں ہوتا ہے جس میں ملک بھر سے ہزاروں عقیدت مند حاضر ہو کر نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت حافظ اسماعیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

یوں تو شہر ملتان کئی برسوں سے بزرگوں اور اولیاء اللہ کا مسکن ہے اور بے شمار اولیاء اللہ حضرات یہاں رونق افروز رہے ہیں لیکن ان اولیاء اللہ میں ایک ذات ایسی بھی تھی جو کہ فنافی القرآن تھی۔ جن کی گفتگو اور کردار کا مرکز قرآن کریم تھا۔ جنہوں نے اپنی ساری زندگی قرآن حکیم کے علوم کی اشاعت اور درس و تدریس کے لئے وقف کر رکھی تھی۔ وہ اپنے اس کام میں سچی لگن کے ساتھ لوگوں کے دلوں کو روشن کرتے رہے اور سو سال تک یہ ستارہ ملتان شہر میں جگمگاتا رہا۔ یہ بزرگ سرزمین پاک و ہند میں "قبلہ عالم ملتانی" کے نام سے مشہور ہوئے۔

حضرت قبلہ ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصل نام حضرت شیخ حافظ محمد اسماعیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ کا شجرہ نسب کئی واسطوں سے ہوتا ہوا حضرت علی شیر خدا مولا مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک جا پہنچتا ہے۔

حضرت شیخ حافظ محمد اسماعیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بغداد شریف کے مشہور نابغہ روزگار اور روحانی پیشوا حضورِ غوث اعظم سیّدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولادِ پاک کے مشہور بزرگ حضرت خواجہ کمال پاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اور اُن سے ظاہری و روحانی تعلیم حاصل کی۔

حضرت شیخ حافظ محمد اسماعیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدین چونکہ مکہ میں رہائش پذیر تھے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مکہ مکرمہ سے سات سال کی عمر میں حضرت خواجہ کمال پاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اٹھارہ سال تک اُن کی خدمت میں رہ کر

Marfat.com

سلوک کی منازل کو طے کیا۔

حضرت خواجہ کمال پاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار اپنے دور کے نامور اُساتذہ میں ہوتا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جید عالم اور اجل ترین حفاظ میں شمار کیے جاتے تھے۔ حضرت خواجہ کمال پاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شہرہ پوری دنیا میں مشہور تھا اسی لئے بھی حضرت شیخ حافظ محمد اسماعیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی شیخ طریقت کی تمام صفات کو من وعن اپنایا اور انہی کی طرح عالم باعمل اور عظیم روحانی پیشوا ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مرشد پاک کی طرح علم وقرأت کے امام اور قرآن پاک کے معلّم تسلیم کیے جاتے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگرد پورے برصغیر پاک و ہند میں پھیلے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ ایران' افغانستان اور دیگر اسلامی ممالک سے بھی لوگ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کسب فیض حاصل کرتے۔

حضرت شیخ حافظ محمد اسماعیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان میں 936ھ میں وارد ہوئے۔ اُس وقت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر مبارک صرف 25 سال تھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے پیرو مرشد کے مشن کو جاری رکھتے ہوئے ملتان میں ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ یہ مدرسہ حرم دروازے کے قریب ایک چھوٹی سی مسجد میں قائم ہوا جس میں طالبانِ حق ومعرفت کا ہر وقت ہجوم لگا رہتا۔

حضرت شیخ حافظ محمد اسماعیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کشف وکرامت بزرگ تھے۔ حضرت شیخ حافظ محمد اسماعیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامات میں سے ایک کرامت یہ بھی تھی کہ کند سے کند ذہن والا بچہ بھی چند ہی دنوں میں قرآن پاک کو حفظ کر لیتا تھا۔ وہ بچہ ایسا شرح صدر اور ایسا منور دماغ ہوتا کہ پھر کبھی ساری زندگی قرآن پاک کو نہیں بھولتا تھا۔ حضرت شیخ حافظ محمد اسماعیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ زندہ کرامت آج بھی موجود ہے اور مشہور ہے کہ جو شخص بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ پر جا کر ایک ہفتہ قرآن پاک کی تلاوت شوق اور ادب سے کرے اُس کا سینہ علومِ قرآنیہ سے کھل جاتا ہے۔

Marfat.com

حضرت شیخ حافظ محمد اسماعیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دیگر اولیائے اللہ کی طرح اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے بے پناہ محبت واُلفت رکھتے تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خلقِ خدا کے سچے خیر خواہ تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ذاتی خرچ سے اُن طلباء کے لئے جو دیارِ غیر سے علم کے حصول کے لئے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں تشریف لاتے تھے کے لئے ایک عظیم الشان درسگاہ تعمیر کروائی۔اس درس گاہ میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ متلاشیانِ حق کو درس وتدریس کا فریضہ انجام دیتے تھے۔مسافروں اور طلباء کے لئے ایک بہت بڑا لنگر خانہ بھی اس درسگاہ سے متصل تھا جہاں ایک وقت میں سینکڑوں آدمی کھانا کھاتے تھے۔

حضرت شیخ حافظ محمد اسماعیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا کمال ہنر یہ تھا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس دور میں موجود کئی نام نہاد پیروں کی طرح لوگوں کو لوٹنے اور فریب دینے کے لئے خدا اور اُس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام استعمال نہ کیا۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی ذاتی محنت کی کمائی سے دین ودنیا کی خدمت کی۔

حضرت شیخ حافظ محمد اسماعیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اعلیٰ درجے کے طبیب بھی تھے۔ لوگ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس دنیاوی بیماریوں کے سلسلے میں بھی حاضر ہوتے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کے لئے شافی علاج تجویز فرماتے۔اُس وقت کے سلاطین اور امراء کی بھی خاصی بڑی تعداد علاج معالجہ کے لئے حاضر ہوتی۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن سے کبھی بھی اس انداز میں پیش نہ آتے کہ جس سے عام لوگوں کی کوئی دل آزاری ہو۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس ضمن میں اکثر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذیل کی حدیث کا حوالہ بھی دیتے تھے کہ

''اسلام عوام میں پیدا کیا گیا ہے اور یہ عوام میں ترقی پذیر ہوا ہے اور عوام کی طرف لوٹ آئے گا۔''

سلاطین اور امراء آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں بیش بہا نذرانے پیش کرتے تھے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ وہ نذرانے فقراء اور مساکین میں تقسیم فرمادیتے۔

Marfat.com

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت کی طرف بھی خصوصی توجہ دی۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے خاندان کی ہر بچی کے لئے قرآن پاک کا حفظ کرنا اور بچہ کے لئے قرآن کا علم حاصل کرنا فرض قرار دیا تھا۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ روایت سوسال گزرنے کے باوجود اب بھی خاندان میں قائم ہے۔

رشد و ہدایت کا یہ ستارہ 75 برس تک ملتان شہر پر رونق افزا رہنے کے بعد 1011ھ میں سوسال کی عمر مبارک میں اس عالم جاودانی سے کوچ کر گیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ مبارک ملتان شہر کے ریلوے اسٹیشن سے جنوب کی سمت واقع ہے۔ یہ مزار ملتان شہر کی تاریخی مسجد مسجد طوطلاں کے عقب میں ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ مبارک پر ہزاروں متلاشیانِ حق حاضر ہوتے ہیں اور کسب فیض پاتے ہیں۔

حضرت شیخ حافظ محمد اسماعیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے درس وتدریس کے تصنیفات بھی فرمائیں۔ یہ تصنیفات رشد وہدایت کے خواہش مند حضرات کے لئے ایک درسگاہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان تصنیفات میں بیاض قلب' رسالہ مرأۃ الحق مشہور ہیں۔

حضرت شیخ حافظ محمد اسماعیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلفاء میں حضرت خواجہ امام بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت خواجہ احمد یار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر بزرگ مشہور ہیں۔

حضرت شیخ حافظ محمد اسماعیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے خلفاء کو حکم دیا تھا کہ اُن کا مزارِ مبارک تعمیر نہ کیا جائے اور قبر مبارک کو کچا رکھا جائے۔ کافی عرصہ گزرنے کے بعد ملتان کے ایک نیک دل حاکم نواب مظفر نے قبر مبارک کو پختہ کروایا اور مزارِ مبارک تعمیر کروایا۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد موسیٰ پاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت خواجہ محمد موسیٰ پاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ 11 رجب المرجب 1196ھ کو اس دنیا میں تشریف لائے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب کئی واسطوں سے ہوتا ہوا حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جاملتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے جد امجد حضرت شیخ فخر الدین عراقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خراسان سے ملتان تشریف لائے تھے۔ حضرت شیخ فخر الدین عراقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار دمشق میں حضرت ابن عربی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے۔

حضرت خواجہ محمد موسیٰ پاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' خواجہ خواجگان حضرت خواجہ محمد جمال اللہ ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اور سلوک کی منازل طے کیں۔ اس سلسلے میں کتب سیر میں ذیل کا واقعہ مذکور ہے۔

ایک روز خواجہ خواجگان حضرت خواجہ محمد جمال اللہ ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مجلس میں تشریف فرما تھے اور مریدین حلقہ بگوش تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مریدین کو نصیحت فرما رہے تھے کہ اچانک بات کرتے ہوئے فرمایا!

"ہماری مجلس میں ایک شاہباز تشریف لارہے ہیں۔"

تمام مریدین کی نگاہیں اُس ہستی کے دیدار کی منتظر ہوگئیں کہ وہ ہستی کون ہے جسے خواجہ خواجگان شاہباز کہہ رہے ہیں۔ کچھ دیر کے بعد وہ شاہباز جنہیں لوگ کلیم اللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام سے جانتے تھے تشریف لائے۔ حضرت خواجہ حافظ جمال اللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُنہیں بڑی عزت وتکریم سے اپنے پاس بٹھایا اور اپنے حلقہ ارادت میں شامل

Marfat.com

کیا اور سلوک و معرفت کی منازل طے کروائیں۔

حضرت خواجہ محمد موسیٰ پاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو لوگ ''شیخ مکرم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ'' کے نام سے جانتے ہیں اور مرشد پاک نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ''شاہ باز'' کا لقب عطا فرمایا۔

حضرت خواجہ محمد موسیٰ پاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ملتان میں ایک مسجد اور مدرسہ بھی تعمیر کروایا اور تبلیغ دین کے لئے اپنی ساری زندگی کو وقف کر دیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مدرسہ میں ہر وقت طلباء کا ہجوم رہتا تھا۔ تمام طالب علموں کو ایک وقت کا کھانا آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف سے ملتا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نمازِ فجر کے بعد ڈیڑھ گھنٹہ تک ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ بعد از فراغت طالبانِ دن کو درس دیا کرتے تھے۔

حضرت خواجہ محمد موسیٰ پاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان میں لکنت تھی اس لئے بعد اوقات تقریر کے دوران آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خاموش ہو جاتے تھے۔ مگر سبحان اللہ جو فقرہ بھی زبانِ مبارک سے ادا کرتے وہ گوہر نایاب ہوتا تھا۔

حضرت خواجہ محمد موسیٰ پاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو علم دین پر بڑا شغف حاصل تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو وہ تمام کتب جو اُس وقت مروجہ تھیں ازبر تھیں۔ کتب سیر میں اس بارے میں ذیل کا واقعہ مذکور ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک شاگرد کتاب ''غایۃ التحقیق'' پڑھا کرتا تھا۔ اس کتاب کے کچھ درمیانی اوراق اُس شاگرد سے گم ہو گئے جس کی وجہ سے وہ سخت پریشان تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کی پریشانی کو محسوس کرتے ہوئے وہ درمیانی اوراق اُس کو تحریر فرما دیئے۔ وہ شاگرد وقتی طور پر تو مطمئن ہو گیا لیکن اُس نے کتاب کی تلاش جاری رکھی۔ بالآخر کچھ عرصے کے بعد اُس کو غایۃ التحقیق کا دوسرا نسخہ دستیاب ہو گیا۔ اُس نے اپنے گمشدہ اوراق اور حضرت کے تحریر کردہ اوراق کا موازنہ کیا تو اُس نے تحریر میں کچھ فرق نہ پایا۔ تحریر میں کسی بھی لفظ کی کوئی معمولی سی غلطی بھی موجود نہ تھی۔ وہ آ کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدموں میں گر پڑا اور معافی کا خواستگار ہوا۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد موسیٰ پاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی علمی فضیلت کا ایک اور واقعہ کتب سیر میں مذکور ہے کہ ایک خراسان کے حاکم کو ایک مشکل مسئلہ آن پڑا۔ اُس نے خراسان کے تمام علمائے کرام سے اس مسئلے کے حل کے لئے رابطہ کیا لیکن کسی سے بھی کوئی شافی جواب نہ مل سکا۔ اُس نے اپنے ایک خصوصی ایلچی کو ہندوستان بھیجا کہ وہ ہندوستان میں موجود تمام علمائے کرام سے اس کے شافی جواب کے لئے رابطہ کرے۔ وہ ایلچی ہندوستان میں مختلف مقامات پر گیا لیکن اُس کو شافی جواب نہ مل سکا۔ وہ نا اُمید ہو کر واپس خراسان کی طرف روانہ ہوا۔ راستے میں اُسے حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ نظر آئی تو اُن کی خدمت میں حاضر ہوا۔

حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس انہی دنوں کوٹ مٹھن شریف کے قاضی القضا حضرت خواجہ عاقل محمد صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی تشریف فرما تھے۔ ایلچی نے حاکم خراسان کا مسئلہ ان دونوں حضرات کے گوش گزار کیا تو ان دونوں حضرات نے ملتان میں حضرت موسےٰ پاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کا مشورہ دیا۔

وہ ایلچی ملتان تشریف لایا اور حضرت خواجہ محمد موسیٰ پاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر حاکم خراسان کا مسئلہ پیش کیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کچھ ہی دیر میں اُس مسئلہ کا جواب تحریر فرما کر اُس ایلچی کو دے دیا۔ اُس ایلچی نے شکرانہ کے طور پر نذرانہ پیش کیا جسے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس وقت موجود طلباء میں تقسیم کر دیا۔

حضرت خواجہ محمد موسیٰ پاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا عملی نمونہ تھے۔ سادگی کو پسند فرماتے تھے اور ہر کام کو اپنے ہاتھ سے کرنے کو ترجیح دیتے تھے۔ مسجد میں لوگوں کے لئے وضو کا پانی خود اپنے ہاتھوں سے بھرتے تھے۔ اگر کبھی کوئی شاگرد یا عقیدت مند عرض کرتا تو فرماتے کہ تمہارا وقت قیمتی ہے تم اپنے علم کی طرف توجہ دو یہ کام میں خود کر لوں گا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اہل علاقہ کے مساکین، غرباء اور بیمار لوگوں کا

Marfat.com

خود خیال رکھتے تھے اور اُن کے دروازوں پر جا کر اُن کی خدمت کرتے تھے۔ گرمی کے موسم میں اُن کے گھڑے پانی سے بھرتے تھے۔

جیسا کہ سطورِ بالا میں ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت خواجہ محمد موسیٰ پاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا عملی نمونہ تھی اس لئے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے دوپہر کو قیلولہ فرماتے تھے۔ نمازِ ظہر سے فارغ ہونے کے بعد ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے تھے۔ تلاوتِ قرآن پاک، دلائل شریف، ختم خواجگان اور وظائف ماثورہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے روزانہ کے معمولات میں شامل تھے۔ نمازِ مغرب سے لے کر نمازِ عشاء تک نوافل وغیرہ میں مصروف رہتے تھے۔ نمازِ عشاء دیر سے ادا فرماتے اور نمازِ عشاء کی ادائیگی کے بعد گھر تشریف لے جاتے تھے۔ کچھ دیر آرام فرماتے اور پھر اس کے بعد تہجد کی نماز کے لئے دوبارہ مسجد میں آجاتے تھے اور نمازِ تہجد سے فارغ ہونے کے بعد ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے تھے۔

نواب مظفر خاں صاحب مرحوم کو حضرت خواجہ محمد موسیٰ پاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شاگردِ رشید ہونے کا فخر حاصل تھا۔ وہ باقاعدہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں تحفے تحائف اور نذرانے پیش کرتے رہتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ یہ نذرانے طالب علموں میں تقسیم فرما دیتے تھے۔

نواب مظفر خاں کی یہ حسرت کبھی بھی پوری نہ ہو سکی کہ اُس کے تحائف و نذرانے حضرت خواجہ محمد موسیٰ پاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خود مصرف میں لائیں۔

ملک بھر میں سے خواص و عام کی ایک بہت بڑی تعداد شہد کی مکھیوں کی طرح حاضر خدمت ہوتی تھی۔ وظائف سے فارغ ہونے کے بعد نہایت اطمینان سے ہر ایک کی درخواست سنتے تھے۔ طالبانِ دین و دنیا سب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے مستفید ہوتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہر ایک کو شریعت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر چلنے کی تاکید فرماتے۔ خلافِ شرع امور کے سخت خلاف تھے۔ کسی کی دل آزاری سے سختی سے منع

Marfat.com

فرماتے تھے اور ایسے لوگوں کی اصلاح کی حتی الامکان کوشش کرتے تھے۔

حضرت خواجہ محمد موسیٰ پاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حلقہ ارادت میں شمولیت کے لئے لوگ دور دراز سے سفر کر کے تشریف لاتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ان کو بیعت نہ فرماتے تھے بلکہ نصیحت فرماتے اور کہتے کہ میں اس بوجھ کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ مگر جو لوگ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات منبع البرکات سے بڑی عقیدت ہوتی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کا ذوق دیکھ کر حلقہ ارادت میں شامل فرما لیتے۔

حضرت خواجہ محمد موسیٰ پاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے شب قدر کی سعادت حاصل ہوئی اور اس کے بعد میں نے جس کے لئے دعائے خیر کی وہ قبول ہوئی۔

حضرت خواجہ محمد موسیٰ پاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔ ایک مرتبہ ملتان شہر میں سخت قحط پڑا۔ لوگ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ دودھ چاول پکا کر بچوں کو ہمراہ لے کر عیدگاہ پہنچو اور دودھ چاول کھلاؤ۔ بچے جب پانی مانگیں تو بارش کے لئے دعا کرو۔ لوگوں کا ایسا کرنا تھا کہ اتنی بارش ہوئی کہ سارا ملتان جل تھل ہو گیا۔

ایک مرتبہ ملتان میں شدید سیلاب آیا اور سارا شہر پانی سے بھر گیا۔ لوگوں نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے دعا کی درخواست کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے وضو کیا اور پانی کے قریب مصلےٰ بچھا کر دو رکعت نمازِ نفل ادا کی۔ نماز سے فارغ ہوئے تو پانی نے آگے بڑھ کر قدم بوسی کی اور واپس ہو گیا۔ کچھ دیر بعد ایسی کیفیت تھی کہ جیسے کبھی سیلاب ہی نہ آیا ہو۔

حضرت خواجہ محمد موسیٰ پاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ 65 سال تک طالبانِ حق کو منور کرنے کے بعد اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ مبارک محلہ کمانگراں میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

Marfat.com

حضرت سیّد عبدالقادر ثالث پان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام عبدالقادر اور لقب مخدوم ثالث اور پان اور کنیت ابوالخیر ہے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ کا نام امۃ الاول اور لقب خیر النساء تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ کا شمار اپنے دور کی نابغہ روزگار خواتین میں ہوتا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ کا تعلق خاندانِ سادات گیلانیہ سے تھا اور رزاقی سیّدہ تھیں۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ کے بارے میں کتب سیر میں درج ہے کہ وہ اپنی عبادت وریاضت میں یکتائے زمانہ تھیں اور کشف قلوب اور معارف کا پورا حصہ اُن کے پاس تھا۔حضرت اُمۃ الاول رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا فرماتی ہیں کہ مجھے ہر شب جمعہ کو حضرت سیّدۃ النساء بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زیارت نصیب ہوتی۔

حضرت اُمۃ الاول رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا ایک مرتبہ مراقبہ میں مشغول تھیں۔مراقبہ سے فارغ ہونے کے بعد کہنے لگیں کہ میرے بھائی ہدایت اللہ انتقال کر گئے ہیں اس لئے تعزیت کی رسم ہونی چاہئے۔ایک ماہ بعد جب بھائی کی وفات کا خط آیا تو اُس پر وہی وفات کی وہی تاریخ درج تھی جس تاریخ کو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا نے تعزیت کی تھی۔

حضرت اُمۃ الاول رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتی ہیں کہ جب عبدالقادر میرے شکم میں تھے تو اُس وقت میری کیفیت یہ ہوتی تھی کہ میں جب وضو کر کے قرآن مجید کی تلاوت کرتی تو میرے شکم میں جنبش پیدا ہو جاتی تھی اور جب تلاوت سے رُک جاتی تو جنبش بھی رُک جاتی تھی۔

حضرت سیّد عبدالقادر ثالث پان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ 12 ذیقعد 1026ھ کو اس

Marfat.com

دنیا میں تشریف لائے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے پیدائش کے گیارہ دن تک دودھ نہ پیا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد سے منقول ہے کہ ایک شب مجھے حضور غوثِ صمدانی محبوب سبحانی حضرت سیّد عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت باسعادت نصیب ہوئی۔ حضرت سیّد عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے اس مولودِ مسعود کو دکھا کر فرمایا کہ میری رضا جوئی مطلوب ہے تو اس کی تربیت کا خیال رکھنا کیونکہ یہ اپنے وقت کا قطب ہوگا۔ کتب سیر میں موجود ہے کہ اس اشارہ میں حضرت سیّد عبدالقادر ثالث پان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حاضر ہوئے تو آپ کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ اگر ہمارے اسلاف میں سے کسی نے بھی اپنے فرزند کے ہاتھ پر بیعت کی ہوتی تو میں بھی اس سے دریغ نہ کرتا۔ تجھے وہ مرتبہ ملا ہے کہ جس کا تقاضہ مشیت ایزدی سے یہ ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی فرمانبرداری کی جائے۔

شیخ بقا محمد سے کتب سیر میں منقول ہے کہ میں حضرت سیّد موسےٰ پاک دین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانے میں بھکر میں تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سلطان العارفین سیّد شاہ محمود رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جو وقت کے غوث تھے سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ اتفاقاً سیّد محمود شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس وقت مجنونانہ حالت میں رقص کناں تھے۔ سیّد موسےٰ پاک دین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو خیال آیا کہ اگر شاہ محمود صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس حالت میں میری طرف متوجہ ہوتے اور دعا فرماتے تو بہتر تھا۔ حضرت شاہ محمود صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے لب کشائی کرتے ہوئے فرمایا!

"اے موسیٰ! جس مرتبہ پر تو نے ترقی کی ہے وہ تو تجھ پر ظاہر ہے لیکن
تیرے گھر ایک فرزند پیدا ہوگا جس کا مرتبہ عظیم ہوگا۔"

حضرت سیّد عبدالقادر ثالث پان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے منقول ہے کہ میرے والد آم کے درخت کے نیچے پڑھا رہے تھے کہ اس اثناء میں بارش شروع ہوگئی۔ حضرت سیّد عبدالقادر ثالث پان رحمتہ اللہ

Marfat.com

تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ میں ہاتھ کا اشارہ کیا تو بارش رُک گئی۔

ایک مرتبہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ کی اولاد میں سے ایک شخص نے ملازم کے ہاتھ آپ رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ کو کہلا بھیجا کہ فلاں خادم برائے حصولِ ملازمت حاضر ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ نے جواباً پیغام بھیجا کہ اُسے کہو کے کھانا کھا کر چلا جائے۔ اُس نے پیغام بھیجا کہ گھر میں آپ رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ کی دولت کے تصدق کھایا کرتا ہوں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ نے پھر دوبارہ فرمان بھیجا کہ اسے کہو بیٹھ جائے اور کھانا کھالے۔ اُس نے پھر عذر کیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ نے تیسری مرتبہ بھی یہی پیغام کہلوا بھجوایا۔ اُس نے معذرت کی اور رخصت کی عرض کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ اُس کے اختیار میں ہے۔ وہ شخص اُٹھ کر چلا گیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ اس کا رزق بند ہو چکا ہے۔ ہم نے چاہا تھا کہ وہ کچھ عرصہ اور زندہ رہے لیکن اُس نے خود ہی نہ چاہا۔ بعد میں پتہ چلا کہ وہ شخص جاتے ہی انتقال کر گیا۔

کتب سیر میں روایت ہوتا ہے کہ ایک بندہ ایک شب بجمال سرور عالم حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوا۔ حضرت سیّد عبدالقادر ثالث پان رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی بغل میں تھے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم اُن کو چوم رہے تھے۔

وہ شخص صبح بیدار ہوتے ہی آپ رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور چاہا کہ رات کا خواب بیان کرے لیکن اُس کے کچھ کہنے سے پہلے ہی آپ رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ نے اُس سے فرمایا کہ بہتر ہے نا اہل کو محرم اسرار نہ بنایا جائے۔ وہ سمجھ گیا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ کا مطلب عدم اظہار ہے۔ چنانچہ وہ شخص قدم بوسی کر کے واپس تشریف لے گیا۔

گھر واپس لوٹتے وقت اُس شخص کے دل میں خیال آیا کہ میں بھلا کیوں اسرار کے اظہار کے درپے ہوں۔ ابھی یہ بات اُس کے دل میں ہی تھی کہ آپ رحمتہ اللہ تعالٰی علیہ با آواز بلند فرمایا کہ شاباش! اس راہ میں ایسا ہی ہونا چاہئے۔

Marfat.com

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضرت سیّد عبدالقادر ثالث پان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانہ میں اُن کے ایک ہم عصر اور باکمال درویش حضرت سیّد شاہ نظام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تھے۔ حضرت سیّد شاہ نظام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں حضرات پنجتن پاک کی زیارت نصیب ہوئی۔ اُنہوں نے حضرت سیّد عبدالقادر ثالث پان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تخت پوش دکھا کر فرمایا کہ اس پر سونا چاہئے۔ حضرت سیّد شاہ نظام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا کہ یہ میرے اختیار سے باہر ہے۔

صبح ہوئی تو حضرت سیّد عبدالقادر ثالث پان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا تخت حضرت سیّد شاہ نظام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھجوا دیا۔ حضرت شاہ نظام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ تخت پوش واپس کرتے ہوئے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جو کچھ میں نے خواب میں دیکھا ہے وہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیداری میں حاصل کیا ہے لیکن میں نے اُس وقت بھی معذرت کر لی تھی اور اب بھی معافی کا خواستگار ہوں۔

حضرت سیّد عبدالقادر ثالث پان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے وقت کے مشہور و معروف عارف اور بڑے زہدا میں شمار ہوتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے 1672ء میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزندگان زندگی میں ہی اس جانِ فانی سے کوچ فرما چکے تھے اس لئے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پوتے حضرت شیخ سیّد محمد غوث ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سجادہ نشین ہوئے۔

حضرت سیّد عبدالقادر ثالث پان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار مبارک آج بھی ملتان میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

Marfat.com

حضرت مخدوم سیّد محمد غوث ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام سیّد محمد غوث' کنیت ابوالحسن اور لقب جمال الدین تھا۔ سادات گیلانی خاندان سے تعلق تھا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ سیّدہ بی بی خاتون رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کا تعلق حسینی سادات سے تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ اپنے زہد وتقویٰ کی وجہ سے مشہور تھیں۔

حضرت مخدوم سیّد محمد غوث ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت باسعادت 29 جمادی الاول 1078ھ کو ہوئی۔

حضرت مخدوم سیّد محمد غوث ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار اپنے دور کے نابغہ روزگار میں ہوتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے زمانے میں یکتا' اہل زماں اور صاحب علم و عرفان بزرگ تھے۔ علم وعمل میں لاثانی' مظہر انوار صفات رب المشرقین' سند نشین جادہ غوث الثقلین اورنگ جلیس وسارۂ قطب الکونین' محب المساکین اور خصائل شمائل میں برگزیدہ زماں تھے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اوصاف حمیدہ بے شمار ہیں۔ لوگ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ماہتاب جمالِ الٰہی' آفتاب جلالِ نامتناہی' مخزن اذکار ربانی' گنجینۂ اسرار سبحانی' آئینہ تجلیات ذاتِ مظہر نور صفات کے القاب سے یاد کرتے ہیں۔

حضرت مخدوم سیّد محمد غوث ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ظاہری تعلیم وتربیت اپنے دادا حضرت سیّد عبدالقادر ثالث پان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کی اور اُن کی تربیت میں روحانی فیوض وبرکات سے مالا مال ہوئے۔ حضرت سیّد عبدالقادر ثالث پان رحمتہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بہت محبت کرتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دادا محترم کی طرح نابغہ روزگار شخصیات میں شمار ہوتے تھے۔ بعد از وصال حضرت سیّد عبدالقادر ثالث پان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مسند نشین ہوئے۔

حضرت مخدوم سیّد محمد غوث ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بے شمار کرامات مشہور ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس لوگ اپنے مسائل کے حل کے لئے حاضر ہوتے تھے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کے مسائل خوش اسلوبی سے حل فرماتے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں تین فرزند تولد ہوئے جن کا شمار بھی اپنے دور کے نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں ہوتا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بڑے صاحبزادے حضرت سیّد فتح محمد شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کمال و صاحب جلال بزرگ تھے۔ حضرت سیّد فتح محمد شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال حضرت مخدوم سیّد محمد غوث ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی میں ہی ہو گیا تھا۔ سادات پیر جال والا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت سیّد فتح محمد شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولاد میں سے ہیں۔ دوسرے فرزند سیّد دین محمد شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار بھی اپنے دور کے نابغہ روزگار میں ہوتا تھا اور تیسرے فرزند سیّد گل محمد شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تھے جو اپنے زہد و تقویٰ کی وجہ سے مشہور ہوئے۔ حضرت سیّد ذوالفقار شاہ گیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ انہی کی اولاد میں سے ہیں۔

حضرت مخدوم سیّد محمد غوث ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے 1725ء میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ مبارک بھی ملتان شریف میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

Marfat.com

حضرت مخدوم سیّد دین محمد شاہ المعروف
شیخ حامد گنج بخش ثالث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت مخدوم سیّد دین محمد شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ 1696ء میں اس دنیا میں تشریف لائے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام دین محمد اور لقب حامد اور گنج بخش تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے اوصافِ حمیدہ کی بدولت لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا رکھا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والد محترم حضرت سیّد محمد غوث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد اُن کی مسند پر صرف 29 برس کی عمر میں جلوہ افروز ہوئے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں یکساں طور پر مشہور تھے۔ لوگ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا با اقتدار بزرگ مانتے تھے اور اپنے مسائل کے حل کے لئے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔

حضرت سیّد دین محمد شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس جو کچھ بھی نذرانہ آتا تھا وہ غرباء اور مساکین میں تقسیم فرما دیتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دور میں والی ملتان شجاع خان آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے عقیدت مندوں میں سے تھا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے 1779ء کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پُر انوار آج بھی ملتان میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

Marfat.com

حضرت مخدوم جمال الدین المعروف

شیخ عبدالقادر چہارم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا اسم مبارک مخدوم جمال الدین ہے اور لقب شیخ عبدالقادر چہارم ہے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ 1758ء کو پیدا ہوئے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ظاہری وروحانی تعلیم اپنے والد محترم حضوت سید دین محمد شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کی۔سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خلافت سے سرفراز ہوئے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والد ماجد کے وصال کے بعد مسند نشین ہوئے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی رشد و ہدایت کا عرصہ صرف تین سال پر محیط ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس مختصر عرصہ میں بھی ہزاروں تشنگان دل کی پیاس بجھائی۔ نواب مظفر خاں والی ملتان آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے عقیدت مندوں میں سے تھا۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تین سال کے قلیل عرصے میں بھی رشد وہدایت کا ایسا دریا بہایا کہ ایک کثیر تعداد اس سے سیراب ہوئی۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے 1813ء کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے پسماندگان میں تین فرزند چھوڑے جن میں حضرت مخدوم صدرالدین شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سجادہ نشین ہوئے۔

Marfat.com

حضرت مخدوم صدر الدین شاہ المعروف شیخ محمد غوث ثالث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت مخدوم صدر الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ 1783ء میں ملتان میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بڑے کمال، متقی، پرہیز گار، عالم باعمل بزرگ تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کسب روحانی اپنے والد محترم حضرت مخدوم جمال الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عبادت و ریاضت میں بے مثال تھے اور علم و عرفان کی معراج پر تھے۔

شاہ شجاع درنائی بادشاہ کابل آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خاص معتقدین میں سے تھا۔ سکھ مہاراجہ رنجیت سنگھ باوجود غیر مسلم ہونے کے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے عقیدت رکھتا تھا۔ اس کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید تھے اور برصغیر پاک و ہند میں پھیلے ہوئے تھے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانے میں انگریزوں کی حکومت کا آغاز ہوا تھا۔ اُن سے پہلے سکھ حکومت تھی اور کچھ عرصہ افغانوں نے بھی حکومت کی۔ لوگوں کے حقوق بُری طرح پامال ہو رہے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے آخری زمانہ میں انگریزوں کو عروج ملا اور اُن کا اقتدار قائم ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اخلاقی خدمات کے عوض آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بے شمار سندوں سے نوازا گیا جو اب بھی مزار مبارک پر محفوظ ہیں۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے اور آپ رحمتہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ سے کئی کرامات کا ظہور ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی فہم وفراست کے حکمران بھی قائل تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسلمانوں کو فلاحی کاموں کی طرف ترغیب کی۔ خود بھی فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں جو بھی نذرانہ آتا تھا وہ فلاحی کاموں میں خرچ کر دیتے تھے۔ لوگ اپنے مسائل کے لئے حاضر ہوتے تو ہر ممکن اُن کی مدد فرماتے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیشہ اس وقت کے منتظر رہتے تھے کہ جہاں وہ اہل جہاں سے جو فنا اور مقامِ فنا ہے علیحدہ ہو کر جہانِ آفرین کے ساتھ بقا کا شرف وافتخار حاصل کریں۔ اسی وجہ سے آخری وقت میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے گوشہ نشینی اختیار کر لی تھی۔ گوشہ نشینی اختیار کرنے کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عبادت وریاضت میں مزید اضافہ ہو گیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے 1853ء میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال پر اہلیانِ ملتان حد درجہ مغموم تھے۔ ہر شخص آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے جنازے میں شامل ہونے کے لئے بے چین تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے جنازے میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ مبارک ملتان شہر میں جلوہ گاہ خلائق خاص وعام ہے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے پسماندگان میں تین صاحبزادے چھوڑے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے تینوں صاحبزادے پیر نور شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، سیّد محمد غوث بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور سیّد محسن شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دور کے نابغہ روزگار ولی اللہ ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بڑے صاحبزادے حضرت پیر نور شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مسند نشین ہوئے۔

Marfat.com

حضرت مخدوم پیر نور شاہ المعروف
شیخ حامد گنج بخش چہارم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام حضرت مخدوم پیر نور شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہے لیکن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ حامد گنج بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ 1808ء میں ملتان شریف میں پیدا ہوئے۔ ظاہری و باطنی تعلیم اپنے والد محترم مخدوم صدر الدین شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلوک کی منازل کو بخوبی طے کیا اور اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے راہِ طریقت کے نابغہ روزگار ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا خاندان برسوں سے ملتان میں اپنی بزرگی کی وجہ سے مشہور تھا آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے اسلاف کی اس صفت کو برقرار رکھا۔

حضرت مخدوم پیر نور شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فیض کا یہ عالم تھا کہ مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم بھی کافی بڑی تعداد میں حاضر ہوتے اور کسب فیض حاصل کرتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ لوگوں میں اپنی فہم و فراست کی وجہ سے مشہور تھے۔ دور دور سے لوگ اپنے مسائل کے حل کے لئے تشریف لاتے تھے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آخری زندگی میں تجرد اختیار کر لیا تھا اور ماسوائے اللہ کے سب سے فارغ ہو گئے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے 1868ء میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔

Marfat.com

حضرت پیر مخدوم ولایت شاہ المعروف عبدالقادر خامس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت پیر مخدوم ولایت علی شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو لوگ عبدالقادر خامس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام سے جانتے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ 1838ء میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ظاہری و باطنی تربیت اپنے والد محترم حضرت مخدوم پیر نور شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کیا اور ان کے وصال کے بعد سجادہ نشین ہوئے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایامِ طفولیت میں وہ جلوہ آرائی تھی کہ سبحان اللہ۔ دنیا کی چہل پہل اپنی طرف کھینچ لیتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حاکم اور محکوم دونوں کی نگہداشت کا پورا پورا خیال رکھا۔

حضرت پیر مخدوم ولایت علی شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے آباؤ اجداد کی عزت و وقار کو بلند رکھا۔ جس طرح آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے آباؤ اجداد بزرگی میں اور نیک نامی میں مشہور تھے اسی طرح لوگ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی عزت کی نگاہ سے دیکھتے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ جو کچھ بھی حاضر خدمت ہوتا تھا وہ سب فقراء اور مساکین میں تقسیم کر دیتے تھے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے 1878ء میں اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کی۔

Marfat.com

حضرت سیّد شیر شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت سیّد شیر شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کمال و عالی وقار' تہذیب ولیاقت کی مجسم تصویر تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت باسعادت 1873ء میں ہوئی۔ قرآن مجید اور دیگر ظاہری علوم بچپن میں ہی حاصل کر لئے تھے۔ ظاہری تعلیم و تربیت سے فارغ ہو کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلوک کی منازل اپنے والد محترم حضرت پیر مخدوم ولایت علی شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نگرانی میں طے کیں اور بعدازں خلافت سے سرفراز ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو عبادت سے بے حد شغف حاصل تھا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ علمائے دین کے اعزاز اور صلحاء کی پایہ شناسی میں خصوصی دلچسپی لیتے تھے۔ نہایت سادگی پسند تھے لیکن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت میں سادگی میں بھی ایک رعب و دبدبہ تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے آباؤ اجداد کی طرح زہد و تقویٰ' حق پرستی' صبر و شکر میں بے مثال تھے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو سنت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بلا کا عشق تھا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و اہل بیت اور اولیائے اللہ کے شیدائی تھے۔ حضور غوث پاک محبوب سبحانی سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے شیدائی تھے۔

حضرت سیّد شیر شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے تاریخ وصال اور دیگر حالات و واقعات کے بارے میں کتب سیر خاموش ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار اپنے آباؤ اجداد کے مزارات کے ساتھ ملحق ہے۔

Marfat.com

حضرت سیّد راجن شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت سیّد راجن شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ 1878ء میں ملتان میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت پیر مخدوم ولایت علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بچپن میں قرآن پاک کی تعلیم حاصل کی اور اُس کے بعد ظاہری تعلیم کے لئے سکول بھی گئے۔

بعد ازاں فراغت سکول آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مولوی نظام الدین صاحب کی شاگردی اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ذہانت وفطانت سے نواز رکھا تھا۔ صوم وصلوٰۃ کے بے حد پابند تھے اور دکھاوے سے پاک تھے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے روحانی تربیت اپنے والد بزرگوار کے زیر سایہ حاصل کی اور سلوک کی منازل طے کیں۔

1904ء میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو میونسپل کمشنر کا عہدہ ملا۔ 1911ء میں صدر کے فرائض انجام دیئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ نے نہایت خوش اسلوبی سے اپنے منصب فرائض کو ادا کیا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے تاریخ وصال اور دیگر حالات وواقعات کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار بھی اپنے جدامجد کے قریب ہے۔

Marfat.com

حضرت مخدوم سیّد محمد صدر الدین شاہ المعروف مخدوم محمد غوث رابع رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت مخدوم سیّد محمد صدر الدین شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت باسعادت 1868ء میں ملتان میں ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت پیر مخدوم سیّد ولایت علی شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بڑے صاجزادے تھے۔ کم سنی میں ہی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیشانی نورانی تھی اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سن شعور کو پہنچتے تک ابتدائی تعلیم و تربیت سے فارغ ہو چکے تھے۔

دینی تعلیم سے فراغت کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو سکول داخل کرادیا گیا۔ 1878ء میں والد محترم حضرت پیر مخدوم سیّد ولایت علی شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد منصب سجادگی پر جلوہ افروز ہوئے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی خاندانی روایات و اقدار کو برقرار رکھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مشرباً قادری اور مذہباً اہل سنت والجماعت تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بلا کا عشق تھا اور خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دلدادہ تھے۔ اہل بیت کے فدائی اور حضور محبوبِ سبحانی سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ قلبی لگاؤ رکھتے تھے۔ خوش شکل ہونے کے ساتھ ساتھ خوش سیرت بھی تھے۔ لوگ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اخلاق کے گرویدہ تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ میں حلم و استقلال' شجاعت و وقار' صبر و پرہیزگاری' خوش طبعی و سخاوت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔

Marfat.com

حضرت مخدوم سیّد محمد صدر الدین شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کی منکسر المزاجی کا یہ حال تھا کہ ایک مرتبہ درگاہ کا خادم بیمار ہو گیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُس وقت تک اُس کی تیمارداری میں مصروف رہے جب تک کہ وہ تندرست و توانا نہ ہو گیا۔

ایک مرتبہ محرم الحرام میں عاشورہ کے موقع پر یہ افواہیں بہت زیادہ پھیلنے لگیں کہ اس دفعہ شدید فسادات کا خطرہ ہے۔ ملتان کے رہائشی ان خبروں کو سن کر بے حد پریشان تھے۔ اُس وقت کے ملتان کے ڈپٹی کمشنر نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ایک عریضہ بھیجا کہ اس اُبھرتے ہوئے طوفان کو مناسب طریقے سے روکنے کے لئے بحیثیت نگران ذمہ داری سنبھالیں تو ہمیں اُمید ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی شرکت کی وجہ سے شر پسندی کا خطرہ نہ ہو گا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے شر پسندوں کے فتنے سے بچنے کے لئے بحیثیت نگران ذمہ داری قبول فرمالی۔ بعض شر پسندوں کا شر انگیزی کا ارادہ تھا مگر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بحیثیت نگران ذمہ داری قبول کرنے پر اُن کا ارادہ بدل گیا۔ اس طرح آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خوش اسلوبی کی وجہ سے عاشورہ کا دن خیر خیریت اور امن و امان سے گزر گیا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس خوش اسلوبی کی وجہ سے ڈپٹی کمشنر نے متاثر ہو کر اعزازی اسناد سے نوازا جو کہ آج بھی تبرکات میں محفوظ ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو رئیس اعظم ملتان کا خطاب دیا گیا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ان سب باتوں سے ماورا رہتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حسن سلوک سے ہزاروں لوگ متاثر ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ اتباع شریعت میں اپنے آباؤ اجداد کی طرح ہر مادی صفات سے ماورا تھے۔ ہمہ اوقات ذکر و فکر میں مشغول رہتے تھے۔ اتباع سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر عمل پیرا رہتے اور کبھی بھی کوئی نماز قضاء نہ کرتے تھے۔

Marfat.com

1912ء میں جب برطانیہ سے بادشاہ جارج پنجم ہندوستان تشریف لایا تو اُس نے دہلی میں اجلاس طلب کیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بحیثیت رئیس اعظم ملتان کے اس اجلاس میں شرکت کا دعوت نامہ موصول ہوا۔ دعوت نامہ میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نیک نیتی کا ذکر کرتے ہوئے یہ استدعا کی گئی کہ جارج پنجم کو دعائے خیر سے نوازیں۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ رعایا اور عوام کی دل جوئی کے لئے ہر تکلیف اٹھانے کو تیار رہتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ میں ان کا مشیر ہوں اور ان کی مشکلات کو حل کرانے کے لئے سرکار سے رابطے میں رہتا ہوں۔

حضرت مخدوم سیّد محمد صدر الدین شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دو شادیاں کیں۔ پہلی بیوی کا تعلق آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہی خاندان سے تھا اور سیّد شادی شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دختر نیک اختر تھیں اور دوسری خاتون حضرت سیّد حامد شاہ گردیزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی صاحبزادی تھیں۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال 1945ء کو ملتان میں ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار مبارک اپنے جدامجد حضرت موسےٰ پاک شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے قریب واقع ہے۔ 10 محرم الحرام کو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو عرس مبارک نہایت عزت و احترام سے منایا جاتا ہے۔ پاک و ہند سے ہزاروں عقیدت مند حاضر ہو کر کسب فیض حاصل کرتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت سیّد مجتبےٰ شاہ گیلانی المعروف مختار حسین شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام ''سیّد مجتبےٰ شاہ'' ہے اور ''مختار حسین'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیّد مخدوم صدرالدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزند تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ 1891ء میں ملتان شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے زہد و تقویٰ اور عبادت و ریاضت کی وجہ سے نابغہ روزگار تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ میں خاندانِ قادریہ حضرت غوث بندگی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضور غوث الاعظم سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے انوار متجلی بدرجہ اُتم موجود تھے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ کا تعلق سادات گردیزی کے بااثر خاندان سے تھا اور وہ سیّد حامد شاہ گردیزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی صاحبزادی تھیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدۂ ماجدہ اپنے اخلاق اور عبادت و ریاضت کی وجہ سے نابغہ روزگار خواتین میں شامل تھیں۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بچپن ہی سے اپنے جدِ اعلیٰ حضرت سیّد موسیٰ پاک شہید المعروف حضرت کلیم اللہ شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کا بہت شوق تھا اور اُن سے روحانی فیض حاصل کرنے کے متمنی تھے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرآن شریف چھوٹی عمر میں ہی ختم کر لیا جس کے بعد ابتدائی تعلیم کے لئے سکول میں داخل کروا دیئے گئے۔ فہم و فراست کا یہ عالم تھا کہ صرف

Marfat.com

نو سال کی عمر میں ہی نویں جماعت کا امتحان پاس کر لیا۔ نویں جماعت کا امتحان پاس کرنے کے بعد جب دسویں جماعت میں آئے تو معاً یہ خیال دل میں آیا کہ دسویں جماعت کا امتحان پاس کرنے کے بعد والد صاحب کہیں کسی ملازمت یا عہدہ کے شکنجے میں نہ جکڑ دیں اس لئے ظاہری تعلیم سے متنفر ہو گئے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ظاہری تعلیم کو چھوڑ کر عرفانِ الٰہی کے امتحان کی تیاری شروع کر دی اور علومِ معارفہ اور عربی و فارسی میں دسترس حاصل کی۔ قلیل عرصہ میں ہی شوق و ذوق ایزدی کی وہ کیفیت طاری ہوئی کہ تمام مخلوق سے قطع تعلق کر کے تجرد کے مرتبہ پر فائز ہو گئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے قلب کی صفائی کے لئے عبادت و ریاضت شروع کر دی۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والدین اور قریبی رشتہ داروں سے درخواست کی کہ وہ جس معراج پر عروج حاصل کرنے کی تمنا رکھتے ہیں اُس کے مکمل ہونے تک اُن کو معاف رکھیں۔ نیز فرمایا کہ میں جنگلوں میں نہیں جانا چاہتا' نہ ہی پہاڑوں میں چھپنا چاہتا ہوں اس لئے کہ یہ سب آپ لوگوں پر شاق گزرے گا۔ مجھے صرف ایک کوٹھری میں رہنے دیجئے جہاں میں سب سے الگ تھلگ رہ کر عبادت کر سکوں۔

گھر والوں نے جب کھانے پینے کا اصرار کیا تو فرمایا کہ ایک شخص کو متعین کر دیا جائے جو شام کی شام میری خبر گیری کیا کرے لیکن اُسے سمجھا دیں کہ کھانے کی مقدار میں کسی بھی صورت اضافہ نہ کرے اور نہ ہی میرے راز فاش کرے ورنہ میں یہ سلسلہ بھی بند کر دوں گا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ان باتوں سے معلوم ہوتا تھا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بزرگانِ اسلاف جو کہ چلہ کشیوں میں مصروف رہے تھے اُن کی طرح عبادت و ریاضت کا لطف اٹھانا چاہتے تھے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ریاضت و مجاہدات میں خود کو اس طرح غرق کر لیا کہ چند دنوں ہی میں ظاہری ملبوسات ترک کر دیئے اور صرف ایک تہبند اور چادر زیب تن کر

Marfat.com

لی۔ باقاعدگی سے روزہ رکھتے اور افطاری کے وقت صرف ایک گلاس پانی پر گزارہ کرتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کئی برسوں تک اس طریقے سے دنیا سے کنارہ کش رہے اور عبادت وریاضت میں مصروف رہے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خادم جو کہ بعد میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید ہوئے ہر طرح سے وفاداری کا ثبوت دیا اور ہر وہ راز جو بعض اوقات اُس کے سامنے ظاہر ہوتے تھے لوگوں کو پوشیدہ رکھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر اُسے فتوح الغیوب جو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے زیر مطالعہ تھی کے مشکل اسرار ومقامات سے آگاہ فرماتے۔ کشف قلوب کی منازل کے بعد کرشمات بھی بیان فرماتے تھے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خادم ناصر خاں کا بیان ہے کہ ایک فقیر کی نسبت فرمایا کہ یہ چوتھے روز مر جائے گا اور ویسا ہی ہوا۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ چند طالب علم جو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ انٹر کے امتحان میں بیٹھ چکے تھے ملاقات کے لئے تشریف لائے اور خادم خاص ناصر خاں کی زبانی کہلا بھیجا کہ ہمیں ملاقات کی اجازت دی جائے تاکہ دعاؤں کا موقع بھی ہاتھ آجائے۔

ناصر خاں نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اطلاع کی تو فرمایا کہ انہیں کہو کے مجھے ملاقات سے عاجز فرمائیں اور دعا میں ضرور کردوں گا۔ کچھ عرصہ بعد اُن طالب علموں کی معرفت علم ہوا کہ وہ سب کامیاب ہو گئے تھے لیکن ایک رہ گیا تھا۔ جو طالب علم رہ گیا تھا وہ دوڑتا ہوا آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آیا اور خادم خاص ناصر خاں کے ہاتھ پیغام بھیجا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہلا بھیجا کہ فکر نہ کرے کچھ دنوں میں ہی اُس کے پاس ہونے کی خوشخبری بھی آجائے گی۔ لہٰذا کچھ دنوں بعد جب نتائج باقاعدہ طور پر سامنے آئے تو وہ بھی پاس ہو گیا تھا۔

ایک دن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خادم خاص ناصر خاں سے فرمایا کہ ہم اب قریب الارتحال ہیں۔ خادم یہ سن کر ضبط نہ کر سکا اور جا کر حضرت مخدوم سید صدرالدین رحمتہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ کے گوش گزار کردیا اور کہا کہ اگرچہ میں مجاز نہیں ہوں کہ صاحبزادہ کے راز فاش کروں مگر یہ خوف بھی ہے کہ معاملہ کہیں خراب نہ ہو جائے اور میں عتاب میں آ جاؤں۔ صاحبزادہ کی حالت خطرناک معلوم ہوتی ہے اور اُن کی زبانی مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ حبیب سے حبیب کی ملاقات کی منزل طے کرنے والے ہیں۔

حضرت مخدوم سید صدرالدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ یہ سن کر گھبرا گئے اور اُسی وقت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات کے لئے پہنچے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی حالت عجیب تھی۔ اُنہوں نے ہاتھ لگایا تو حرارت محسوس ہوئی۔ کھانسی کی بھی شدت تھی۔ اُنہوں نے روتے ہوئے فرمایا!

"اگر صلاح ہو تو سول سرجن کو دکھایا جائے۔"

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ

"بابا جان! آپ جو چاہیں کریں لیکن بہتر یہی ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیں۔ انگریزی ادویہ سے مجھے ویسے بھی نفرت ہے۔"

حضرت مخدوم سید صدرالدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

"چلو دوا نہیں سہی لیکن دکھانے میں کیا حرج ہے۔"

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ والد محترم کی یہ بات سن کر خاموش ہو گئے۔ سول سرجن اور دیگر طبیبوں کو بلایا گیا تو سب سے پہلا علاج یہ طے ہوا کہ تبدیلی مکان انتہائی ضروری ہے کیونکہ یہ جگہ بہت تنگ ہے اس لئے مضر صحت ہے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دبے لفظوں فرمایا کہ

"مجھے تو یہی مکان مرغوب ہے لیکن تبدیلی مکان تو خود بخود درپیش ہے۔"

پھر حضرت مخدوم سید صدرالدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے فرمایا کہ وہ جو چاہیں۔ اُسی شب والدہ صاحبہ اور دیگر تمام رشتہ دار ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ آخرکار 24

Marfat.com

جمادی الاولیٰ 1331ھ بوقت شب 11 بجے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ والد ماجد کے ہمراہ فٹن پر سوار ہو کر اپنی آماجگاہ جہاں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا پہنچی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ وہاں پہلے سے موجود تھیں۔

وصل الی اللہ کا شوق بھی تھا اور وعدہ وصل بھی معلوم ہو چکا تھا اس لئے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت ہی ہشاش بشاش تھے۔ جتنے بھی لوگ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ آئے تھے اُن سب کو آرام کرنے کا کہا۔ والدہ صاحبہ کو بھی آرام کرنے کا مشورہ دیا اور دیرینہ خادم ناصر خاں کو بھی آرام کرنے کو فرمایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس بات کی فکر تھی کہ کہیں دیرینہ عشق میں کوئی خلل واقع نہ ہو جائے۔

جب سب لوگ تشریف لے گئے تو یوں مناجات شروع کر دیں۔

"اے دافع المہمات والبلیات چونکہ یہ عاجز صرف تیرے ہی جمال کا مشتاق ہے اور تیرے ہی وصال کا دلدادہ ہے اور تیرے ہی لئے مخلوقات سے یکسوئی اختیار کی۔ سب کچھ چھوڑ کر تجرد اختیار کیا۔ اے فیاض! تیرے تجلیات اور افاضات نے مجھے تیرا ایسا شیدائی کیا ہے کہ دنیا و مافیہا میری نظروں میں نہیں جچتی۔

میرا کمال محبت تیرا کمال جلال
وحی مباد کہ نقصان پذیرائیں دو کمال

اے ذوالجلال! میرے والدین اس فکر میں ہیں کہ میں بیمار ہوں۔ ڈاکٹر اور طبیب بیٹھے ہیں مگر میرے رگ رگ میں یہ ندا گونج رہی ہے کہ

از سرِ بالیں من برخیز اے ناداں طبیب
درد مندے عشق رادارو بجز دیدار نیست

بعض مجھے دیوانہ کہتے ہیں کہ تمام آرام و آسائش محلات ولباسِ فاخرہ

Marfat.com

اور طعامِ لذیز کو چھوڑ کر ایک تنگ حجرے اور ایک عام سے لباس میں بے خواب رہتا ہے۔ بھلا یہ کہاں کی عقل مندی ہے۔ مگر اے خلاق عالم وہ اس سے بے خبر ہیں کہ

دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی
دیوانہ تو ہر دو جہاں راچہ کند

اے مجیب الدعوات! اب اس وقت کہ تجرد حاصل ہے سب کچھ حتیٰ کہ حجرہ بھی جدا ہو گیا ہے اب قفس بدن سے بھی رہا کر کے مرغابِ عرش بنادے تاکہ جو تجلیات وانوارات خاصہ ہیں اُن سے مشکوف و مشہور ہوں۔

حجاب چہرۂ جاں مے شود غبارتنم
خوشا دمی کہ ازیں چہرہ پردہ برفگنم

اس تمنا کے اظہار کے بعد پیغام داعی اجل آیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تو پہلے سے ہی تیار تھے۔ کلمہ پڑھا اور اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے 24 جمادی الاول 1331ھ کو وصال پایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نمازِ جنازہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد حضرت مخدوم سیّد صدر الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے پڑھائی۔ نمازِ جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے آباؤ اجداد کے پہلو میں دفن کیا گیا جہاں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ مبارک آج بھی مرجع گاہ خاص و عام ہے۔

Marfat.com

حضرت عبدالرشید حقانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت مخدوم عبدالرشید حقانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان میں قادری سلسلہ کے نابغہ روزگار ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چچا زاد بھائی ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تاریخ پیدائش کی تصدیق کتب سیر سے نہیں ہوتی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت میراں سیّد علی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے اور اُنہی کے پاس رہ کر سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خلافت سے نوازے گئے۔

حضرت میراں سیّد علی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار بھی اپنے دور کے نابغہ روزگار میں ہوتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کی خدمت میں تین سال گزارے اور اُنہی کے حکم سے ملتان میں آ کر قیام کیا۔ ملتان میں جس جگہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا قیام ہوا وہ جگہ آج آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام سے مشہور ہے۔

حضرت عبدالرشید حقانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے چار شادیاں کیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی پہلی زوجہ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہمشیرہ سے ہوئی۔ دوسری شادی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے شاہ تغلق کی صاحبزادی سے کی۔ دوسری شادی کے متعلق روایت یہ ہے کہ شاہ تغلق کو کھانے میں کرم نظر آتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دعا فرمائی تو اُس کا یہ عارضہ دور ہو گیا۔ شاہ تغلق نے ازراہِ عقیدت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنی بیٹی عقد میں دے دی۔ تیسری شادی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے رائے لونا کی صاحبزادی سے کی اور چوتھی شادی قوم مڑل میں ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ کے چار صاحبزادے صاحب ولایت ہوئی۔ حضرت مخدوم ابوبکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت مخدوم محمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت مخدوم حسن رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت مخدوم ایوب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

حضرت مخدوم ایوب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شاہِ صدر قتال کے نام سے مشہور ہوئے اور اُن کی خانقاہ دیناپور سے جانب مشرق کچھ دور واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔ حضرت مخدوم حسن رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ کہروڑ میں واقع ہے۔

حضرت شیخ فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں اور بھائی عبدالرشید قلعہ ہانس میں بیٹھے تھے۔ عبداللہ قوال نے جب یہ شعر پڑھا

آنکس کر بمعود سراسر نزدیک ست
از جان عدم گشت زموئے باریک ست

تو بھائی عبدالرشید کا حال متغیر ہو گیا اور اُن پر بے خودی کی کیفیت طاری ہو گئی۔ رقص کرنا شروع کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے آسمان کی طرف پرواز شروع کر دی۔ میں نے دامن پکڑ کر روک دیا۔ دوبارہ اُڑنے لگے تو میں نے دوبارہ دامن پکڑ کر روک دیا۔ جب تیسری مرتبہ پرواز کی تو میں انہیں پکڑ کر حجرہ میں لے آیا اور عبداللہ قوال کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ عبداللہ قوال فوراً خاموش ہو گیا۔ تجلی شوق کا شعلہ نمودار ہوا اور رات کی تاریکی میں حجرہ کے اندر روشنی ہو گئی۔

حضرت شیخ فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور بھائی عبدالرشید ایک جگہ اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے مجاہدے کا حال پوچھا تو فرمایا کہ میں نے ساتویں دن ایک گھونٹ پانی سے روزہ افطار کیا ہے۔ اس حساب سے میں نے تین سال میں پانی کا ایک کاسہ پیا ہے اور دو سیر ستو اس مدت میں کھایا ہے اور ہمیشہ کھڑے ہو کر حضورِ حق میں مشغول و متوجہ رہا ہوں اور کسی قسم کی تشویش محسوس نہیں کی اور نہ ہی کبھی ضعف کی وجہ سے کمزور ہوا ہوں۔

Marfat.com

روایت ہے کہ ایک سلطان تغلق کی ملکہ نے خواہش ظاہر کی کہ میں اپنی لڑکی کے شوہر کو دیکھنا چاہتی ہوں۔ چنانچہ انہوں نے ایک روزن سے شیخ عبدالرشید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بہت ضعیف تھے اور بادشاہ کی لڑکی خوردسالہ تھی۔ بیگم بہت غمگین ہوئی اور غصہ میں آگ سے بھری ہوئی انگیٹھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر اُلٹ دی۔ وہ انگارے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ٹکراتے ہی جواہرات میں تبدیل ہو گئے۔ یہ جواہرات دیکھ کر لوگ ٹوٹ پڑے اور سب اٹھا کر لے گئے۔ ملکہ یہ سب دیکھ کر سخت پریشان ہو گئی اور حاضر خدمت ہو کر معافی کی خواستگار ہوئی۔ اس واقعہ کے بعد ہی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی شادی شاہ تغلق کی صاحبزادی سے ہوئی۔

ایک مرتبہ شاہ تغلق کا ایلچی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُس وقت چالیس آدمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ ہل چلانے میں مصروف تھے۔ ایلچی نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو سلام کیا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کو کوئی جواب نہ دیا اور بدستور ہل چلانے میں مصروف رہے۔

تیسرے پھیرے پر جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ایلچی کے نزدیک آئے تو اُس کے سلام کے جواب میں وعلیکم السلام کہا۔ ایلچی نے عرض کیا کہ حضرت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تو شرعی احکام سے واقف ہیں میں حیران ہوں کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلام کا جواب پہلے کیوں نہ دیا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ

> ”میں یہاں موجود ہی نہ تھا دہلی گیا ہوا تھا کیونکہ بادشاہ تغلق کے گھر کو آگ لگ گئی تھی اور میں اُس کی حفاظت کے لئے گیا ہوا تھا۔ اب اُس کی لڑکی کو آگ سے نکال کر واپس آیا ہوں اور جواب میں تاخیر کی وجہ بھی یہی ہے۔“

شاہ تغلق کے ایلچی نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات سن کر تاریخ نوٹ کر لی۔

Marfat.com

جب وہ ایلچی واپس دہلی پہنچا تو اُسے پتہ لگا کہ شاہ تغلق کے محل میں آگ لگی تھی اور آگ اُسی تاریخ کو لگی تھی جو تاریخ اُس نے اپنے پاس نوٹ کی تھی اور ایک چرم پوش درویش نے بادشاہ کی لڑکی کو آگ سے بچایا تھا۔

حضرت مخدوم عبدالرشید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی خانقاہ میں ایک کنواں کھدوایا تھا جس کے متعلق مشہور ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعا ہے کہ جو اس کنویں کا پانی پیئے گا وہ شفایاب ہوگا۔ پہلے تو یہ کنواں سارا سال کھلا رہتا تھا لیکن اب یہ کنواں صرف عرس کے ایام میں کھلا جاتا ہے۔ ہزاروں لوگ اس کنویں کا پانی پیتے ہیں اور شفایاب ہوتے ہیں۔

ایک دن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عبادت میں مشغول تھے کہ ایک شخص نے حجرہ کے دروازہ پر آ کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خادم سلطان ایوب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا کہ شیخ عبدالرشید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں یہ پھول پہنچا دو۔

سلطان ایوب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حسب ارشاد وہ پھول آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو پہنچا دیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نماز ادا کر رہے تھے۔ نماز کی ادائیگی کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے پھول سونگھا اور سر سجدہ میں رکھ دیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سجدے میں ہی داعی اجل کو لبیک کہا۔ تجہیز و تکفین کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اسی حجرہ میں دفن کیا گیا جہاں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عبادت میں ہمہ وقت مصروف رہتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے 669ھ کو وصال پایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار مبارک آج بھی ملتان میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

Marfat.com

حضرت پیر محمد شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت پیر محمد شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت محکم الدین سیرانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دیگر حالات وواقعات کے بارے میں کتب سیر سے کچھ بھی معلوم نہیں ہوتا۔

❁❁❁

حضرت حافظ بولا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ مبارک محلہ ساگ دیڑھا میں واقع ہے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دیگر حالات وواقعات کے بارے میں بھی کتب سیر یکسر خاموش ہیں۔

❁❁❁

حضرت عنایت اللہ اویسی قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دور کے عالی مرتبت اور نامور بزرگوں میں شمار ہوتے تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مورثِ اعلیٰ حضرت فقیر عبدالقادر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عراق سے ہجرت کر کے ہندوستان تشریف لائے تھے۔

حضرت عنایت اللہ اویسی قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیشہ روزے سے رہتے تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے جد امجد کی طرح واقف طریقت' چشمہ اسرارِ الٰہی اور منبع فیوض لامتناہی تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہمہ وقت عبادت وریاضت میں مشغول رہتے تھے۔توحید وتحقیق میں بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کامل تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار

Marfat.com

حضرت پیر برہان الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ مبارک کے ساتھ اندرون بوہڑ گیٹ واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

حضرت حافظ علی مدد اویسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت حافظ علی مدد اویسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت حافظ عنایت اللہ اویسی قادری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزند رشید تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عقلی و نقلی علوم اور ظاہری و باطنی تصرفات کمال کا درجہ حاصل تھا۔ اکثر وقت عبادت و ریاضت میں مصروف رہتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلوک کی تمام منازل اپنے والد بزرگوار کی خدمت میں رہ کر طے کیں۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے کسب فیض سے ہزاروں لوگ مدارج قربِ الٰہی تک پہنچے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذات کشف و عرفان کا منبع تھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولاد میں حضرت حافظ علی مردان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی کامل بزرگ ہوئے ہیں۔

حضرت حافظ علی مدد اویسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار اندرون بوہڑ گیٹ احاطہ پیر برہان الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک اپنے والد ماجد کے ساتھ واقع ہے۔

حضرت پیر سوہن شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان میں واقع ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دیگر حالات و واقعات کے بارے میں کتب سیر یکسر خاموش ہیں۔

Marfat.com

حضرت خالد بن ولید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت خالد بن ولید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ قریشی النسل ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ محمود غزنوی کے زمانے میں ملتان تشریف لائے اور ملتان تشریف لانے والے اولین اولیائے کرام میں سے ہیں۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق ایک روایت مشہور ہے کہ ایک مرتبہ شتر بانوں نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے کچھ گستاخی کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بد دعا سے علاقہ کی سب اونٹنیوں کے دودھ میں سے مکھن نکلنا بند ہو گیا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار شریف کے گنبد میں ایک سفید پتھر لگا ہوا ہے جس کے متعلق مشہور ہے کہ یہ اونٹنیوں کا مکھن تھا جو پتھر کا ہو گیا ہے۔ اس پتھر کے بارے میں یہ بھی مشہور ہے کہ اس میں کبھی کبھار مکھن کا قطرہ ٹپکتا ہے اور جس روز آخری قطرہ گرے گا اُس روز قیامت آ جائے گی۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ مبارک کی عمارت گو کہ بالکل شکستہ ہو گئی لیکن اس مزار کی ہیبت جلالی اب بھی قائم ہے اور زائرین جب مزارِ مبارک پر حاضر ہوتے ہیں تو اُن پر خاص قسم کی ہیبت طاری ہو جاتی ہے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تاریخ وصال اور دیگر حالات و واقعات کے بارے میں کتب سیر یکسر خاموش ہیں۔

Marfat.com

حضرت مخدوم شاہ علی محمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت مخدوم شاہ علی محمد بن حسین شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق حضرت امام تقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولاد پاک سے ہے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان میں قادریہ سلسلہ کے مشہور بزرگ ہوئے ہیں۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت مخدوم سیّد محمد غوث بندگی گیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور سلوک کی منازل طے کیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت مخدوم سیّد محمد غوث بندگی گیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حکم سے موضع شیر شاہ کے قریب ایک چاہ پر جسے چاہ چلے والا کہتے ہیں کے نزدیک بارہ سال متواتر عبادت و ریاضت کی۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو مرشد پاک کی طرف سے شیر شاہ کا لقب عطا ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدوں کی تعداد لاکھوں میں بتائی جاتی ہے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق مشہور ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ عادت تھی کہ ہر روز بعد از نمازِ مغرب چالیس فقراء کے پاؤں دبایا کرتے تھے۔ ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ کل 39 فقراء ملے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کے پاؤں دبانے سے فارغ ہو کر ایک کتے کے پاؤں دبانے لگ گئے۔ فارغ ہونے کے بعد جب اپنی جائے قیام پر تشریف لائے تو اُس شب ایک مردِ غیب نمودار ہوا اور اُس کے ہاتھ میں چاولوں کی ایک پلیٹ تھی اور دوسرے ہاتھ میں پانی کی صراحی تھی۔ اُس نے دونوں چیزیں آپ رحمتہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ کو پیش کیں اور کہا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا چلہ بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو گیا اور یہ طعام بہشت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے واسطے بھیجا گیا ہے اسے تناول فرمالیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ طعام نوش فرمایا اور دوگانہ نفل شکرانے کے ادا کیے۔

اُس مردِ حق نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو کچھ روپے بھی پیش کیے کہ اس میں سے جس قدر چاہیں رکھ لیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مجھے مالِ دنیا سے کچھ غرض نہیں ہے۔ لیکن اُس مردِ حق کے اصرار پر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے چند روپے رکھ لئے۔ اُس مردِ حق نے کہا کہ جب تک آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نسل قائم رہے گی یہ روزینہ اُن کو ملتا رہے گا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو روحانی دولت سے تو سرفراز فرمایا ہی تھا لیکن اس کے علاوہ چھ فرزند حاجی محمد شریف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت شاہ محمد شیر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت شاہ سلطان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت شاہ محمود رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت شاہ عبدالرسول رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شامل ہیں۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیٹے حضرت شاہ شیر محمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سوا کوئی بھی صاحب اولاد نہیں ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ مبارک پہلے دریائے چناب کے کنارے موجود تھا جو کہ دریا میں طوفان آنے کی وجہ سے منہدم ہو گیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تابوت مبارک وہاں سے نکال کر چاہ شریفاں والا نزد شیر شاہ دوبارہ دفن کیا گیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تابوت جب نکالا گیا تو ہزاروں لوگوں نے زیارت کی سعادت حاصل کی۔ اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود جسم مبارک اس طرح تروتازہ تھا کہ جیسے کچھ لمحے پہلے وصال ہوا ہو۔

Marfat.com

حضرت حاجی بغدادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت حاجی بغدادی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار بھی ملتان کے نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں کتب سیر یکسر خاموش ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ مبارک حضرت شاہ شمس سبزواری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار کے نزدیک ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کشف وکرامت بزرگ تھے۔

❁❁❁

حضرت پیر ولا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت پیر ولا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ولی کامل اور نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں شامل تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق جٹ لاڑ قوم سے تھا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت مولانا خدا بخش خیر پوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلوک کی تمام منازل اُن کے پاس ہی رہ کر طے کیں اور خلافت سے سرفراز ہوئے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے درس وتدریس کا سلسلہ بھی جاری رکھا ہوا تھا اور جس مسجد میں درس دیتے تھے وہ مسجد آج بھی موجود ہے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام سے منسوب ہے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار آغا پورہ کے نزدیک محلہ ولا چوک جو کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام سے مشہور ہے واقع ہے۔

❁❁❁

Marfat.com

حضرت سیّد زین العابدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت سیّد زین العابدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار اپنے وقت کے نابغہ روزگار میں ہوتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ولی کامل حضرت شیخ سیّد شجاع رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزند ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حسینی سیّد ہیں اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوتا ہوا حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شجرہ نسب ذیل میں بیان کیا جا رہا ہے۔

حضرت سیّد زین العابدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن حضرت سیّد شیخ شجاع رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن حضرت سیّد عمر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن حضرت سیّد عبداللطیف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن حضرت سیّد اسماعیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن حضرت سیّد امام جعفر صادق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن حضرت سیّد امام باقر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن حضرت سیّدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن شہید کربلا حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت سیّد زین العابدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سہروردی سلسلہ کے نامور بزرگ حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور سلوک کی منازل طے کیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو فیض روحانی پیرانِ پیر حضور سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی حاصل ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے مرشد حضرت شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حکم سے شکوٹ میں آ کر آباد ہوئے۔ موضع شکوٹ ملتان کی نواحی بستیوں میں سے ہے۔

Marfat.com

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بے شمار کرامتوں کا اظہار ہوا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عبادت و ریاضت میں بے حد شغف رکھتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس لوگ اپنے دنیاوی اور روحانی مسائل کے حل کے لئے تشریف لاتے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کے مسائل کا شافی حل تجویز فرماتے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دو شادیاں کیں۔ پہلی شادی حضرت بی بی ایمنہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا سے کی جن کے بطن سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے تین فرزند تولد ہوئے۔ ان میں حضرت سیّد سلطان قیصر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جن کا مزار بخارا میں ہے اور دوسرے سیّد محمود رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جن کا مزار آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار سے متصل ہے اور تیسرے حضرت سیّد سہران رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جن کا مزار بھی بخارا میں ہے۔ دوسری بیوی کا نام حضرت عائشہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی تین فرزند تولد ہوئے جن میں سے پہلے فرزند حضرت سیّد احمد معروف سخی سرور سلطان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار کے ساتھ متصل ہے اور دوسرے فرزند حضرت سیّد عبدالغنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جن کا مزار بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ متصل ہے اور تیسرے فرزند حضرت سیّد معروف خان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جن کا مزار آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار سے جانب شمال حضرت عائشہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار سے متصل ہے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تاریخ وصال اور دیگر حالات و واقعات کے بارے میں کتب سیر خاموش ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ مبارک ملتان کے نواح میں واقع قصبہ شکوٹ میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

Marfat.com

حضرت سلطان پیر احمد قتال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت پیر جلال مستی اچوی قدس سرہٗ کی اولاد میں سے ہیں اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد کا نام حضرت سیّد علیم الدین شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد کا شمار اپنے دور کے نامور اولیاء اللہ میں ہوتا تھا اور وہ اپنی عبادت و ریاضت کے سبب مشہور تھے۔

حضرت سلطان پیر احمد قتال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ 949ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مادر زاد ولی تھے اور بچپن ہی سے صاحب کرامت مشہور تھے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بچپن کا ایک واقعہ ہے کہ خادم خانقاہ نے تادیباً آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو تھپڑ مار دیا۔ تھپڑ مارنے کی دیر تھی کہ اُس کا ہاتھ خشک ہو گیا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ظاہری تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی اور روحانی فیوض کے لئے گھر سے نکل پڑے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دوران سفر کئی فقراء کی صحبت اختیار کی اور اُن کے ساتھ رہ کر ریاضت و مجاہدے کیے۔ 970ھ میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کہروڑ تشریف لے گئے۔ وہاں پر اُس وقت حضرت پیر علی سرور رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ اپنے زمانے کے نابغہ روزگار تھے موجود تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کے دست حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور اُن کی خدمت میں رہ کر سلوک کی منازل طے کرنا شروع کیں۔

ایک مرتبہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرشد حضرت پیر علی سرور رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سو رہے تھے کہ چڑیوں نے جمع ہو کر شور مچانا شروع کر دیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ

Marfat.com

سوچ کر کہ کہیں ان کے شور سے مرشد کی آنکھ نہ کھل جائے چڑیوں کو حکم دیا کہ مرجاؤ۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا اتنا کہنا تھا کہ وہ تمام چڑیاں مر گئیں۔ حضرت پیر علی سرور رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب بیدار ہوئے اور اُنہوں نے سارا ماجرا دیکھا تو فرمایا کہ تم قتال ہو۔ اُسی دن سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا لقب قتال مشہور ہو گیا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت پیر علی سرور رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل کی اور بعد زیارت بغداد شریف' کربلا معلّے' بخارا شریف سے ہوتے ہوئے واپس ملتان تشریف لائے۔ ملتان آ کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے قطب الاقطاب حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر چلہ کشی کی اور روحانی فیوض حاصل کئے۔ اس دوران آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اطراف میں موجود نیلی بار میں جا کر جنگلی اقوام کو مسلمان کیا۔

990ھ میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جلالپور میں مقیم ہو گئے جہاں سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے زہد و تقویٰ کا شہرہ دور دور تک ہونے لگا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بے شمار کرامتیں مشہور ہیں۔ ہزاروں بندگانِ خدا آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر نابغہ روزگار ہوئے۔

ایک مرتبہ ایک بنیا مر گیا۔ اس سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا کچھ حساب کتاب تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کی لاش دیکھ کر فرمایا کہ لالہ جی ہمارے ساتھ حساب تو کرتے جاؤ۔ یہ کہنا تھا کہ وہ بنیا فوراً زندہ ہو گیا اور حساب سمجھا کر پھر مر گیا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نور و عرفان کے موتی لٹانے کے بعد 1041ھ میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ اقدس جلالپور پیروالا ضلع ملتان میں واقع ہے۔

Marfat.com

تاج العارفین حضرت شاہ ابوبکر ورّاق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصل نام ابوبکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ "تاج العارفین" کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار چشتیہ سلسلہ کے نامور بزرگانِ دین میں ہوتا ہے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خواجہ غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیر بھائی ہیں۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت خواجہ ہارون عثمانی چشتی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اور انہی کی خدمت میں رہ کر سلوک کی منازل طے کیں۔ بعدازاں مرشد پاک کی طرف سے خلافت سے سرفراز ہوئے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے لقب وراق کی وجہ تسمیہ کتب سیر میں یہ بیان کی گئی ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب مرشد پاک کی صحبت میں رہتے تھے تو ہر روز مرشد پاک ایک ورق لکھ کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دے دیتے کہ اسے دریا میں ڈال دو اور جو ورق سے ملا کرے وہ لے آیا کرو۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایسا ہی کرنا شروع کر دیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دریا کے کنارے چلے جاتے تو دریا میں سے ایک ہاتھ نکل کر ورق پکڑ لیتا اور دوسرا ورق آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دے دیتا۔ اس ورق کو پڑھنے کی چونکہ اجازت نہیں تھی اس لئے کبھی بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کو پڑھ کر نہیں دیکھا۔ اسی وجہ سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ "اوراق" کے لقب سے بھی مشہور ہوئے۔

ابتداء میں جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عبادت و ریاضت میں مشغول ہوتے تھے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کا بہت شوق تھا۔ جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب بیعت ہوئے تو پھر مرشد کا خیال دل میں سما گیا اور اس کے بعد

Marfat.com

عالم محویت میں گم ہوئے تو کسی چیز کا شوق نہ رہا۔ کافی عرصہ گزرنے کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ایک دن اپنے حجرے میں عبادت کر رہے تھے کہ ایک سفید ریش بزرگ تشریف لائے اور انہوں نے دریافت کیا کہ کیا تمہیں کوئی ہوش ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مجھے خدا کے سوا کسی چیز کا ہوش نہیں۔ پہلے شوق حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کا تھا لیکن اب صرف ایک دھندلا سا خیال باقی ہے۔ اُن سفید ریش بزرگ نے فرمایا کہ میں ہی خضر علیہ السلام ہوں اور تمہاری تمنا پوری کرنے آیا ہوں۔ یاد رکھو کہ ''اللہ بس باقی ہوس۔'' اُس دن کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کامل ہو گئے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے متعلق مشہور ہے کہ شروع میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اجمیر شریف کے نواح میں واقع قصبہ تارا گڑھ میں رہائش پذیر تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں سے میلسی جہاں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار مبارک موجود ہے اپنے مرید کی مدد کے لئے تشریف لائے اور کفار سے جہاد کیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس دوران شہید ہو گئے اور سر دھڑ سے علیحدہ ہو گیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ میدانِ جنگ سے نکلے اور بغیر سر کے گھوڑے پر سوار ایک شخص امام دین کے مکان کے سامنے چلے گئے اور اُس کو پکارا۔ امام دین نے جب بغیر سر کے گھوڑے پر سوار شخص کو دیکھا تو ڈر گیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ ڈرو نہیں اور میدان جنگ میں جاؤ۔ وہاں ہر سر پر ایک چراغ جل رہا ہوگا لیکن جس سر پر چار چراغ جل رہے ہوں گے وہ اٹھا کر لے آؤ۔ امام دین نے حسب ارشاد تعمیل کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کے لئے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اُسے صاحب اولاد کرے۔ امام دین اگرچہ ضعیف العمر تھا لیکن پھر بھی صاحب اولاد ہوا اور اُسی کی اولاد اب بھی دربار شریف پر مجاور ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار موضع دہلو تحصیل میلسی ضلع ملتان میں آج بھی مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

Marfat.com

حضرت دیوان چاولی مشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

ملتان شہر میں عمارت دیوان چاولی مشائخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت قدیم ہے اور عمارت کے شمالی جانب ایک مسجد موجود ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ محمود غزنوی نے تعمیر کروائی تھی اور مشرق کی جانب ایک اور مسجد واقع ہے جس کے متعلق مشہور ہے کہ عہد جہانگیر میں تعمیر ہوئی۔ عمارت کے اندر مزارات بھی موجود ہیں جن میں سے ایک مزار حضرت دیوان صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور دوسرا اُن کی ہمشیرہ حضرت کنگن رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کا ہے۔ مزار حضرت دیوان صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے باہر حضرت سیّد شکور شاہ وزیر دیوان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ مبارک ہے۔ مزار حضرت دیوان صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملحق ایک درخت بھی موجود ہے جس پر جال کی طرح نشانات ہیں۔ مشہور ہے کہ یہاں پر حضرت دیوان صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیر کی شکل میں ظاہر ہو کر پنجے مارے تھے۔ اسی دیوان سے ملحق چاہ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہے جہاں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بارہ برس چلہ کشی کی تھی۔ اس کے علاوہ مزارات پسران حضرت بابا صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ موجود ہیں۔

کتب سیر میں بیان ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام رائے چاولہ تھا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ راجہ ہسپال کے سب سے چھوٹے لڑکے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مورثِ اعلیٰ رائے لکھن قوم راجپوت ڈھوڈہی کا سردار تھا اور اسی نواح میں اُس کی حکومت قائم تھی۔ چنانچہ موضع کنگن پور رائے چاولہ کی ہمشیرہ کے نام سے آباد ہوا۔ رائے چاولہ بچپن ہی سے مذہب اسلام کی طرف راغب تھے اور بعالم باطن حضور رسول کریم صلی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فیض یاب ہو کر درجہ ولایت تک پہنچ چکے تھے۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسلام قبول کر لیا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ ساتھ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہمشیرہ حضرت کنگن رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا بھی مسلمان ہو گئیں۔

حضرت دیوان صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھائیوں کو یہ بات ناگوار گزری اور انہوں نے موقع ملتے ہی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو شہید کر دیا۔ بعد میں انہیں اس بات کا شدید صدمہ ہوا اور انہوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تاریخ وصال 131ھ ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ مبارک محمود غزنوی نے تعمیر کروایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا عرس مبارک اواخر رمضان المبارک میں منایا جاتا ہے جس میں ہزاروں تشنگان اپنے دلوں کی پیاس بجھاتے ہیں۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پُر انوار پر بڑے بڑے صاحب کمال بزرگانِ دین جن میں حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت شیر شاہ سیّد جلال الدین سرخ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت لعل شہباز قلندر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جیسی نابغہ روزگار ہستیوں نے حاضر ہو کر کسب فیض حاصل کیا اور اب تک آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے اور لوگوں کے لئے منبع فیوض و برکات ہے۔

Marfat.com

حضرت پیر برہان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

دنیا میں کئی بادشاہ اور حکمران ایسے گزرے ہیں جنہوں نے بادشاہی میں ہی فقیری حاصل کی۔ ان بادشاہوں میں جنہوں نے فقیری حاصل کی سب سے مشہور حضرت ابراہیم بن ادہم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں جو کہ عراق وعجم کے بادشاہ تھے۔ ہندوستان میں اس ضمن میں ناصر الدین محمود اور اورنگ زیب عالمگیر کے نام قابل ذکر ہیں۔ اسی طرح حضرت پیر برہان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ مغلیہ خاندان کے زمانے میں کہروڑ کے حاکم تھے اور حاکم وقت ہونے کے ساتھ ساتھ ایک فقیر دوست اور فقیر طبع انسان تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خلق خدا سے محبت کا یہ عالم تھا کہ خزانے کی رقم غرباء، فقراء اور مساکین میں بے دریغ استعمال کرتے تھے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرتبہ مرکزی حکومت کے خزانے کے لئے تھیلوں میں ٹھیکریاں بھر کر روانہ کر دیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ ٹھیکریاں اشرفیوں میں بدل گئیں۔ جو لوگ خود اپنے ہاتھوں سے ٹھیکریوں کو بھر کر لے گئے تھے جب اُنہوں نے دہلی جا کر تھیلے کھولے تو اشرفیوں کو دیکھ کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے معتقدین میں شامل ہو گئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فیوض و برکات سے ایک عالم فیض یاب ہوا۔

حضرت پیر برہان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار خانقاہ قصبہ کہروڑ سے نصف میل کے فاصلے پر جانب مشرق واقع ہے۔

Marfat.com

حضرت سیّد علی سرور رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت سیّد علی سرور رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دور کے نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں سے تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت لعل فرید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ حضورِ غوث اعظم حضرت سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ تھے کے دست حق پرست پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ 600ھ میں دہلی سے کہروڑ تشریف لائے۔ابتداء میں کچھ عرصہ ملتان شہر میں بھی قیام فرمایا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تین شادیاں کیں۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولاد آج بھی کہروڑ میں آباد ہے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال کہروڑ میں ہوا اور وہیں پر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پاک موجود ہے۔

حضرت پیر سیّد محبت شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت پیر سیّد محبت علی شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے زمانے کے مشہور عالم و عابد تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو تقویٰ میں کمال درجہ حاصل تھا۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا زیادہ تر وقت عبادت و ریاضت اور ذکر الٰہی میں گزرتا تھا۔سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے عاشق تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے استغناء کا یہ عالم تھا کہ کبھی کسی سے کچھ قبول نہ فرماتے تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار باغ لانگے خان سے متصل سڑک پر مغربی جانب واقع ہے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ اویس کھگہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام ''جلال الدین'' اور لقب ''خواجہ اویس'' ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ قطب الاقطاب حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانے میں عرب سے ملتان آ کر آباد ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تمام عمر خلق خدا کی خدمت میں گزری۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہمہ وقت یادِ الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔

حضرت خواجہ اویس کھگہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے 700ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بستی دائرہ ملتان میں مدفون کیا گیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پاک قطب الاقطاب حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تعمیر کروایا۔

❁❁❁

حضرت شاہ حسین آگاہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار اپنے زمانے کے صاحب کمال بزرگوں میں ہوتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ چونکہ اپنی حسن وقبیح کی وجہ سے قبل از وقت آگاہ ہو جاتے تھے اس لئے آگاہی کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس لوگ استخارہ کے لئے تشریف لاتے تھے۔ ملتان میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام سے ایک بازار حسین آگاہی کے نام سے مشہور ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پاک ملتان میں مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے۔

❁❁❁

Marfat.com

حضرت شاہ حبیب گیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق گیلانی سیّد گھرانے سے ہے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت پیر عبدالخالق خلف الصدق حضرت پیرانِ پیر حضور غوث اعظم سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولادِ پاک سے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد سیّد فتح اللہ شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بغداد کے بلند پایہ اولیاء اللہ میں شمار ہوتے تھے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بغداد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم و تربیت بغداد میں حاصل کی۔ بارہ برس کی عمر میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ظاہری علوم سے فارغ ہو چکے تھے۔ بعدازاں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ چلہ کشی و عبادت و ریاضت میں مصروف ہو گئے۔ حضرت پیرانِ پیر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حکم سے ملتان تشریف لائے اور اُن کے حکم سے موضع بغداد کی بنیاد رکھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بے شمار کرامتیں زبان زدِ عام ہیں۔

ایک مرتبہ شاہ جہاں بادشاہ کو چارپائی سمیت عالم خواب میں بلا کر ایک غریب سوداگر کی دادرسی کا حکم دیا جس کا کچھ روپیہ بادشاہ پر واجب تھا اور شاہی افسر خزانہ کی وجہ سے ادا نہ ہوا تھا۔ شاہ جہاں نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمات کے صلہ میں موضع بغداد بطورِ جاگیر عطا فرمایا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پاک موضع بغداد ملتان کے نواح میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

Marfat.com

حضرت ارجن شیر بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

کتب سیر میں بیان ہے کہ بخارا سے چار بزرگ جن کا تعلق قومِ سادات سے تھا حضرت ارجن شیر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت ازانی شیر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت شاہ صالح رحمتہ اللہ تعالیٰ اور حضرت شاہ دادر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بطورِ سیاحت ہندوستان سفر کرتے ہوئے ملتان کے نواح میں واقع سرائے سدھو تشریف لائے اور ایک جنگل میں قیام پذیر ہوئے۔

اُن دنوں میں سرائے سدھو میں یہ مشہور تھا کہ ایک جن قصبہ سرائے سدھو کے باشندوں کو تکلیف دیتا ہے اور اُن کے بچوں کو اٹھا کر لے جاتا ہے۔ ایک دن وہ جن ایک بیوہ عورت کے بچے کو اٹھا کر لے گیا۔ وہ عورت گریہ زاری کرتی ہوئی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس حاضر ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس عورت کی گریہ زاری کو دیکھتے ہوئے اُس جن سے مقابلہ کیا اور شیر پر سوار ہو کر سانپ کو بطورِ چابک استعمال کیا اور اُس جن کو شکست فاش دی۔ اُس دن سے ہی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ارجن شیر کے نام سے مشہور ہوئے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال سے متعلق کتب سیر خاموش ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار عبداللہ جمعدار تحصیل سدھو نے بنوایا جسے بحالت خواب بشارت ہوئی کہ مزارِ پاک تعمیر کروائے۔ اُسی جمعدار تحصیل نے خانقاہ بنوائی اور نوکری چھوڑ کر مجاور ہو گیا۔ اب بھی اُسی کی اولاد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دربار پر مجاور ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر ہر سال 27 جیٹھ کو عرس مبارک نہایت عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے۔

Marfat.com

حضرت میاں عبدالحکیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت میاں عبدالحکیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کشف وکرامت بزرگ تھے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد غلام علی کپڑے دھویا کرتے تھے۔

اُس زمانے میں حاجی رحمت علی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا چرچا زبان زد و عام تھا۔ اُن کے کپڑے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد غلام علی دھویا کرتے تھے۔ جب وہ یہ کپڑے دھو کر حضرت حاجی رحمت علی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پیش کرتے تو اٹھ کر ادب و احترام کے ساتھ پیش آتے۔ ایک مرتبہ لوگوں نے اُن سے اس عزت وتکریم کی وجہ دریافت کی تو اُنہوں نے فرمایا کہ اس شخص کی پشت سے ایک قطب پیدا ہوگا میں اُس کے لئے ہی تعظیم بجالاتا ہوں۔

جب حضرت عبدالحکیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت کا وقت قریب آیا تو کچھ لوگ مکان پر آئے اور ایک لوٹا' ایک جائے نماز اور ایک تسبیح آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو پیش کی اور فرمایا کہ اُن کو بشارت ہوئی تھی اور وہ یہ چیزیں مکہ مکرمہ سے بطورِ تحفہ لائے ہیں۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب ہوش سنبھالا تو ابتدائی تعلیم و تربیت سے فارغ ہو کر عبادت و ریاضت میں مشغول ہو گئے۔ سوائے عبادت کے کوئی اور کام نہ کرتے تھے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد کو لوگ تنگ کرتے تھے کہ تم کپڑے وقت پر نہیں دیتے۔ ایک دن اُنہوں نے زیادہ تنگ کرنے پر لوگوں سے معذرت کی کیا کروں ضعیف ہوں اور اکیلا کام کرتا ہوں۔ ایک لڑکا ہے وہ بھی کسی کام کا نہیں ہے۔

جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو پتہ چلا تو والد صاحب سے دریافت کیا کہ کتنا کام

Marfat.com

باقی ہے۔ والد صاحب نے قریباً پانچ سو کے قریب مختلف کپڑے جن کو رنگنا تھا پکڑا دیئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سب پارچا جات پانی میں ڈال دیئے اور جس رنگ کا جو پارچا جات رنگنا تھا وہ رنگا ہو پانی سے باہر نکالتے گئے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس کرامت کی دھوم چہار سو پھیل گئی اور لوگ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے اور اپنی مشکلات کے حل کے لئے رجوع فرمانے لگے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی رہائش پہلے دریا کے کنارے واقع تھی۔ والد صاحب کے وصال کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں سے ''موضع ملکا'' تشریف لے گئے۔ پھر وہاں کچھ عرصہ گزارنے کے بعد دریائے راوی کے کنارے آباد ''چک سراجہ'' میں آ کر قیام فرمایا اور کچھ عرصہ وہاں پر بھی گزارنے کے بعد چک سراجہ کے نواح میں اپنے نام سے ایک ''موضع عبدالحکیم'' آباد کیا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے 1145ھ میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار آج بھی موضع عبدالحکیم جو کہ ضلع ملتان کی تحصیل خانیوال میں واقع ہے مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا عرس مبارک یکم ساڑھ کو منایا جاتا ہے جس میں ہزاروں لوگ شامل ہو کر اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت صدرالدین محمد حاجی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت صدرالدین محمد حاجی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' قطب الاقطاب حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھائی حضرت شیخ عمادالدین اسماعیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیٹے تھے۔ حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیم و تربیت میں خصوصی دلچسپی لی اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیم کے لئے جید علماء اور فضلاء کو مامور کیا۔ ان حضرات میں حضرت حمیدالدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام سرفہرست ہے جو کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نگرانِ اعلیٰ مقرر ہوئے۔

حضرت صدر الدین محمد حاجی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے روحانی اکتساب قطب الاقطاب حضرت شاہ رکن الدین ابوالفتح والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کی اور اُن کی تربیت میں رہ کر سلوک کی منازل طے کیں۔ حضرت شاہ رُکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے وصال کے وقت وصیت کی کہ اُن کے بعد مسند کا وارث صدرالدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بنایا جائے۔ حضرت شاہ رُکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب مسند پر رونق افروز ہوئے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خانقاہ کے امور پر خصوصی دلچسپی لی اور اُمور کو اُسی طریقے سے چلایا جس طرح آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے آباؤ اجداد چلاتے آئے تھے۔

شیخ الاسلام کا عہدہ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس خاندان میں چلا آ رہا تھا۔ اس عہدے کا اختتام حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر ہوا۔ حضرت صدرالدین محمد حاجی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس عہدہ کو

Marfat.com

قبول کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ بادشاہ وقت اُس وقت اپنے تشدد پسندانہ رویے کی وجہ سے عوام میں بدنام ہو چکا تھا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ظالم بادشاہ سے روابط قائم نہ رکھنا چاہتے تھے۔

725ھ میں جب سلطان محمد تغلق اس دارِفانی سے کوچ کر گیا تو سلطان فیروز شاہ تغلق بادشاہ منتخب ہوا۔ فیروز شاہ نیک اور درویشوں سے محبت کرنے والا انسان تھا۔ وہ تخت پر بیٹھتے ہی ملتان پہنچا اور شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت یوسف گردیزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارات پر حاضری دی اور اُن کے وسیلہ سے اپنی کامیابی کے لئے دعا مانگی۔

حضرت شیخ صدرالدین محمد حاجی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو معلوم ہوا کہ وزیرِاعظم نے فیروز شاہ کے ملتان آنے کے بعد اُس کے پیچھے ایسے لڑکے کو تخت نشین کر رکھا ہے جس کا شاہی خاندان سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ممکن ہے کہ فیروز شاہ کے دہلی جاتے ہی حصولِ سلطنت کے لئے مقابلہ ہو۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فیروز شاہ کو جنگی اخراجات پورے کرنے کے لئے اپنی جیب سے رقم بطورِ عطیہ پیش کی اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اتباع میں ملتان کے بہت سے رئیسوں اور تاجروں نے بھی اشرفیوں سے بھری ہوئی تھیلیاں فیروز شاہ کی نذر کیں اور دیکھتے ہی دیکھتے لاکھوں اشرفیاں جمع ہو گئیں۔ فیروز شاہ نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ میں یہ رقم بطورِ قرضِ حسنہ لے رہا ہوں اور دہلی جا کر انشاء اللہ تعالیٰ اسے واپس کر دوں گا۔

فیروز شاہ نے رخصت ہوتے وقت حضرت صدرالدین محمد حاجی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو فرمایا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے جد بزرگوار ہمیشہ اپنے قدوم سے دہلی کو شرف بخشتے رہے ہیں لہٰذا میری آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے گزارش ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دہلی تشریف لائیں۔

حضرت صدرالدین محمد حاجی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اُس کی انکساری پسند آئی اور

Marfat.com

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دہلی آنے کا وعدہ کر لیا۔ جب شاہ تغلق بنگال کی مہمات سے کامیاب ہو کر دہلی واپس آیا اور جشن کی تیاریوں میں مصروف تھا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دہلی تشریف لے گئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کافی عرصہ دہلی میں مقیم رہے۔ بعدازاں جب واپس ملتان تشریف لانے لگے تو فیروز شاہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بیش قیمت تحائف کے ساتھ رخصت کیا اور ان تحائف کے علاوہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے شیخ الاسلام کا عہدہ دوبارہ قبول کرنے کی استدعا کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فیروز شاہ کی نیک نامی کو دیکھتے ہوئے اس عہدے کو قبول فرما لیا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ الاسلام کا عہدہ قبول کرنے کے بعد وقتاً فوقتاً دہلی تشریف لے جاتے تھے۔ اس دوران فیروز شاہ سے بھی ملاقات ہوتی رہتی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہر ملاقات میں اُسے رعایا سے حسن سلوک کی تلقین فرماتے تھے۔

ایک مرتبہ سلطان فیروز شاہ اپنے لشکر کے ہمراہ ٹھٹھہ جا رہا تھا۔ حضرت صدر الدین محمد حاجی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ہمراہ تھے۔ راستہ میں ایک مقام پر شیخ الاسلام حضرت صدر الدین محمد حاجی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ بادشاہ نے پہلی مرتبہ ٹھٹھہ پر لشکر کشی کی اور لشکر شاہی دہلی سے روانہ ہوا تو بادشاہ نے پاک پتن پہنچ کر حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر حاضری دی لیکن شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر حاضری سے قاصر رہا۔ حالانکہ اہل نظر حضرات میں ان دونوں آستانوں میں کوئی تفریق نہیں ہے۔ لہٰذا بادشاہ کو کہا کہ فوراً نذر مانو کہ مہمات سندھ سے فراغت کے بعد مشائخ کرام ملتان کے مزارات پر حاضری دو گے۔ حضرت صدر الدین محمد حاجی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات سن کر فیروز شاہ نے کہا کہ حضرت! یہ خطرہ بارہا میری طبیعت میں پیدا ہوا ہے۔

لہٰذا فیروز شاہ جب مہمات سندھ سے فارغ ہوا تو واپسی پر حضرات مشائخ ملتان رحمہم اللہ کے مزارات کی زیارت کی لئے ملتان تشریف لایا۔ شہر میں داخل ہوا تو لوگوں نے

Marfat.com

اُس کا والہانہ استقبال کیا۔ انہی ایام میں حضرت صدر الدین محمد حاجی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت نصیب ہوئی۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرما رہے تھے کہ

"بیٹا! تم نے قطب القطاب کو میری پائنتی میں دفن کر دیا ہے جس سے مجھے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ ایسا کرو کہ تم ان کسی دوسری جگہ منتقل کر دو۔"

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بموجب فرمان شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تابوت کو منتقل کرنے کا ارادہ کیا۔ جب تابوت منتقل کرنے کا وقت آیا تو ہزاروں لوگ اکٹھے ہو گئے۔ فیروز شاہ تغلق کو پتہ چلا تو وہ بھی تابوت کو کندھا دینے کے لئے حاضر ہوا اور یوں قطب الاقطاب حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو موجودہ جگہ پر مدفون کیا گیا۔ جہاں اُن کا مزار آج بھی مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

قطب الاقطاب حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے تابوت کی منتقلی کے بعد کچھ عرصہ تک آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حیات رہے اور پھر داعی اجل کو لبیک کہا اور فرمان کے مطابق بزرگوں کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار آج بھی مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے اور ہزاروں تشنگان کے لئے راہِ ہدایت ہے۔

Marfat.com

حضرت شیخ مخدوم شہر اللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

شیخ الاسلام حضرت صدر الدین محمد حاجی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد اُن کے فرزند حضرت شیخ رکن الدین اسماعیل سمرقندی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مسند نشین ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت صدر الدین محمد حاجی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اکلوتے فرزند تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والد محترم کے وصال کے بعد 26 سال تک مسند افروز رہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ 801ھ میں اس جہانِ فانی سے حقیقت و معرفت کے جام پلاتے ہوئے رخصت ہوئے۔

حضرت شیخ رکن الدین اسماعیل سمرقندی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد اُن کے صاحبزادے حضرت عماد الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مسند پر رونق افروز ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی طبیعت میں فقر و غناء اور جود و سخا کا مادہ بدرجہ اُتم موجود تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے اُس دور کے تمام امراء و سلاطین دلی عقیدت رکھتے تھے۔ حضرت شیخ عماد الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے چھ فرزند پسماندگان میں چھوڑے۔

حضرت شیخ رکن الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بڑے صاحبزادے حضرت شیخ صدر الدین حلیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مسند نشین ہوئے اور شیخ الاسلام کے لقب سے سرفراز ہوئے۔ حضرت شیخ صدر الدین حلیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاں کوئی نرینہ اولاد نہیں ہوئی۔ لہٰذا اُن کے وصال کے بعد چھوٹے بھائی حضرت محمد یوسف قریشی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مسند نشین ہوئے۔ حضرت محمد یوسف قریشی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب مسند نشین ہوئے تو اُس وقت ملکی

Marfat.com

حالات بہت خراب تھے۔ دہلی کی حکومت ختم ہو چکی تھی۔ بہت سے صوبے مرکز سے علیحدہ ہو کر اپنی خودمختاری کا اعلان کر چکے تھے۔ اس دوران سلطان محمد شاہ تخت نشین ہوا۔ اُس کی آرام پسندی کی وجہ سے مغلوں نے دہلی پر متواتر حملے کئے۔ اس تباہی و بربادی کے اثر ملتان پر بھی ہوا اور ملتان کے امراء نے آپس میں متفقہ طور پر فیصلہ کر حضرت شیخ محمد یوسف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بادشاہ نامزد کیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا چرچا اُس وقت اپنی پرہیزگاری اور تقویٰ کی وجہ سے ملتان شہر میں زبان زدِ عام تھا۔ لہٰذا آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا اتفاقِ رائے سے بادشاہ منتخب کر لیا گیا۔

حضرت شیخ یوسف قریشی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اللہ عزوجل نے چار بیٹوں سے نوازا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزندوں میں حضرت شاہ نعمت اللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت شیخ یحییٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت شیخ شہر اللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت شاہ عبداللہ قریشی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شامل تھے۔ تمام صاحبزادے اپنے دور کے نامور اولیاء اللہ ہوئے لیکن ان میں حضرت شیخ شہر اللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار اپنے دور کے نابغہ روزگار میں ہوتا ہے۔ حضرت شیخ شہر اللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ احکامِ شرعیہ کے پابند اور خداترس تھے۔

حضرت شیخ یوسف قریشی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد حضرت شیخ مخدوم شہر اللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مسند نشین ہوئے اور رشد و ہدایت کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مہمان نوازی کو لوگ اپنے لئے اعزاز سمجھتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے آباؤ اجداد کی طرح ہزاروں گم گشتگان کو صراطِ مستقیم کی منزل دکھائی۔

سیر العارفین کے مصنف حضرت شیخ مولانا محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ جب میں زیارتِ حرمین الشریفین کی غرض سے سفر اختیار کیا تو سفر کے دوران ملتان پہنچا۔ ملتان پہنچ کر میں نے شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر حاضری دی اور اُس وقت کے مخدوم حضرت شہر اللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس گیا اور اُن سے شیخ الاسلام کے حجرہ مبارک میں قیام کی اجازت طلب کی۔ حضرت شہر اللہ

Marfat.com

رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھے اجازت مرحمت فرما دی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ پر نظر کرم فرمائی اور میں نے نے شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حجرہ مبارک میں چالیس دن کی چلہ کشی کی۔ چالیسویں دن میں نے شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو عالم رویا میں دیکھا تو عرض کی، حضور! بندہ حقیر زیارتِ حرمین شریفین کے لئے جا رہا ہوں دعا فرمایئے کہ بخیر و عافیت یہ سفر مقدس اختتام پذیر ہو۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر حضرت شیخ مخدوم شہر اللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ میں دے دیا اور فرمایا کہ بخیر و عافیت پہنچو اور میرا اسلام بھی بارگاہِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں پیش کرنا۔

حضرت شیخ مولانا محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شیخ مخدوم شہر اللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ساری بات بتائی تو اُنہوں نے کہا کہ واللہ! میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو رخصت کرنے کے لئے تیار نہیں لیکن شیخ الاسلام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا حکم ہے اس لئے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کم از کم ایک ماہ ضرور قیام فرمائیں۔ شیخ جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا اب شیخ الاسلام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اجازت مرحمت فرما دی لہٰذا میرا اب یہاں رکنا مناسب نہیں۔

حضرت شیخ مخدوم شہر اللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے 23 ذی الحجہ 920ھ کو وصال فرمایا اور ملتان میں آباؤ اجداد کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار آج بھی مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

Marfat.com

حضرت پیر اکبر شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار محلہ ہزاریاں میں واقع ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات و واقعات کے بارے میں کتب سیر خاموش ہیں۔

حضرت عبدالعلیم شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت عبدالعلیم شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار حضرت حسین آگاہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک گلی پونگراں میں واقع ہے۔ دیگر حالات و واقعات کے بارے میں کتب سیر خاموش ہیں۔

حضرت پیر دولت شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور خدمت گزار شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

پولیس چوکی دولت گیٹ سے متصل سرکلر روڈ پر ایک مزارِ مبارک میں ہے جس میں دو بھائیوں حضرت پیر دولت شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت خدمت گزار شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبور ہیں۔ ان دونوں بھائیوں کے حالات کے بارے میں کتب سیر یکسر خاموش ہیں۔

Marfat.com

حضرت تار گنج مولوی عبدالخالق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام ''عبدالخالق'' ہے لیکن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ''تار گنج'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار بیرون لوہاری گیٹ واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے۔

حضرت عبدالرشید کرمانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار پرانی غلہ منڈی چوک بازار میں واقع ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلوک وطریقت کی منازل شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاو الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے حاصل کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نامور خلفاء میں ہوتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دیگر حالات وواقعات کے بارے میں کتب سیر یکسر خاموش ہیں۔

حضرت پیر ادہم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار بوہڑ گیٹ محلہ درکھاناں میں واقع ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی قبر مبارک نو گز لمبی ہے جس کی وجہ سے پیر نوگزہ کے نام سے بھی مشہور ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کفار سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔

Marfat.com

حضرت برہان الدین شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت برہان الدین شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار اندرون بوہڑ گیٹ بازار کتب فروشاں میں واقع ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ محمد تغلق بادشاہ ہند کے استاد تھے اور ایک روایت کے مطابق قطب الاقطاب حضرت شاہ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے تعلیم حاصل کی تھی۔

حضرت شاہ خرم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت شاہ خرم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار خونی برج کے نزدیک واقع ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دیگر حالات وواقعات کے بارے میں کتب سیر یکسر خاموش ہیں۔

حضرت عبداللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت عبداللہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار اپنے دور کے نامور علمائے دین میں ہوتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس لوگ اپنے مسائل کے حل کے لئے تشریف لاتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب بھی کوئی سنگین مسئلہ درپیش ہوتا تو حجرہ مبارک میں جا کر دروازہ بند کر لیتے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے التجا کرتے تو مسئلہ کا حل سمجھ آجاتا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار قبرستان پیر عمر میں واقع ہے۔

Marfat.com

حضرت مولانا سراج الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام مولانا سراج الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہے لیکن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پیر گوہر سلطان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام سے ملتان میں ایک مسجد بھی موجود ہے جس کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس مسجد میں درس وتدریس کے فرائض انجام دیتے تھے۔

حضرت پیر برہان شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار بڈھا روڈ پر ایک قبرستان میں واقع ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار اپنے دور کے نابغہ روزگار میں ہوتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار کے نزدیک حضرت حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد حضرت خواجہ محمد یوسف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار واقع ہے۔ اُن کے مزار کے ساتھ ہی حضرت حافظ محمد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ کا مزار پاک ہے۔

حضرت جعفر شاہ شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت جعفر شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار بیرون بوہڑ گیٹ محلہ والوٹ میں واقع ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دیگر حالات کے بارے میں کتب سیر خاموش ہیں۔

Marfat.com

حضرت شیخ احمد معشوق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت شیخ احمد معشوق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نامور خلفاء میں ہوتا ہے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر کیمیاء کا ہی اثر تھا کہ جن کے روحانی فیوض و برکات نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو نابغہ روزگار بنا دیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وطن قندھار ہے جس کہ وجہ سے لوگ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو "شیخ قندھاری" کے نام سے پکارتے تھے۔

حضرت شیخ احمد معشوق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ابتدائی حالات کے بارے میں کتب سیر میں مذکور ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مے نوش تھے اور شراب کے بغیر ایک لمحہ گزارنا بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے مشکل ہوتا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس عادت سے تنگ آکر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد محترم جو کہ قندھار میں اپنے حسن وسلوک کی وجہ سے عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے نے کچھ سرمایہ دے کر فرمایا کہ کسی دوسرے گاؤں چلے جاؤ اور وہاں جا کر ان پیسوں سے کوئی دوکان کر لینا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والد سے رخصت ہوئے اور قندھار سے سفر کرتے ہوئے ملتان تشریف لے گئے۔ والد محترم نے جو سرمایہ دیا تھا اُس سے دوکان کھول لی۔ ایک دن حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر پڑی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دوکان میں گاہکوں کو سودا سلف دے رہے تھے۔ حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک ہی نظر میں اندازہ لگا لیا کہ ان کی منزل مراد کچھ اور ہے۔ اُنہوں نے گھر جاتے ہی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بلوایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب گھر پہنچے تو حضرت شیخ

Marfat.com

صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے شربت منگوا کر پلایا۔ شربت پینا تھا کہ قلب جاری ہو گیا اور ہر قسم کے گناہوں سے توبہ کر کے شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ارادت مندوں میں شامل ہو گئے۔

حضرت شیخ احمد معشوق رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا سارا مال و دولت فقراء اور مساکین میں تقسیم کر دیا اور تارک الدنیا ہو گئے۔ فقر و درویشی اختیار کی اور اس قدر یادِ حق میں مشغول ہوئے کہ درجہ ولایت پر نامزد ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر جذب و مستی کا اس قدر غلبہ تھا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دنیا اور اہل دنیا سے بے خبر رہتے تھے۔ بے خودی اتنی بڑھ چکی تھی کہ کبھی کبھار فرائض کا خیال بھی نہ رہتا۔

ایک مرتبہ علمائے کرام حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اس مستی میں حضرت نماز ترک کر دیتے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مجھ میں نماز کی ادائیگی کی قدرت نہیں ہے۔ میں نماز کے دوران سورۂ فاتحہ نہیں پڑھ سکتا۔ علماء نے کہا کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہو سکتی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا میں ایاک نعبد و ایاک نستعین کے الفاظ نہیں پڑھوں گا۔ علماء نے کہا کہ اس کے بغیر نماز نہیں۔ پھر انہوں نے وضو کرانا شروع کیا۔ کئی مشکیزے پانی کے اُنڈیلے گئے لیکن ہاتھ تر نہ ہو سکے۔ علماء نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دریا میں غوطہ زن کر دیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب دریا میں غوطہ زن ہوئے تو پانی اُبلنا شروع ہو گیا۔ جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وضو ہو گیا تو نماز کا آغاز کیا۔ جب ایاک نعبد و ایاک نستعین پر پہنچے تو جسم سے خون کے قطرے ٹپکنا شروع ہو گئے۔ کچھ ہی دیر میں سارا لباس خون سے تر ہو گیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فوراً ہی نماز توڑ دی اور علماء سے فرمایا کہ میرا بدن حائضہ کی طرح ناپاک ہے جس طرح اُسے نماز معاف ہے لہٰذا مجھے بھی معاف رکھیں۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے 733ھ میں وصال فرمایا۔

Marfat.com

حضرت خواجہ حسن افغان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ کا تعلق سادات خاندان سے تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ کا سلسلہ نسب خواجہ سیّد حسن رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن ابو محمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن سیّد جعفر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن موسیٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن ابراہیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن موسیٰ کاظم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن محمد باقر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن حضرت امام زین العابدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بن حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حضرت علی ابن ابی طالب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہے۔

حضرت خواجہ حسن افغان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نامور خلفاء میں ہوتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سلوک کی منازل شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس رہ کر طے کیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے شوق عبادت کی وجہ سے مقبول تھے۔

حضرت خواجہ حسن افغان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ظاہری علوم سے بالکل نابلد تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے علوم باطنی کا کمال تھا کہ تمام علوم سینہ اقدس پر نقوش تھے۔ لوگ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی آزمائش کے لئے قرآن وحدیث اور اقوالِ مشائخ لکھ کر لاتے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مومنانہ فراست سے اُن الفاظ کی تشریح فرماتے۔ جب لوگ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کرتے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تو اُمی ہیں تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے کہ قرآن وحدیث کی عبارت دیکھ کر مجھے ایسا نور نظر آتا ہے کہ اُن الفاظ کے انوار وتجلیات مجھ پر ظاہر ہو جاتے ہیں اور بزرگانِ دین کے اقوال کے انوار میں تا فلک قمر دیکھتا ہوں۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول مشہور ہے

Marfat.com

کہ روزِ محشر جب اللہ تعالیٰ مجھ سے پوچھیں گے کہ تو میری بارگاہ میں کیا لایا ہے تو میں حسن افغان کو پیش کر دوں گا۔

محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہٗ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عظمت و رفعت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حسن افغان ایک باعظمت و جلالت والے بزرگ تھے۔

کتب سیر میں مذکور ہے کہ ایک دفعہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان سے دہلی تک عازمِ سفر ہوئے۔ راستہ میں ایک مسجد کی تاسیس کر رہے تھے کہ علماء کی ایک جماعت نے قبلہ کی صورت پر اعتراض کیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن سے فرمایا کہ قبلہ اسی طرف ہے اور اگر میری بات پر اعتبار نہیں ہے تو خود دیکھ لو۔ جونہی لوگوں نے نظریں اٹھائیں تو قبلہ سامنے موجود تھا۔

ایک دن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا گزر ایک گلی سے ہوا۔ مغرب کا وقت ہوا تو قریب کی ایک مسجد میں تشریف لے گئے۔ امام صاحب جماعت کرانے لگے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی بحیثیت مقتدی نماز ادا کی۔ نماز سے فارغ ہو کر امام صاحب سے عرض کی کہ جب آپ نے نماز پڑھائی عین نماز کے وقت دہلی سے بنگال چلے گئے اور وہاں سے ایک غلام خرید کر واپس آ گئے اور انہی غلاموں کو بیش قیمت بیچنے کے لئے عرب روانہ ہو گئے۔ مجھے آپ کی اقتداء میں خواہ مخواہ مارا مارا پھرنا پڑا۔ آپ مجھے بتا سکتے ہیں کہ یہ کون سی نماز تھی اور میں اسے کس نام سے موسوم کروں۔ امام صاحب سن کر شرمندہ ہو گئے۔

حضرت حسن افغان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے 689ھ میں وصال فرمایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ ہے۔

Marfat.com

حضرت پیر در بر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت پیر در بر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلفاء میں سے ہیں۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چشمہ روحانیت سے سرفراز ہوئے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے زہد و تقویٰ میں بے مثال تھے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اصل نام کے بارے میں کتب سیر خاموش ہیں۔
آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ لقب ''در بر''۔کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے درمیان واقع ہے اس لئے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو در بر کے وصفی نام سے پکارا جاتا ہے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے 644ھ کو وصال فرمایا۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارات پر ہزاروں لوگ حاضر ہو کر کسب فیض حاصل کرتے ہیں۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار اقدس پر ذیل کا شعر کندہ ہے۔

روئے پاکاں ہر کہ بیند صبح و شام
آتش دوزخ بود بروے حرام

Marfat.com

حضرت سیّد عظیم الدین شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حجازی سیّد ہیں اور اُن چند خوش نصیب انسانوں میں شمار ہوتے ہیں جنہیں روضہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خاکروبی اور چراغ بندی کی سعادت حاصل ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مجسم علم و فضل اور زہد و تقویٰ تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی علمی بصیرت پورے جزیرہ نما عرب میں مشہور تھی۔

1207ھ میں ملتان کے حاکم نواب مظفر خاں شہید جو کہ خود بھی ایک خدا رسیدہ بندہ تھے زیارتِ حرمین شریفین کے لئے گئے تو مناسک حج سے فارغ ہو کر روضہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر حاضری کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی شہرت کا تذکرہ سنا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملتان آنے کی درخواست کی۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو روضہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے جدائی کسی بھی صورت منظور نہ تھی لیکن جب بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے اشارہ ہوا تو ملتان تشریف لے گئے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ملتان میں آمد کے تبلیغ دین کی اشاعت میں بھرپور حصہ لیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی پرہیزگاری کا یہ عالم تھا کہ کبھی کسی سے کوئی پیسہ نہیں لیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے 1231ء میں ملتان میں ہی وصال فرمایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار بیرون دولت گیٹ واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

Marfat.com

حضرت پیر عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت پیر عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فیضانِ سے فیض یاب ہوئے اور سلوک کی منازل طے کیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نوجوانی میں ملتان تشریف لائے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا زہد و تقویٰ بے مثال تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔

ایک مرتبہ ایک نواب کی بیگم آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس اس ارادے سے آئیں کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دعا فرمائیں تو میاں بیوی کا رشتہ استوار ہو جائے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک ٹھیکری اٹھائی اور اُس پر تحریر فرمایا کہ اگر نواب اپنی بیگم سے محبت کرے تو عمر کو کیا؟ اور اگر نہ کرے تو کیا؟ پھر اُس نواب کی بیگم کو ہدایت کی کہ اس ٹھیکری کو اپنے پاس سنبھال کر رکھے۔ اس ٹھیکری کی برکت سے نواب نے اپنی بیگم سے محبت کرنا شروع کر دی۔ بیگم شکرانے کے طور پر اشرفیوں سے بھری ہوئی ایک تھیلی لے کر خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اشرفی اٹھا کر منہ میں ڈال لی۔ بیگم نے کہا کہ یہ کھانے کی چیز نہیں تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اگر کھانے کی نہیں تو کیوں لائی ہو؟ اس کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس خاتون سے قبر کے لئے قطعۂ اراضی طلب کیا۔ اُس خاتون نے قطعۂ اراضی مہیا کر دیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بعد از وصال اُسی جگہ مدفون ہوئے۔ یہ جگہ وقت کے ساتھ ساتھ قبرستان میں تبدیل ہو گئی اور پیر عمر قبرستان کے نام سے ملتان میں مشہور ہے۔

Marfat.com

حضرت شیخ حسین کاہِ بر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت شیخ حسین کاہِ بر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہم عصر تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر ہمہ وقت جذب و مستی کی کیفیت طاری رہتی تھی۔ اس کیفیت میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ گھاس کھود کر اپنے نان و نفقہ کا بندوبست کرتے تھے۔ جب جذب و مستی کی کیفیت زیادہ ہوئی تو ایک شراب خانے میں ڈیرہ لگا لیا۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مرتبہ ملاقات کے لئے شراب خانے میں تشریف لائے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کو شراب کا پیالہ پیش کیا۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُسے اپنے گریبان میں الٹ دیا۔ گھر آکر شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا کرتہ خادمہ کو دھونے کے لئے دیا۔

خادمہ نے اُس کو اچھی طرح دھویا لیکن داغ دور نہ ہوا۔ خادمہ نے داغ چوس لیا۔ داغ کا چوسنا تھا کہ اُس کی کائنات بدل گئی اور وہ اپنے دور کی عارفہ بن گئی۔

حضرت شیخ حسین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ملتان میں ہی ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار اندرون بوہڑ گیٹ واقع ہے۔

Marfat.com

حضرت سلطان ابا بکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت سلطان ابا بکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار بھی ملتان کے اکابر اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد حضرت سید جلال شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی اپنے دور کے نامور اولیاء اللہ میں ہوتا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار موضع دہڑ ورداہن میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے۔

حضرت سیّد سلطان جلال الدین شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت سیّد سلطان جلال الدین شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلفاء میں ہوتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال 830ھ میں ہوا۔

حضرت لال حمید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت لال حمید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار فتح پور سے غربی سمت واقع ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بغداد میں پیدا ہوئے اور کتب سیر میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تذکرہ حضور غوث الاعظم سیّدنا عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدوں میں ہوتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا عرس مبارک ہر سال ساون کے تیسرے جمعہ کو منایا جاتا ہے۔

Marfat.com

حضرت حافظ محمد اکرم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت حافظ محمد اکرم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ قریشی النسل تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ 1206ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب حسن و جمال تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے 1260ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار بہاول گڑھ کروڑ میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

حضرت فقیر جتی ابدال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت فقیر جتی ابدال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دارالشکوہ کے ملازم تھے۔ جب شہزادہ دارالشکوہ مغلوب ہوا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے گوشہ نشینی اختیار کر لی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے شادی نہیں کی اسی لئے مشہور ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار کے اندر کسی عورت کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار ملتان کے نواح میں قصبہ رام پور میں واقع ہے۔

حضرت میاں رحمان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت میاں رحمان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار سرائے سدھو میں واقع ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حالات وواقعات کے بارے میں کتب سیر خاموش ہیں۔

Marfat.com

حضرت سیّد ولایت شاہ حسینی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حسینی سید ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مورثِ اعلیٰ عرب میں مقیم رہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دیگر حالات و واقعات کے بارے میں کتب سیر خاموش ہیں۔

حضرت ماموں شیر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام ''شیر شاہ'' ہے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت علی ہجویری المعروف حضور داتا گنج بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ماموں تھے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بغرض سیاحت حضور داتا گنج بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ لاہور تشریف لائے تھے۔ لاہور میں ایک جنگ کے دوران آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شہید ہوگئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا سر مبارک دھڑ سے الگ ہوگیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دھڑ سمیت گھوڑے پر سوار ہوکر میر پور چلے گئے۔ وہاں پر کنویں میں کچھ عورتیں پانی بھر رہی تھیں وہ گھوڑے پر سر بریدہ انسان کو دیکھ کر مسکرانے لگیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بددعا دی تو وہ گاؤں غرق ہوگیا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ روپوش ہوگئے۔ چنانچہ وہ جگہ آج بھی ماموں شیر والا کے نام سے مشہور ہے۔ 20 چیت کو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا عرس مبارک نہایت عقیدت و احترام سے منایا جاتا ہے جس میں ہزاروں لوگ شامل ہوکر کسب فیض حاصل کرتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت پیر سواری صاحبہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا

حضرت پیر سواری صاحبہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کے اصل نام کے بارے میں کتب سیر خاموش ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کے والد ماجد سیّد نورنگ شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار اپنے دور کے نابغہ روزگار میں ہوتا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا تارک الدنیا تھیں اور جنات وحیوانات آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کے مطیع تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کا عرس مبارک یکم ماہ چیت کو عقیدت واحترام کے ساتھ منایا جاتا ہے۔

حضرت مائی سپوراں رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا 1155ھ میں موضع چڑالہ میں پیدا ہوئیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصل نام ''صفوراں'' تھا۔ لوگ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اُسپوراں کے نام سے یاد کرتے تھے جس کے معنی ہیں مراد پوری کرنے والی۔ اُسپوراں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سپوراں ہوگیا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا حضرت عبدالحکیم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیعت ہوئیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا صاحب کشف وکرامت تھیں۔

حضرت مائی سپوراں رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کا وصال 1909ء میں ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کا مزار موضع مائی سپوراں سرائے سدھو میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

Marfat.com

حضرت بی بی راستی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا قطب الاقطاب حضرت شیخ رُکن الدین ابوالفتح والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ ماجدہ تھیں اور حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زوجہ تھیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرغانہ کے سلطان جمال الدین کی دختر نیک اختر تھیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا نے شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیر تربیت سلوک کی منازل طے کیں۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا اپنے زہد و تقویٰ اور عبادت میں یکتائے روزگار تھیں۔ ہر روز قرآن پاک ختم کرتیں۔ نمازِ پنجگانہ اور دیگر اوراد و وظائف باقاعدگی سے پڑھتی تھیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فیضانِ نظر سے علاقے کی کئی عورتیں راہِ راست پر آئیں اور باقاعدگی سے پابند صوم وصلوٰۃ ہوئیں۔

حضرت بی بی راستی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کی تربیت کا ہی فیضان تھا کہ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ولایت میں ایک بلند مرتبے پر فائز ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا' حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دودھ پلاتے وقت قرآن مجید کی تلاوت کرتی رہتی تھیں۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا نے 695ھ میں وصال پایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کا مزار پاک ملتان میں مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے۔

Marfat.com

حضرت سیّد محمد شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت سیّد محمد شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت سیّد یوسف گردیزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اولادِ پاک میں سے ہیں اور نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں سے ہیں۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامت سے نابینا بینا ہو جاتے تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے 1211ھ میں وفات پائی۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار سرائے سادھو میں واقع ہے۔اب بھی اکثر نابینا لوگ مزارِ پاک پر حاضری دیتے ہیں اور فیض پاتے ہیں۔

حضرت طالب شاہ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت طالب شاہ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار موضع سردار پور میں واقعہ ہے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دیگر حالات و واقعات کے بارے میں کتب سیر یکسر خاموش ہیں۔

حضرت بانگا بلال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مسجد کے مؤذن تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار محلہ بانگا بلال اندرون دہلی گیٹ واقع ہے۔

Marfat.com

حضرت پیر فتح اللہ شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام ''فتح اللہ'' اور لقب ''نوری لعل'' ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والدین بچپن ہی میں وصال پا گئے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عبادت کر رہے تھے کہ آسمان سے دو صندوق اُترے۔ ایک صندوق میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ غائب ہو گئے۔ وزن میں دونوں صندوق برابر تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر دونوں صندوق موجود ہیں۔

حضرت پیر مولا صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق سادات گھرانے سے تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ گوگیرہ قوم سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار مولوی سکندر تحصیل لودھراں میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

حضرت بابا دادار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کشف و کرامت ولی تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار قبرستان پیر عمر میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

Marfat.com

حضرت قطب الدین کاشانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت قطب الدین کاشانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' شیخ الاسلام حضرت غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہم عصر ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عبادت و ریاضت مشہور ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نماز اس خشوع سے ادا کرتے تھے کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے تشریف لاتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ الاسلام رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اتنی دور سے میری اقتداء میں نماز کے لئے تشریف لاتے ہیں تو اُنہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے کہ جس نے کسی عالم کے پیچھے نماز پڑھی اُس نے گویا کسی نبی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھی۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار مبارک قلعہ کہنہ عقب حسین آگاہی موجود ہے۔

❁❁❁

حضرت خواجہ خدا بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت خواجہ محمد موسیٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزند تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصل نام امام بخش تھا مگر مولانا خیر پوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نسبت واردات کی وجہ سے تبدیل کر کے خدا بخش رکھ لیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے 1311ھ میں وفات پائی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار حسین آگاہی محلہ کمانگراں میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

❁❁❁

Marfat.com

حضرت پیر عیسیٰ مسار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار فتوہل پورہ میں واقع ہے۔ پہلے مسا صاحب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دہلی سے تشریف لائے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پرست پر سینکڑوں لوگ بیعت ہوئے۔ باشاہ دہلی نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی میں ہی ایک خانقاہ بنوادی تھی۔ حضرت عیسیٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت مسار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید تھے۔ ان کا مزار بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ ہے۔

حضرت حافظ اللہ بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت خواجہ خدا بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلفاء میں سے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ 40 سال تک مرشد پاک کی خدمت میں رہے اور کسب فیض حاصل کیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال یکم شوال 1344ھ کو ہوا۔

حضرت شاہ بدرخ عالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے استادوں میں سے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار نواں شہر کے قریب طارق روڈ پر واقع ہے۔

Marfat.com

حضرت شہیدی لال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا اصل نام ''شیخ سعید الدین'' ہے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا لقب ''شہیدی لال'' ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ 699ھ میں چنگیزیوں سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار ملتان اسٹیشن کے نزدیک واقع ہے۔

❁❁❁

حضرت جھنڈا فقیر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار ڈسٹرکٹ جیل ملتان کے اندر ایک چبوترے پر واقع ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ یہاں دوزخ تیار ہے۔ چنانچہ یہاں کچھ عرصہ کے بعد جیل بنادی گئی۔

❁❁❁

حضرت میر آغا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ چوغطہ خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار کوٹلہ تغلق روڈ پر جانب شمال واقع ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار کے ساتھ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زوجہ کی قبر مبارک موجود ہے۔

❁❁❁

Marfat.com

حضرت موج دریا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت موج دریا رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت شاہ یوسف گردیز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے قبل ملتان تشریف لائے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرامطیوں کے خلاف علم جہاد بلند کیا تھا اور اس بے دینی کے سیلاب کو روکنے کی کوشش کرتے رہے۔ جب حضرت شاہ یوسف گردیز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان تشریف لائے تو اُن دنوں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیمار تھے اور کچھ عرصہ کے بعد وصال پا گئے۔ حضرت شاہ یوسف گردیز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اُسی حجرے میں دفن کیا جہاں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عبادت کرتے تھے۔ سکھوں کے دور میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار منہدم ہو گیا اور وقت کے ساتھ ساتھ قبر مبارک کا نشان بھی ختم ہو گیا۔

حضرت بسنت شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت بسنت شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مجذوب فقیر تھے۔ ایک انگریز کی بیوی کو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے نہایت عقیدت تھی۔ وہ انگریز عورت روزانہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت کے لئے چلی آتی۔ انگریز کو یہ بات اچھی نہ لگتی تھی اس لئے اُس انگریز نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر ایک دن موقع پا کر گولی چلائی۔ بندوق سے گولی کی بجائے پانی نکلنا شروع ہو گیا۔ وہ انگریز آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بزرگی کا قائل ہو گیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار محلہ گنج میں واقع ہے۔

Marfat.com

حضرت حاجی پٹھان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق تغلق خاں کے خاندان سے ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ملتان میں مسجد وزیر خاں تعمیر کروائی تھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار مسجد قریشیاں کے چبوترہ پر واقع ہے۔

حضرت حافظ سیّد جمال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ استنبول ترکی سے تشریف لائے اور ملتان میں آ کر درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پاک حضرت موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار سے مشرق کی سمت مسجد جموں والی میں واقع ہے۔

حضرت غلام محمد سلیمانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار اپنے دور کے نامور جید عالم دین میں ہوتا تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال 1301ھ میں ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار بیرون لوہاری گیٹ محلہ بدر شاہ خاں میں مسجد مولانا غلام محمد کے جنوبی حجرہ میں واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

Marfat.com

حضرت حافظ عباس رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار حسین آگاہی چوک میں متصل مسجد حضرت خواجہ موسیٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ واقع ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مرقد وقت گزرنے کے ساتھ بے نشان ہو گیا تھا۔ مسجد میں داخل ہونے کے وقت لوگ یہاں جوتے اُتارتے تھے۔ ایک شب جب حضرت خواجہ محمد موسیٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تہجد کی نماز ادا کرنے مسجد میں تشریف لائے تو ایک بزرگ کو دیکھا جو کہہ رہے تھے کہ جہاں لوگ جوتے اُتارتے ہیں وہاں میری قبر تھی۔ عرصہ دراز سے مجھے تکلیف ہو رہی ہے لہٰذا جوتیوں کی جگہ تبدیل کروائی جائے۔

حضرت خواجہ موسیٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جوتیاں اُتارنے کے لئے دوسری جگہ منتخب کرادی اور دیوار کو بڑھا کا مزار مبارک کی شکل دے دی۔

❁❁❁

حضرت اللہ داد خاں گورمانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ موضع گورمانی ضلع مظفر گڑھ کے مشہور گورمانی خاندان میں 1175ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت محکم الدین سیرانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو سیر و سیاحت کا بے حد شوق تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دورانِ سفر بے شمار اولیاء اللہ سے کسب فیض حاصل کیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال 1215ھ میں ملتان شہر میں ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار ملتان اسٹیشن کے نزدیک واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

❁❁❁

Marfat.com

حضرت پیر قالہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت پیر قالہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پاک اندرون حرم گیٹ نزد چوک کالے منڈی میں واقع ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ صاحب کشف وکرامت بزرگ تھے۔

کتب سیر میں بیان ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانے میں ملتان میں قحط پڑ گیا۔ لوگ بھوکے مرنے لگے۔ قحط کی وجہ سے لوگ اپنے بچوں تک کو بیچنے کو تیار تھے۔ اس اثناء میں ملتان شہر میں ایک شخص گزرا جس کے پاس گندم سے بھری ہوئی بوری تھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُسے روک دیا اور اُس سے گندم کی بوری لے کر شہر میں منادی کرادی کہ جس کو گندم کی ضرورت ہے لے جائے۔ ایک ہجوم آیا اور گندم لے کر جاتا رہا۔ گھروں میں گندم کے ڈھیر اکٹھے ہو گئے تب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس شخص سے کہا کہ اپنی بوری لے جاؤ اور جب اُس شخص نے بوری دیکھی تو وہ ویسے ہی گندم سے بھری ہوئی تھی۔

حضرت حافظ محمد حیات رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت حافظ محمد موسیٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد بزرگوار تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار حضرت پیر عمر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار کے نزدیک چاہ آدے قبرستان میں موجود ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کشف وکرامت بزرگ تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہی روحانی تربیت کا فیضان تھا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے حضرت حافظ محمد موسیٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نابغہ روزگار ولی ہوئے۔

Marfat.com

حضرت حافظ داؤد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار بستی دائرہ چوک شاہ عباس میں واقع ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حافظ قرآن اور عالم دین تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مورثِ اعلیٰ محمد بن قاسم کے لشکر کے ہمراہ ملتان تشریف لائے تھے۔

❁❁❁

حضرت میراں کنگ سوار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت میراں کنگ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار ملتان کے قدیم قلعہ کے نزدیک واقعہ ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ساری زندگی تجرد میں گزاری اور قلندر مشہور ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دیگر حالات کے بارے میں کتب سیر خاموش ہیں۔

❁❁❁

حضرت سیّد یحییٰ نواب رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق سادات گھرانے سے تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار اندرون حرم گیٹ کے اندر واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیّد ابوالحسن موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دوسرے فرزند تھے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ''نواب یحییٰ'' کے نام سے مشہور تھے۔

❁❁❁

Marfat.com

حضرت شاہ دلیر عرف میاں دلیل رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار اندرون دہلی گیٹ محلہ باغیچہ میں واقع ہے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مرالی قوم سے تعلق رکھتے تھے۔

حضرت پیر قاضی جلال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار اندرون پاک گیٹ ایک چبوترے پر واقع ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید تھے۔

حضرت سیّد عیسیٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار اندرون حرم گیٹ واقعہ ہے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت سیّد موسیٰ پاک رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے تیسرے فرزند تھے۔

حضرت پیر جنید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار اندرون پاک گیٹ واقع ہے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دیگر حالات کتب سیر میں مذکور نہیں ہیں۔

Marfat.com

حضرت گوہر سلطان اصحابی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار بیرون دہلی گیٹ واقع ہے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دیگر حالات وواقعات مخفی ہیں۔

حضرت شاہ علی اکبر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت شمس الدین اور یزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزند ہیں۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان شہر سے جانب غرب سورہ میانی میں واقع ہے۔

حضرت پیر فضل شاہ و پیر کلیم اللہ شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ دونوں بھائیوں کے مزارات اندرون دولت گیٹ محلہ کاشیگراں میں واقع ہیں۔دیگر حالات وواقعات کے بارے میں کتب سیر یکسر خاموش ہیں۔

حضرت شاہ حسن پروانہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار شاہ حسن قبرستان ملتان میں واقع ہے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق سادات خاندان سے تھا۔

Marfat.com

حضرت محمد مراد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار بیرون لوہاری گیٹ نزد پرانی کوتوالی میں واقع ہے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت محکم الدین سیرانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید تھے۔

حضرت پیر لڈن کڈن رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت پیر لڈن رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت پیر کڈن رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دو بھائی ہیں جن کے مزارات اندرون پاک گیٹ محلہ حافظ داؤد میں واقع ہیں۔

حضرت مائی مہربان صاحبہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا اور حضرت شیخ شاہ شرف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ دونوں حضرات کی خانقاہ بیرون بوہڑ گیٹ نزد چوک فوارہ واقع ہے۔ حضرت شیخ شاہ شرف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مائی مہربان صاحبہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کے پوتے ہیں اور حضور غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید تھے۔آپ دونوں حضرات حضرت شاہ یوسف گردیزہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے تقریباً چار سال بعد بغداد سے ملتان تشریف لائے تھے۔

Marfat.com

حضرت بابا غریب شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت بابا غریب شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب حال و قال، عالم باعمل اور یکتائے زمانہ تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا زہد و تقویٰ بہت مشہور تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تمام رات عبادت و ریاضت میں مصروف رہتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔

کتب سیر میں مذکور ہے کہ ایک مرتبہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خربوزے بوئے اور اُن کی دیکھ بھال کے لئے ایک آدمی بھی مقرر کیا۔ حاکم وقت کا ایک سپاہی آیا اور خربوزے توڑنے چاہے۔ اُس خادم نے منع کیا تو سپاہی نے اُس کے منہ پر طمانچہ مار دیا۔ وہ روتا ہوا آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آیا اور سارا واقعہ گوش گزار کر دیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس سے فرمایا کہ صبر کرو وہ اپنا کیا پائے گا۔

رات ہوئی تو وہ سپاہی دیوانہ ہو گیا۔ ہر کسی کے پاس جا کر کہتا کہ میرے سر پر جوتے مارو۔ کئی روز بعد لوگ اُس سپاہی کو پکڑ کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں لائے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اُس کی دیوانگی جاتی رہی۔

لوگ جوق در جوق آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور فیوض و برکات حاصل کرتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پاک ملتان سے شیر شاہ روڈ پر عوامی ہسپتال کے نزدیک واقع ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

Marfat.com

حضرت مخدوم سیّد غلام مصطفیٰ شاہ گیلانی المعروف حضرت حامد گنج بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام ''سیّد غلام مصطفیٰ'' اور لقب ''حامد گنج بخش'' ہے۔
آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت باسعادت 1878ء میں ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ میں ولایت کے آثار بچپن ہی سے موجود تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرآن مجید چھوٹی ہی عمر میں ختم کر لیا۔ قرآن مجید اور دیگر دینی تعلیم کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو سکول میں داخل کروا دیا گیا۔

1304ھ میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اعلیٰ تعلیم کے لئے ایچی سن کالج لاہور میں داخل ہوئے اور 1309ھ میں کالج سے ڈپلومہ حاصل کیا۔ بعدازاں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو حکومت برطانیہ کی طرف سے نمایاں عہدے پر فائز کر دیا گیا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دینی علوم سے بے حد شغف حاصل تھا۔ عربی اور فارسی پر عبور رکھتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے 1914ء میں اپنے والد ماجد کے ساتھ حج کی سعادت حاصل کی۔ والد صاحب کی وفات کے بعد مسند نشین ہوئے اور روحانی فیض جاری ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ذاتی خرچ سے حضرت موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پاک تعمیر کروایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے 17 اپریل 1949ء کو وصال فرمایا۔
آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار احاطہ موسیٰ پاک شہید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ میں واقع ہے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ گل محمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت خواجہ گل محمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار اپنے دور کے عظیم روحانی پیشوا اور عالم دین میں ہوتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ قریشی النسل تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے اور سلوک کی منازل طے کیں۔

حضرت خواجہ گل محمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ابھی زمانہ طالب علمی میں ہی تھے کہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دوسرے شاگردوں سے فرمایا کہ ایک شخص ہمیں مسلسل لوٹ رہا ہے اُس کا خیال رکھو۔ تمام شاگردوں کی نگاہیں حضرت خواجہ گل محمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف اٹھ گئیں۔

حضرت خواجہ گل محمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب سلوک کی منازل طے کر لیں تو مرشد پاک نے خلافت سے سرفراز فرمایا اور ملتان کے نواحی قصبے خیر پور بھٹہ جانے کا حکم دیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب قصبہ خیر پور بھٹہ تشریف لائے تو یہاں پر ایک قدیم مسجد آباد تھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس مسجد میں رہائش اختیار کی اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔ کچھ عرصہ کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خیر پور بھٹہ سے ایک میل دور جانب مغرب موضع ٹھٹی کھوہاڑ تشریف لے گئے۔

موضع ٹھٹی کھوہاڑ پہنچنے کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرتبہ پھر درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور اپنے روحانی فیوض سے لوگوں کو مالا مال کرنا شروع کیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔ کتب سیر میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ کی ذیل کی کرامت مذکور ہے!

ایک مرتبہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مسجد میں درس دے رہے تھے کہ یکا یک لٹو کی طرح گھومنے لگ گئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے تمام شاگرد حیران ہو کر دیکھنے لگے۔ کچھ لمحے کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ رکے اور درس دینا شروع کر دیا۔ دوسرے دن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک مرید حاضر خدمت ہوا اور عرض کی کہ حضور کل ہماری کشتی جس میں بچے بھی سوار تھے ایک بھنور میں پھنس گئی تھی۔ جب بچاؤ کی کوئی صورت نظر نہ آئی تو ہم نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو پکارا تو کشتی فوراً بھنور سے نکل آئی۔

حضرت خواجہ گل محمد رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مسکرائے اور فرمایا کہ میاں اللہ زندگی دینے والا ہے اُسی کا شکر بجالاؤ۔ جب وہ شخص اجازت لے کر رخصت ہوا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے شاگردوں نے اُس مرید سے دریافت کیا کہ کل جب حادثہ پیش آیا تو کیا وقت تھا۔ اُس نے جواب دیا کہ ظہر کا وقت تھا۔ شاگرد سمجھ گئے کہ جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ لٹو کی طرح گھومے تھے تو تب بھی ظہر کا وقت تھا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے موضع ٹھٹھی کھوہاڈر میں وصال پایا اور وہیں مدفون ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار کے قریب ایک جال کا درخت ہے جس سے میٹھا سفوف گرتا ہے۔ لوگ اس سفوف کو ہر مرض کے شافی علاج کے لئے بطورِ دوا استعمال کرتے ہیں جس سے اُن کا مرض ختم ہو جاتا ہے۔

16 اگست 1958ء میں دریائے چناب میں سیلاب آیا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ایک مرید کو خواب میں بشارت دی کہ مجھے دریا سے باہر نکالو۔ چنانچہ اُنہوں نے تابوت نکالا تو جسم مبارک تر و تازہ تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دوبارہ چاہ پیروالا موضع خیر پور میں دفن کیا گیا۔ جہاں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

Marfat.com

کتابیات

تاریخ اولیاء ملتان
تاریخ مشائخ سہروردیہ
تذکرہ حضرت بہاؤ الدین زکریا
طبقاتِ اکبری
تذکرہ حضرت صدر الدین عارف
تذکرہ رکن الدین والعالم
تذکرہ اولیاء سرزمین ملتان
خزینۃ الاصفیاء
خلاصۃ العارفین
تاریخ ملتان
کراماتِ اولیاء
اللہ کے ولی
تاریخ فرشتہ
تاریخ فیروز شاہی
ہمارے ولی
اولیائے چشت
تذکرہ اولیاء ہند
علمائے پنجاب
جمالِ اولیاء
سیر الاقطاب
اسرارِ اولیاء
اقوالِ اولیاء
تاجدارِ اولیاء
ارضِ ملتان

Marfat.com

Marfat.com

ہماری چند دیگر مطبوعات
پاکستانی پنج سورہ
اوراد وظائف
الامن والعلیٰ
تاریخ مدینہ
جذب القلوب
مسئلہ
توحید و شرک
تذکرہ
خواجہ اویس قرنی
پردہ عورت کی زینت
اور
تبدیلی زمانہ
209
ناشر
اکبر بک سیلرز
042 - 7352022
0300-4477371
اردو بازار لاہور

Marfat.com